الْخُلَفَاءِ بَعْدِيْ عِدَّةَ نُقَبَاءِ مُوْسٰى رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ
خلیفو نکی بعد میرے حضرت موسیٰ کے سرداروں کی ہی روایت کیا اس حدیث کو
وَابْنُ عَسَاكِرَ كَذَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ لِلسُّيُوْطِيِّ ۱۴
ابن عدی اور ابن عساکر نے ایسا ہی جامع صغیر میں سیوطی کے
وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اور روایت ہی عرباض ابن ساریہ رضی اللہ عنہ سے
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑو سنت
بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ
کو میرے اور سنت کو خلیفے حکومت والے مہدیوں کے
تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ رَوَاهُ اَبُوْ
تھامو اسکو اور پکڑو اسکو چہہ سے روایت کیا اس حدیث کو
دَاؤُدَ وَغَيْرُهُ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ
ابو داؤد نے اور دوسرا یونے ایسا ہی مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
وَالسُّنَّةِ ۵ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
والسنۃ میں اور روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم یقول یا ایہا الناس انی ترکت فیکم
علیہ وسلم سے فرماتے ای لوگو چھوڑا ہیں ـــــ تم میں
ما ان اخذتم بہ لن تضلوا بعدی کتاب اللہ و
ایسی چیز کو کہ اگر پکڑو تم اسکو ہرگز نہ گمراہ ہوگے بعد میرے وہ کتاب اللہ کی ہے
عترتی اہل بیتی رواہ الترمذی وعن ابی ذر
اور اولاد میری جو گھر والے ہیں روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت ہے
رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول الا ان مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ
وسلم کو فرماتے تھے خبردار مثال میرے گھر والوں کی تم میں مثال کشتی
نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک رواہ
نوح علیہ السلام کی ہے جو سوار ہوا اس پر نجات پائی اور جو پیچھے رہا اس سے ہلاک ہوا
احمد کلاہما فی المشکوٰۃ فی باب مناقب اہل بیت
روایت کیا اس حدیث کو احمد نے دونوں حدیثیں مشکوٰۃ کے باب المناقب اہل بیت میں
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفصل الثانی فی المہدی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فصل دوسری بیان میں اس مہدی کے ہے

الَّذِي يَكُوْنُ فِي الزَّمَانِ الْوَسْطِ ۷ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

جو ہوگا بیچ کے زمانے مین آنحضرت صلعم اور حضرت عیسے علیہ السلام کے روایت ہی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا وعدہ دیا ہم سبھونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَاِنْ اَدْرَكْتُهَا اُنْفِقُ فِيْهَا نَفْسِي

وسلم نے جہاد کا ہندوستان کے پھر اگر پاؤن مین اسکو خرچ کرون مین اسمین جانکو

وَمَالِيْ فَاِنْ اُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ اَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ

اپنے اور مال کو اپنے پھر اگر مارا جاؤن ہو جاؤن افضل شہیدون سے اور اگر

اَرْجِعْ فَاَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ ۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ

پھر آؤن تو مین ابو ہریرہ آزاد ہون ۔ اور روایت ہی ثوبان رضی اللہ

عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

عنہ سے جو غلام ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَحْرَزَهُمَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ میری امت سے نجات دیا اُن کو

اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ

اللہ نے آگ سے ایک گروہ جہاد کریگا ہند مین اور دوسرا گروہ جو ہوگا

مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْرَجَهُمَا النَّسَائِيُّ فِي
عیسے بن مریم کے کہ ہیں علیہ السلام کے ساتھ نکالا ان دونو حدیثوں کو نسائی نے
كِتَابِ الْجِهَادِ فِي غَزْوَةِ الْهِنْدِ وَأَخْرَجَ الثَّانِي أَحْمَدُ
کتاب الجہاد کے غزوۂ ہند میں اور نکالا دوسری حدیث کو احمد نے
أَيْضًا ۹ وَعَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
بھی اور روایت ہے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے باپ سے اُنکے رضی اللہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا أَبْشِرُوا
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری لو تم خوشخبری لو تم
إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرَى آخِرُهُ خَيْرٌ
بس مثال اُمت کی میرے جیسے برسات ہیں معلوم ہوتا کہ آخر اُسکا بہتر ہے
أَمْ أَوَّلُهُ أَوْ كَحَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا
یا اول اُسکا یا مثل باغ کے کھلائی گئی اُس سے ایک جماعت ایک برس پھر
أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ
کھلائی گئی اُس سے ایک جماعت ایک برس گمان ہے کہ پچھلی جماعت ہو
أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ
زیادہ چوڑی اور زیادہ عمیق اور زیادہ حسین کیونکر

تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَعِيسَى بْنُ
ہلاک ہوگی وہ اُمت کہ میں ہوں اسکا اور ایک مہدی درمیاں اُسکے اور عیسے
مَرْيَمَ آخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنِّي
مریم کے بیٹے ہیں آخر اُسکے اور لیکن درمیان اُسکے جماعت ٹیڑھی ہی نہیں وہ مجھ سے
وَلَا أَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِي
اور نہ میں اُنسے روایت کیا اس حدیث کو رزین نے ایسا ہی مشکوٰۃ میں
بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَرَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ أَيْضًا فِي
باب میں ثواب اس امت کے اور روایت کیا اس حدیث کو ابو نعیم نے بھی
أَخْبَارِ الْمَهْدِيِّ ١٠ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
اخبار مہدی میں اور روایت ہی عمر رضی اللہ سے کہا فرمایا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُحَمَاءُ أُمَّتِيْ أَوْسَطُهَا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحیم ہماری امت کے بیچ والے اُسکے
رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ هٰكَذَا
ہیں روایت کیا اس حدیث کو دیلمی نے مسند فردوس میں ایسا ہی
فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ لِلسُّيُوْطِيِّ ١١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
جامع الصغیر میں سیوطی کے ۔ اور روایت ہی عبد اللہ

بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْجَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
ابن الحارث ابن جزؤ الزبیدی رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ النَّاسُ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلینگے لوگ
مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُوْنَ الْمَهْدِيَّ سُلْطَانَهُ ۱۲ وَعَنْ
پورب سے پھر وطن دینگے مہدی کو جا ے حکومت میں اسکے ۱۲ اور
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
روایت ہی عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا اُس ہنگام میں کہ ہم
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَلَمَّا
بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ناگہاں آئی ایک جماعت بنی ہاشم کی
رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ
پھر جب دیکھا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈبڈبا آئی آنکھیں آپکی
وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَالُ نَرٰى فِيْ وَجْهِكَ شَيْئًا
اور بدل گیا رنگ اُنکا کہا عبد اللہ نے پھر کہا میں نے برابر دیکھا ہم نے ہیں چہرہ پر آپکے
نَكْرَهُهُ فَقَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللّٰهُ لَنَا الْآخِرَةَ
ایک حالت کہ ناگوار رکھتے ہیں ہم اُسکو تب فرمایا بیشک ہم لوگ ایک گھر والے ہیں کہ پسند کیا اللہ نے

عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً شَدِيدًا
دنیا پر اور بیشک اہل بیت میری جلد پرینگی بعد میرے بلاء سخت مین
وَتَطْرِيدًا حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنَ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُوْدٌ
اور لوگون کی ہانک مین یہانتک کہ آویگی ایک قوم پورب سے ساتھ اُنکے نشان
فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ فَلَا يُعْطَوْنَهُ فَيُقَاتِلُونَ فَيُنْصَرُونَ
سیاہ ہونگے پھر مانگے مال اور نہین دینگے لوگ انکو مال پھر لڑینگے پھر فتح پاوینگے
فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَدْفَعُوهَا إِلَى رَجُلٍ
پھر دیئے جاینگے جو مانگا تھا تب نہین قبول کرینگے پورب والے اُس مالکو یہانتک کہ حوالہ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَأُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَؤُهَا جَوْرًا فَمَنْ
کرینگے اُس ملک مشتوضہ کو ایکمرد کے جو اہلبیت سے ہوگا پھر بھر دیگا وہ مرد اُس ملک کو انصاف
أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ أَخْرَجَهُ
جیسا بھر انتھا ظالمون نے ظلم سے پھر جو کوئی پاوے تم مین یہہ تو چاہیئے کہ آوے اُن پورب والونکے پاس
ابْنُ مَاجَةَ فِي فَصْلِ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ ١٣ وَعَنْ ثَوْبَانَ
اور اگرچہ چلکر جو گھٹنونکے بل برف پر نکالا اسکو روایت کو ابن ماجہ نے فصل خروج مہدی مین
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور روایت ہی ثوبان رضی اللہ عنہ سے جو غلام تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ

جب دیکھو تم نشان سیاہ کو کہ آدے جانب سے

خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّ فِيهَا

خراسان کے تو آؤ اس پاس اگرچہ چلکر ہو گھٹنوں کے بل برف پر تو تحقیق اس میں

خَلِيفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي

ہی خلیفہ اللہ کا مہدی، روایت کیا اس حدیثکو احمد اور بیہقی نے

دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِي بَابِ أَشْرَاطِ

دلائل النبوۃ میں ایسا ہی مشکوٰۃ کے قیامت کے چھوٹی نشانیوں کے

السَّاعَةِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

باب میں اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیگا خراسان سے

رَايَاتٌ سُوْدٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُنْصَبَ بِإِيلِيَاءَ

نشان سیاہ ہیں پھیر سکیگی اُسکو کوئی چیز یہانتک گاڑا جاتا بیت المقدس

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ كَذَا فِي التَّيْسِيرِ الْوُصُولِ فِي بَابِ

روایت کیا اس حدیثکو ترمذی نے ایسا ہی تیسیر الوصول کے باب

نضل العباس رضی اللہ عنہ ۱۵ وعن بریدۃ رضی
نضل العباس رضی اللہ عنہ ہین اور روایت ہی رضی اللہ
اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سیکون بعدی بعوث کثیرۃ نکونو فی بعث
اب ہونگی بعد میرے لڑائیاں بہت تو ہوجیو لڑائی مین خراسان
خراسان رواہ ابن عدی کذا فی الجامع الصغیر
کے روایت کیا اس حدیث کو ابن عدی نے ایسا ہی جامع الصغیر
للسیوطی ۱۶ وعن النعمان بن بشیر عن حذیفۃ
سیوطی کے اور روایت ہی نعمان بشیر کے بیٹے سے اُسنے نقل کیا حذیفہ
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا
رہیگی نبوۃ تم مین جبتک اللہ رکھا چاہے پھر اُٹھا لیگا اُس کو
اللہ تعالی ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ماشاء
اللہ تعالی پھر ہوگی خلافت چال پر نبوۃ کے جبتک کہ اللہ رکھا چاہے

اللہُ تَعَالیٰ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُہَا اللہُ تَعَالیٰ ثُمَّ یَکُوْنُ
پھر اٹھا لیگا اُس کو اللہ تعالی پھر ہوگا
مُلْکًا عَاضًّا فَیَکُوْنُ مَا شَاءَ اللہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُہَا
بادشاہ گزند پہنچانے والا پھر رہیگا جب تک اللہ رکھا چاہے پھر اٹھا لیگا
اللہُ تَعَالیٰ ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَیَکُوْنُ
اللہ تعالی پھر ہونگے بادشاہ جابر پھر رہینگے جب تک اللہ رکھا چاہے
اللہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُہَا اللہُ تَعَالیٰ ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَۃً
پھر اٹھا لیگا اُن کو اللہ تعالی پھر ہوگی خلافت
عَلٰی مِنْہَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ
چلن پر نبوۃ کے پھر جب رہے روایت کیا اس حدیث کو احمد نے اور بیہقی
فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ کَذَا فِی الْمِشْکٰوۃِ فِیْ بَابِ تَغَیُّرِ النَّاسِ
دلائل النبوۃ کتاب میں ایسا ہی ہے مشکواۃ کے باب میں جو بعد باب تغیر الناس کے
١٤ وَعَنْ جَاحِلِ الصَّدَفِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اور روایت ہے جاحل صدفی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ خُلَفَاءُ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ ہونگے بعد میرے خلیفے

وَمِنْ بَعْدِ الْخُلَفَاءِ الْأُمَرَاءُ وَمِنْ بَعْدِ الْأُمَرَاءِ الْمُلُوكُ

آور بعد خلیفون کے امیر آور بعد امیر کے بادشاہ

وَمِنْ بَعْدِ الْمُلُوكِ الْجَبَابِرَةُ ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي

آور بعد بادشاہ کے ظالم پھر نکلیگا ایک مرد گھر والون سے میرے

يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا ثُمَّ يُؤَمَّرُ بَعْدَهُ

بھر دیگا زمین کو عدل سے جیسا بھر گئی تھی ظلم سے پھر امارت کریگا بعد اُسکے

الْقَحْطَانِيُّ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا هُوَ بِدُونِهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ

قحطان سو قسم ہے اُس شخص کی جسنے بھیجا مجھکو حق پر نہ آویگا وہ ظالم بدون اُس عادل کے

كَذَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ لِلسُّيُوطِيِّ ١٨ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

روایتکیا اس حدیثکو طبرانی نے ایسا ہی جامع الصغیر میں سیوطی کی آور روایت ہے ابی ہریرہ رضی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ

الله سے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیہ و سلم نے نہین قایم ہوگی

السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

قیامت جبتک نکلے ایک مرد قحطان سے ہانکیگا لوگون کو اپنے ظلم کے لاٹھی سے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ ١٩ وَعَنْ

روایتکیا اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ایسا ہی ہے مشکوٰۃ کے باب الملاحم مین آور روایت ہے

أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ
ابی اسحاق رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا علی کرم اللہ وجہہ نے
وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا
اور دیکھا اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو پھر کہا بیشک یہ بیٹا میرا
سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَخْرُجُ
سرداری جیسا نام رکھا اُسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اب پیدا ہوگا
مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
نسل سے اُسکے ایک مرد ہوگا اُسکا نام تمہارے نبی کا نام اللہ کی رحمت اُنپر
وَسَلَّمَ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ
اور سلام مشابہ ہوگا اُنسے سیرت میں اور نہیں مشابہ ہوگا اُنسے صورت میں
قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا
پھر ذکر کیا اس قصے کو یعنے بھر دیگا زمین کو انصاف سے اور عدل سے جیسا بھر گئی تھی ظلم سے
أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِي بَابِ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
نکالا اِس حدیث کو ابو داؤد نے ایسا ہی ہے مشکوۃ کے باب نشانیوں قیامت
٢. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ
اور روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا ذکر کیا رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ حَتّٰى
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا کا جو پہنچیگی اس اُمت کو یہانتک کہ

لَا يَجِدُ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللهُ رَجُلًا
نہ پاویگا کوئی مرد پناہ کی جگہ کہ پناہ پکڑے اسکیطرف ظلم سے پھر اٹھاویگا

مِنْ عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا
اللہ ایک مرد کو اولاد سے میری اور گھر والوں سے میرے پھر بھر دیگا زمین کو انصاف اور

كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ
عدل سے جیسا بھر گئی تھی ظلم سے اور ستم سے راضی ہونگے اُس سے رہنے والے آسمان

وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا يَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْأً
اور رہنے والے زمین کے نہ چھوڑیگا آسمان قطرہ سے اپنے کوئی چیز

إِلَّا صَبَّهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا
مگر بہا دیگا اسکو زور سے اور نہ چھوڑیگی زمین اپنی گھاس سے

شَيْأً إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيشُ
ایک ذرہ مگر نکالیگی اسکو یہانتک کہ تمنا کرینگے زندے مردوں کی

فِي ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي
زندگانی کریگا مہدی اُسی حالت آبادی میں سات برس یا آٹھ برس یا نو برس روایت کیا اسکو

مُسْتَدْرَكِهِ وَقَالَ صَحِيحٌ ٢١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
حاکم نے اپنی مستدرک مین اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور روایت ہی عبد الله بن

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مسعود رضی الله عنہ سے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے

لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى
اگر نہ باقی رہے دنیا سے مگر ایکدن البتہ لنبا کر دیگا الله اسدن کو

يَبْعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِيُ اِسْمُهُ اِسْمِيْ
تا کہ اٹھاویگا الله اسمین ایک مرد اہل بیت سے میرے برابر ہوگا نام اُسکا

وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا
میرے نام سے اور نام باپکا اُسکے میرے باپ کے نام سے بھر دیگا زمین کو انصاف

مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَكِلَاهُمَا فِي الْمِشْكٰوةِ
اور عدل سے جیسا بھر گئی تھی ظلم اور ستم سے روایت کیا اس حدیث کو ابو داود نے دونو

فِيْ بَابِ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ ٢٢ وَعَنْ اَبِيْ
حدیثیں ہین مشکوٰۃ کے چہر نشانیوں کے باب مین قیامت کے اور روایت ہی

سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَشِيْنَا اَنْ يَكُوْنَ
ابی سعید رضی الله عنہ سے کہا ڈرے ہم کہ ہو

بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بعد ہمارے نبی کے نکلنا نئی باتوں کا پھر پوچھا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فِي اُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ وَيَعِيْشُ خَمْسًا

وسلم سے پھر فرمایا بیشک میری امت میں مہدی نکلیگا اور عیش کریگا پانچ

اَوْ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا زَيْدٌ الْعَمِّيُّ الشَّاكُّ قَالَ سِنِيْنَ قَالَ

یا سات یا نو زید چچا نے میرے شک کرکے کہا برس فرمایا آنحضرت صلی اللہ

فَيَجِيءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِي اَعْطِنِي

علیہ وسلم پھر آویگا اُس پاس ایک مرد پھر کہیگا یا مہدی دیجیے دے مجھے

قَالَ فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَحْمِلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

فرمایا پھر لپ دیگا اُسکو کپڑے میں اُسکے جتنا اُٹھا سکے روایت کیا اسکو ترمذی

۲۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور روایت ہی ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی مجھ سے ہیگا یعنی میری اولاد

اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا

کشادہ پیشانی والا اونچی ناک والا بھر دیگا زمین کو انصاف سے

وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ

اور عدل سے جیسا بھری گئی تھی ظلم اور ستم سے مالک ہوگا ملک کا سات برس

رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَهٰكَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِي بَابِ أَشْرَاطِ

روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور ایسا ہی مشکواۃ کے باب میں چھوٹی

السَّاعَةِ ۲۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

نشانیوں قیامت کے اور روایت ہی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے مہدی ایک مرد ہی

مِنْ وَلَدِيْ وَجْهُهُ كَالْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ رَوَاهُ

اولاد سے میری منہ اسکا ہی جیسا تارا چمکتا روایت کیا اس حدیث کو

الرُّوْيَانِيُّ ۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ

رویانی نے اور روایت ہی علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے مہدی میرے گھر والوں

الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ كِلَاهُمَا

سے اصلاح کریگا اسکی اللہ ایک رات میں روایت کیا اس حدیث کو احمد نے یہ دونوں حدیثیں

فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ لِلسُّيُوْطِيِّ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي

جامع صغیر میں سیوطی کے ہیں فصل تیسری بیان میں

الْخُلَفَاءِ بَعْدَ الْمَهْدِيِّ الْوَسَطِ ۲۶ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

ان خلیفوں کے جو ہونگے بعد مہدی وسط کے اور روایت ہی علی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ

نکلیگا ایک مرد ملک وراء النہر سے کہینگے اسکو حارث حرادل

عَلَى مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُوْرٌ يُوَطِّنُ اَوْ يُمَكِّنُ

اسکے لشکر کا ایک مرد ہوگا کہینگے اسکو منصور وطن دیگا یا جگہ دیگا

لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

آل محمد کو جیسا جگہ دیا قریش نے رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ اَوْ قَالَ

علیہ وسلم کو واجب ہی ہر مومن پر نصرت کرنی اسکی یا کہا

اِجَابَتُهُ ۲۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قبول کرنا اسکا اور روایت ہی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اِخْتِلَافٌ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہوگا اختلاف
عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ
وقت موت خلیفہ کے پھر نکلیگا ایک مرد مدینہ والوں سے
هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ
بھاگتا ہوا طرف مکے کے پھر آوینگے لوگ اُس پاس مکے کے پھر نکالینگے اسکو
وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيُبْعَثُ
اور راضی نہوگا امامت سے پھر بیعت کرینگے اُسے درمیان حجراسود کے اور مقام
اِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ
ابراہیم کے پھر اٹھیگا طرف اسکے ایک لشکر شام سے پھر دھسائی جائنگی بیچ بیداء درمیان
مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ
مکہ اور مدینہ کے پھر جب دیکھا لوگوں نے یہ آوینگے اُس پاس ابدال
الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ
شام کے اور جماعت عراق والوں کی پھر بیعت کرینگے اُس سے
ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ
پھر پیدا ہوگا ایک مرد قوم سے قریش کے کہ ننہال بنی کلب ہوگا

فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثٌ فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ فَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ
پھر بھیجیگا انکی طرف لشکر پھر غالب ہونگے ستمان قریش پر یہی لڑائی ہی کلب کے بیچ
وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَّمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ الْكَلْبِ فَيَقْسِمُ الْمَالَ
جسکا تمنے ذکر سنا ہوگا اور افسوس ہے اسکے اس شخص کو جو نہیں حاضر ہوا لوٹ مین مال بنی کلب کے
وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
پھر بانٹیگا اور جاری کریگا لوگونمین سنت نبی انکے صلی علیہ وسلم
وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ
اور ڈالیگا اسلام گردن اپنی زمین مین پھر رہیگا اس ایمان کے ساتھ سات برس اور
وَفِيْ رِوَايَةٍ تِسْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ
ایک روایت مین نو برس پھر مرجاگا اور نماز پڑھینگے اسپر مسلمان
رَوَاهُمَا اَبُوْدَاؤُدَ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِيْ بَابِ اَشْرَاطِ
روایت کیا ان دونو حدیثون کو ابوداؤد نے ایسا ہی مشکوٰۃ کے باب اشراط
السَّاعَةِ ۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
الساعت مین اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے بولی فرمایا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجَبُ اَنَّ اُنَاسًا مِنْ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کی بات ہی کہ لوگ دعوی کرینگے

أُمَّتِي يَؤُمُّونَ الْبَيْتَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ
میری امت بہ نیت قصد کریگی بیت اللہ کا واسطے ایکمرد کو قریش سے کہ جگہ پکڑا ہے بیت اللہ میں

حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَ
یعنی یہانتک کہ جب پہنچینگے بیدا کے مقام میں دھنس جاوینگے ساتھ انکے بعضے ہوشیار بھی ہونگے

الْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا
اور مجبور ہونگے اور راہ کے مسافر بھی ہونگے ہلاک کیے جاوینگے ایک بار

وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ
اور اُٹھائے جاوینگے کئی طرح کا اُٹھنا اُٹھا دیگا انکو اللہ موافق انکی نیتونکے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۲۹ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
روایت کیا اس حدیث کو مسلم اور روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے

قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ
کہا آئے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوۂ تبوک مین

وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمے مین چمڑے کے پھر فرمایا گن چھ علامتون کو

السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ
درمیان قیامت کے ایک تو مرنا میرا اور دوسرے فتح بیت المقدس کا تیسرے وبا کہ پکڑیگی

بَيْنَكُمْ كَعُقَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى
تم میں شل موت بکریوں کے چو تھے بہت ہونا مال کا یہاں تک کہ دیا جائگا
الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى
ایک مرد سو دینار پھر سارے دن ناخوش رہیگا پانچویں پیدا ہونا فتنے کا کہ باقی
بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ
رہیگا کوئی گھر عرب سے مگر داخل ہوگا اسمیں چھٹھیں صلح کہ ہوگی درمیان
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ
تمہارے اور درمیان بنی اصفر کے پھر عہد شکنی کرینگے پھر آوینگے تمہارے اوپر نیچے
ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اسی نشان نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار لشکر ہوگا روایتکیا اسکو بخاری نے
۲۳ وَعَنْ ذِي مِخْبَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ
اور روایت ہی ذی مخبر رضی اللہ عنہ سے اور پوچھا اُس کو جبیر نے
الْهُدْنَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہدنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ
فرماتے تھے اب کروگے تم روم سے صلح ایک برس کی پھر جنگ کروگے تم اور وہ

عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ

دشمن سے جو سوا ہے تم سبکے ہین پھر فتح پاؤ گے اور لوٹ لاؤ گے اور سلامت رہوگے

ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ

پھر پھر آؤ گے یہانتک کہ نازل ہوگے ایک میدان ٹیلے والے مین پھر اُٹھا دیگا ایک مرد

مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ

قوم نصرانی سے صلیب کو پھر کہیگا غالب آئی صلیب

فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ

پھر غصہ ہوگا ایک مرد مسلمانون مین سے پھر ماریگا اُسکو پھر اُس وقت عہدشکنی کرینگے

الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ

روم والے اور جمع کرینگے لوگون کو جنگ کے واسطے اور زیادہ کیا بعضے راویون نے پھر جلد جاینگے مسلمان

أَسْلِحَتَهُمْ فَيَقْتَتِلُونَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ

اپنے ہتیارون کی طرف پھر لڑینگے پھر بزرگی دیگا اللہ اُس جماعت کو

بِالشَّهَادَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ كِلَاهُمَا فِي الْمِشْكٰوةِ

شہادت کرکے روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے یہ دونون حدیثین مشکوۃ کے

فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ ٣١ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب الملاحم مین ہین اور روایت ہی عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ

کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ہے

مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ عَمِّيْ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْاَفْرَادِ

اولاد سے عباس ہمارے چچا کے ہی نکالا اس حدیث کو دارقطنی نے افراد میں

كَذَا فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ لِلسُّيُوْطِيِّ ٣٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

ایسا ہی ہے جامع صغیر میں سیوطی کے اور روایت ہے عبداللہ بن

مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ

علیہ و سلم نے نجائیگی دنیا جبتک مالک نہوگا عرب کا ایک مرد

مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اہل بیت سے میرے برابر ہوگا نام اسکا میرے نام سے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے

وَاَبُوْدَاوُدَ وَكَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِي بَابِ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

اور ابوداود نے اور ایسا ہی ہے مشکواۃ کے باب اشراط الساعت میں

٣٣ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی

مِنَّا يَخْتِمُ الدِّيْنَ بِهٖ كَمَا فَتَحَ بِنَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ كَذَا فِيْ
ہمارے اولاد سے ہی ختم ہوگا دین اسی جیسا شروع ہوا ہمسے روایت کیا اسکو طبرانی نے

كُنُوْزِ الدَّقَائِقِ لِابْنِ الرَّؤُفِ الْمُنَادِيْ اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ
ایسا ہی کنوز الدقائق میں عبدالرؤف منادی کے فصل چوتھی

فِي الْمَهْدِيِّ الْاٰخِرِ وَعِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَنْ
بیان میں مہدی آخر اور عیسی علیہ السلام کے اور روایت ہے

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ
علیہ وسلم نے نہیں قایم ہوگی قیامت جبتک اترے لشکر روم کا اعماق

اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ
یا بدابق میں پھر نکلیگا انکیطرف لشکر مدینے سے نیک لوگوں سے اہل

الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَ
زمین کے اسدن ہونگے پھر جب صف باندھینگے کہینگے روم والے خالی کردو جگہ درمیان

بَيْنَ الَّذِيْنَ سُبُوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا
ہمارے اور درمیان اُن لوگوں کے جنھوں نے قید کیا ہمیں سے لوگونکو لڑیں ہم انسے پھر کہینگے مسلمان نہیں

وَاللہِ لَا نُخَلِّی بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَھُمْ فَیَنْھَزِمُ
قسم ہے اللہ کی نہیں جگہ خالی کرینگے ہم درمیان تمہارے اور درمیان اپنے بھائی لوگونکے

ثُلُثٌ لَا یَتُوْبُ اللہُ عَلَیْھِمْ اَبَدًا وَیُقْتَلُ ثُلُثُھُمْ اَفْضَلُ الشُّھَدَاءِ
پھر لڑینگے انسے پھر شکست کھا کر بھاگیگا تہائی مسلمانوں نہیں توبہ قبول کریگا اللہ انکی کبھی اور مارے جائینگے تہائی انکی

عِنْدَ اللہِ وَیَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَحُوْنَ قُسْطُنْطُنِیَّۃَ
افضل شہید ہونگے نزدیک اللہ کے اور فتح کرینگے تہائی نہیں فتنے میں پڑینگے کبھی پھر فتح کرینگے قسطنطنیہ کو

فَبَیْنَا ھُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَھُمْ بِالزَّیْتُوْنِ
پھر جس ہنگام میں کہ بانٹتے ہونگے مال غنیمت کو اور لٹکی ہونگی تلواریں درخت میں

اِذْ صَاحَ فِیْھِمُ الشَّیْطَانُ اَنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَکُمْ فِیْ اَھْلِیْکُمْ
کہ یکایک آواز دیگا ان میں شیطان کہ بیشک مسیح دجال پیچھے تمہارے آیا گھروالوں میں تمہارے

فَیَخْرُجُوْنَ وَذٰلِکَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَا ھُمْ
پھر نکلینگے اور حال انکا جھوٹھ ہوگی پھر جب آوینگے شام میں نکلیگا دجال پھر اس وقت میں

یُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ
کہ یہ لوگ تیاری کرتے ہونگے لڑائی کی برابر کرتے ہونگے صفونکو جب اقامت کہی جاوے گی نماز کی

فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّھُمْ فَاِذَا رَاٰہُ عَدُوُّ اللہِ ذَابَ
پھر تب اترینگے عیسی ابن مریم علیہ السلام پھر امامت کرینگے انکی پھر جب دیکھیگا انکو دشمن اللہ کا گھل جاوےگا

كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى

جیسا گھلتا ہی نمک پانی میں پھر اگر چھوڑ دے اسکو عیسےٰ تو البتہ چلا جاوے یہانتک کہ

يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي

ہلاک ہو جاوے ولیکن ماریگا اسکو اللہ ساتھ ہاتھ عیسےٰ کے پھر دکھاویگا لوگونکو خون اسکا

حَرْبَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ٣٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

نیزہ میں اپنے روایت کیا اسکو مسلم نے اور روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ

عنہ سے کہا کہ بیشک نہین قائم ہوگی قیامت جبتک نہ بانٹی جاوے

مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ

میراث اور نہیں خوش ہوں غنیمت سے پھر کہا دشمن جمع کرینگے لشکر مقابلہ کو

لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَعْنِي

شام والون کے اور جمع کرینگے لشکر واسطے مقابلہ انکے اہل اسلام بھی یعنے

الرُّوْمَ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ

روم والونکے واسطے پھر چلینگے مسلمان لوگ لشکر واسطے موت کے نہ پھرے

إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ

مگر غالب پھر لڑینگے یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پھر لوٹینگے یہ لوگ لینے ڈیرے

وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ

اور وہ اپنے ڈیرے پر دونوں میں کوئی غالب نہ ہوگا دوسرے پر اور فنا

الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ

ہوجائیگی جماعت پھر چنینگے مسلمان لوگ لشکر واسطے موت کے کہ نہ پھریں مگر غالب پھر لڑینگے

حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى

یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان انکے رات پھر لوٹینگے یہ اپنے ڈیرے پر اور وہ اپنے ڈیرے پر کوئی انہیں

الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ

غالب نہوگا اور فنا ہوجائگی جماعت پھر چنینگے مسلمان لشکر واسطے موت کے کہ نہ پھریں

إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ

مگر غالب پھر لڑینگے یہانتک کہ شام ہوجائیگی پھر پھرینگے یہ اپنے ڈیرے پر اور وہ اپنے ڈیرے پر

وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ الْيَوْمُ

اور کوئی انہیں غالب نہوگا اور فنا ہوجائگی جماعت پھر جب ہوگا چوتھا دن

الرَّابِعُ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ

قصد کرینگے اونکے طرف باقی اہل الاسلام پھر ڈالیگا اللہ

الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتَّى

شکست اُن دشمنوں پر پھر لڑینگے مسلمان ایسا لڑنا کہ نہیں دیکھا کوئی مثل اسکے

اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا

یہانتک کہ بیشک پرندہ گذریگا انکی اطراف میں پھر نہیں پیچھے ڈالیگا انکو یہانتک کہ گر پڑیگا

فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ

مردہ ہوکر پھر گنے جائینگے اولاد ایک باپ کی کہ تھے سو پھر نہ پاوینگے اسکو باقی

مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ وَاَيِّ

انمیں سے مگر ایک مرد پھر بھلا کس لوٹ سے خوش کئے جائینگے اور کون

مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ

میراث بانٹی جاوے کہ یہ لوگ اس حال میں ہونگے ناگہانی سنینگے خبر ایک لڑائی کی

اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ

جو بڑی ہوگی اس سے پھر آویگی انمیں آواز کہ بیشک دجال مقرر ہوگیا

خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ

پیچھے پیٹھا انکے بالوں میں پھر چھوڑ دینگے جو ہاتھوں میں آگے ہوگا

وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ

اور منہ کرینگے فرزندوں کی طرف پھر بھیجینگے دس سوار خبر لانیوالے گو فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں البتہ خوب جانتا ہوں نام انکے

وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ

اور نام انکے باپ کے اور رنگ گھوڑیکا انکے وہ بہتر سوار ہونگے

عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۳۶ عَنْ

اوپر زمین کے اُس دن روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور روایت ہی

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ

فرمایا کیا سنا تمنے خبر ایک شہر کی جسکا ایک جانب خشکی مین ہی اور ایک جانب

فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

دریا مین بولے ہان یا رسول اللہ فرمایا نہین کھڑی ہوگی قیامت

حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاؤُهَا

جبتک جہاد نکرین اُسے ستر ہزار بنی اسحاق پھر جب آوینگے اُسپر

نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلٰهَ

اترینگے پھر نہین لڑینگے ہتیار سے اور نہ چلاوینگے تیر کہینگے نہین کوئی لائق پوجنے

إِلَّا هُوَ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ

مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہی پھر گر پڑیگا ایک جانب دو جانب میں سے کہا

ثَوَابُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِيْ
ثواب ابن یزید تاری نہ نہیں جانتا ہوں میں اسکو مگر فرمایا وہ جانب

فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اند دونوں میں سے جو دریا کی طرف ہی پھر کہینگے دوسری بار نہیں ہی کوئی لائق پوجنے

أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ
مگر الله اور الله سب سے بڑا ہی پھر گر پڑیگا دوسرا جانب اسکا پھر کہینگے تیسری بار

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا
نہیں ہی کوئی لائق پوجنے کے مگر الله اور الله سب سے بڑا ہی پھر راہ کشادہ ہوجائیگی

فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمْ
واسطے انکے پھر داخل ہونگے اسمیں پھر لوٹ پاوینگے پھر جس حال میں بانٹتے ہونگے لوٹ کو آویگی

الصَّرِيْخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ
آویگی انکو آواز پھر کہیگا پکارنے والا نکلا دجال پھر چھوڑ دینگے

كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ
ہر چیز کو اور پھر پھرینگے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور یہ حدیثیں

الثَّلٰثَةُ فِي الْمِشْكٰوةِ فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ ۳۷ وَعَنْ
تینوں مشکوۃ میں ہیں باب الملاحم میں | اور روایت ہی

جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ

وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ ہماری اُمّت سے لڑا کرینگے حق پر

ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ

غالب ہوا کرینگے قیامت کے دن تک فرمایا پھر اُتریگا عیسی ابن مریم

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ اِنَّ

علیہ السلام پھر کہیگا امیر اُنکا آو نماز پڑھواو ہلوگوں کو پھر فرماوینگے

بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ

نہیں بیشک بعض تمہارا بعضے پر سردار ہے بزرگی دی اللہ نے اس

الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِيْ بَابِ

اُمّت کو روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ایسا ہی مشکواۃ کے باب

نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۳۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

نزول عیسے علیہ السلام کے اور روایت ہے ابی ہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَاللّٰہِ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَکَمًا عَدْلًا

قسم ہی اللہ کی البتہ نازل ہونگے مریم کے بیٹے علیہ السلام حال انکہ حاکم عادل

فَلَیَکْسِرَنَّ الصَّلِیْبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیْرَ وَلَیَضَعَنَّ

ہونگے پھر توڑینگے صلیب کو اور مار ڈالینگے سؤر کو اور موقوف کرینگے

الْجِزْیَۃَ وَلَیَتْرُکَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا وَلَتَذْھَبَنَّ

جزیہ کو اور چھوڑ دینگے جوان اونٹنی کو پھر نہیں سواری کرینگے اسپر اور البتہ چلی جاویگی

الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَیُدْعَوُنَّ اِلَی الْمَالِ

آدمیوں کے درمیان سے کوشنی اور دشمن رکھنا ایک دوسریکو اور البتہ بلائے جائینگے مال لینے کو

فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ الشَّیْخَیْنِ

پھر نہیں قبول کریگا اسکو کوئی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے زیادہ کیا روایت میں

حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا

بخاری و مسلم نے یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر تمام دنیا سے

وَمَا فِیْھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ

اور جو اسمیں ہی پھر کہتا تھا ابو ہریرہ پڑھو اگر تم چاہو اور نہیں

مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ اَلْاٰیَۃَ

کوئی اہل کتاب مگر البتہ ایمان لادیگا اسپر قبل موت انکے آخر آیت تک

كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ فِي بَابِ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
ایسا ہی ہی مشکواۃ کے باب نزول عیسے علیہ السلام کے

وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاؤُدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
اور ایک روایت مین ابی داؤد کے یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَعْنِيْ عِيْسٰى نَبِيٌّ وَاِنَّهُ
وسلم نے فرمایا نہین ہی میرے اور انکے درمیان مین یعنے عیسے کے نبی اور بیشک وہ

نَازِلٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ فَاِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ
نازل ہونیوالے پھر جب دیکھو تم انکو تو پہچانو انکو بیشک وہ ایکمرد ہین بانتے کے

اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ يَنْزِلُ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَاَنَّ
طرف سرخی یا سفیدی کے اترینگے درمیان دو کپڑے رنگ کیے سرخ مٹی کے

رَاْسَهُ يَقْطُرُ وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى
معلوم ہوگا کہ سر سے انکے قطرہ پسینے کا ٹپکتا ہی اور اگرچہ نہ پہنچی ہو اسکو تری پھر

الْاِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ
لڑینگے لوگوں سے اسلام پر پھر توڑینگے صلیب کو اور گمنام کرینگے سور کھانیکو اور موقوف

الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ
کرینگے جزیہ کو اور ہلاک کریگا اللہ زمانے مین انکے ساری ملتونکو سوا اسلام کے

وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ

اور ان کے بیچ دجال کو پھر ٹھہریں گے زمین میں

أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

چالیس برس پھر مر جاینگے اور نماز پڑھینگے انکے جنازے پر مسلمان

۳۹ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور روایت ہے نواس ابن سمعان رضی اللہ عنہ سے

بَعْدَ ذِكْرِ حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

بعد ذکر بڑی حدیث کے کہا فرمایا رسول اللہ صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ كَذَٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ

اللہ علیہ وسلم نے جس حال میں کہ دجال فتنہ فسادیں ہوگا ناگہانی

الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ

بھیج کو بھیجیگا اللہ مسیح مریم کے بیٹے علیہ السلام کو پھر اُتریگا پوربی

الْبَيْضَاءِ فِي دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ

سفید منارے پر دمشق کے درمیان دو کپڑے رنگ کیے ہوئے پہنے رکھے ہوئے اپنا ہاتھ

عَلَىٰ أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ

دیتوں پر دو فرشتوں کے جب جھکائیگا سر اپنا ٹپکیگا اُنکا قطرہ اور جب سر کو اُٹھا دینگے

يُحدِّثهم بمثل جمانٍ كاللؤلؤ فلا يحلّ لكافرٍ يجد

كرےگا اُس سے مثل دانے چاندی کے جیسے موتی نہین حلال ہے کافر کو کہ پاوے

من ريح نفسه الا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي

ہوا پھونک کی اُنکے مگر مرجاوے اور پھونک اُنکی پہنچیگی جہان تک پہنچیگی

طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله ثم

نگاہ اُنکی پھر تلاش کرینگے دجال کو یہانتک کہ پاوینگے اُسکو باب لد مین

يأتي عيسى عليه السلام قوم قد عصمهم الله منه فيمسح

مارینگے اُسکو پھر آوینگے عیسے علیہ السلام کے پاس وہ قوم کہ بچا رکھا اُنکو اللہ نے دجال سے پھر ہاتھ پھیرینگے

عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة

چہرون پر اُن کے اور بیان کرینگے اُن سے مرتبہ اُنکے جنت مین

رواه الترمذي كذا في المشكوة في باب علامات

روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے ایساہی ہے مشکوۃ کے باب علامات

الساعة وذكر الدجال وفيه في باب لا تقوم

قیامت اور ذکر دجال مین اور ایساہی ہے مشکوۃ مین بیچ باب بیان نہین قایم ہوگی

الساعة الا على شرار الناس. عن عبد الله بن

قیامت مگر اوپر برے لوگون کے روایت ہے عبد اللہ بن

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
عمر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى
وسلم نے نکلیگا دجال پھر ٹھہریگا چالیس دن پھر بھیجیگا اللہ عیسے
بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ
ابن مریم علیہ السلام کو گویا وہ عروہ ابن مسعود ہیں پھر ڈھونڈینگے
فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ فِى النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ
پھر ہلاک کرینگے اسکو پھر ٹھہرینگے لوگوں میں سات برس نرہیگی
بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
دو شخصوں کے درمیان عداوت روایتکیا اسحدیثکو مسلم اور روایت ابن عباس
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ
رضی اللہ عنہ سے کہا کہا مجھے ابوسفیان ابن حرب
فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِى الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَ
روبرو ہمارے کہا ابوسفیان نے گیا میں اُس مدت میں کہ تھی میرے
بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں صلح ہم تھے ملک شام میں

إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ
ناگہاں آیا خط جانب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرقل کی طرف

وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ
اور دحیہ کلبی لاتا تھا اسکو پھر پہنچایا دحیہ نے سردار کو

بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ
بصری کے پھر بھیجا اسکو سردار بصری نے طرف ہرقل کے پھر کہا ہرقل نے

هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ
کیا ہی یہاں کوئی قوم سے اس مرد کے جو دعوی کرتا ہی

أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ
کہ وہ نبی ہی بولے ہاں پھر بلایا گیا میں ساتھ جماعت قریش کے

فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
پھر آئے ہم سب ہرقل کے پاس پھر بٹھلائے گئے ہم روبرو اسکے پھر کہا

أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي
کون تم میں قریب زیادہ ہی رشتے میں اس مرد سے جو

يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي
دعوی کرتا ہی کہ بیشک وہ نبی ہی کہا ابوسفیان نے کہا میں نے میں ہوں پھر بٹھلایا مجھکو

بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ

روبرو اپنے اور بٹھلایا ہمارے ساتھیوں کو ہمارے پیچھے پھر بلایا ترجمہ کرنے والے کو

فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ

اپنی زبان کے پھر کہا کہ اُن سب کو کہ بیشک میں پوچھونگا اس ابوسفیان سے حال اس مرد کا

الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ

جو دعوی کرتا ہے کہ بیشک وہ نبی ہے پھر اگر جھوٹ کہے تو تم سب جھٹلا دیجیو اسکو

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ

کہا ابوسفیان نے قسم ہے اللہ کی اگر نہ ہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جائیگا

عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ

مجھسے جھوٹھ کہتا میں ہرقل سے پھر کہا ترجمان کو اپنے

سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ

پوچھ اسکو کیسی ہے ذات اُسکی تم میں کہا ابوسفیان نے کہا میں نے

هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ

وہ ہم میں ذات والا ہے کہا ہرقل نے پھر کیا ہوا ہے

مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ

باپ دادوں میں اسکے کوئی بادشاہ کہا میں نے نہیں کہا پھر کیا تم

تَتَّہِمُوْنَہٗ بِالْکَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا

تہمت دیتے تھے اسکو جھوٹھ کی پہلے اس دعوی کرنے نبوت

قَالَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ یَّتَّبِعُہٗ

کے کہا کہا مین نے نہین کہا اور جو لوگ تابع اُسکے ہین

اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاءُ ھُمْ قَالَ

لوگون مین اشراف لوگ ہین یا کم ذات اُن مین کہا

قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاءُ ھُمْ قَالَ اَیَزِیْدُوْنَ

کہا مین نے بلکہ ضعیف اُن کے کہا کیا بڑھا کرتے ہین

اَمْ یَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ یَزِیْدُوْنَ قَالَ

یا کم ہوتے ہین کہا کہا مین نے نہین بلکہ زیادہ ہوتے ہین پوچھا

ھَلْ یَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَنْ دِیْنِہٖ بَعْدَ اَنْ یَّدْخُلَ

کیا پھر جاتا ہے کوئی اُنسے دین سے اپنے بعد اسکے کہ پڑے اسمین بسبب

فِیْہِ سَخْطَۃً لَّہٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَھَلْ قَاتَلْتُمُوْہُ قُلْتُ نَعَمْ

بُرا جاننے لوگون کے دین کو اُسکے کہا مین نے نہین پوچھا پھر بھلا تملوگ لڑتے ہوئے کہا مین نے ہان

قَالَ فَکَیْفَ کَانَ قِتَالُکُمْ اِیَّاہُ قَالَ قُلْتُ یَکُوْنُ الْحَرْبُ

پوچھا پھر کسطرح ہوتی ہے لڑائی اُسکی کہا کہا مین نے ہوتی ہے لڑائی

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ

درمیان میرے اور درمیان اُسکے مانند ملاطمہ کے پاتا ہی ہمسے وہ تکلیف اور پاتے ہین ہم

فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ

اُسے تکلیف کہا پھر عہد توڑتا ہی کہا مین نے نہین اور ہم اُسے اِس مدت مین

لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللهِ مَا اَمْكَنَنِي

نہین جانتے کہ کیا کرنے والا ہی اُسمین کہا ابوسفیان نے کہ قسم ہی اللہ کی نہین

مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ قَالَ فَهَلْ

دانو ملی مجھکو کسی بات کی کہ ملا دین ہم اُسکو اسمین کچھ سوا اسکے پوچھا پھر بھلا

قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ

دعوی کیا ایسا کسی نے پہلے اسکے کہا مین نے نہین پھر کہا ترجمہ کرنیوالیکو اپنی بات

قُلْ لَهُ اِنِّي سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ

کہہ اُسکو کہ مین نے پوچھا تجھسے ذات اُسکی تو تو نے جواب دیا

اَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ

کہ بے شک وہ ہم مین ذات والا ہی اور اسیطرح رسول لوگ پیدا کیے جاتا ہیں

فِي اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي اٰبَائِهِ

اشراف قوم مین اپنے اور پوچھا مین نے تجھسے کہ باپ دادون مین اُسکے

مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ

کوئی بادشاہ ہوا ہی تو جواب دیا تو نے کہ نہیں پھر کہا مینے اپنے دلمین اگر ہوتا باپ دادا

قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ

اُسکا بادشاہ کہتا مین اپنے دلمین کہ یہ شخص چاہتا ہی ملک اپنے باپ دادونکا آور پوچھا مینے تجھسے اُسکے

اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاءُ هُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ

تابعدارون کا حال کیا ضعیف ہین قوم کے یا اشراف قوم کے تو کہا تو نے بلکہ

ضُعَفَاءُ هُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ

ضعیف قوم کے ہین آور ایسے ہی ہوتے ہین تابعدار لوگ رسولونکا آور پوچھا مینے تجھسے

كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ

بھلا تم لوگ تہمت دیتے تھے جھوٹ کی پہلے اِس دعوی کرنے کے

فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ

تو جواب دیا تو نے کہ نہیں تو سمجھا ہمنے کہ ایسا نہوگا کہ چھوڑ دیگا جھوٹھ

الْكِذْبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ

باندھنا لوگون پر پھر جاگا پھر جھوٹھ باندھیگا

عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ

اللہ پر آور پوچھا مین نے تجھسے کیا پھر جاتا ہی کوئی اُن سے

دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ

دین سے اپنے بعد اُسکے کہ داخل ہوا دین میں بسبب برا جاننے لوگو نکا دین کو اُسکے

أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ

تو جواب دیا تو نے کہ نہیں اور ایسا ہی ہی ایمان جب ملتی ہی بشاشت اُسکی دلون کو

وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ

اور پوچھا میں نے تجھسے کیا زیادہ ہوتے ہین یا کم تو جواب دیا تو نے

أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ

کہ وہ زیادہ ہوتے ہین اور ایسا ہی ہی ایمان جبتک کہ پورا نہ ہولے

وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ

اور پوچھا میں نے تجھسے کیا تملوگ لڑتے ہو اسے تو جواب سے معلوم ہوا کہ

قَاتَلْتُمُوهُ فَيَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا

تملوگ لڑتے ہو اُسٹے پھر ہوتی ہی لڑائی درمیان تمہارے اور درمیان اُسکے مانند

يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ

ڈول کے لیتا ہی وہ تم سے اور لیتے ہو تم اُسٹے اور ایسا ہی ہی حال رسولون کا

تُبْتَلَى ثُمَّ يَكُونُ لَهُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ

کہ جانچے جاتے ہین پھر ہوگا اُسیکا آخر کو غلبہ اور پوچھا میں نے تجھسے کیا

يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ

عہد توڑتا ہی تو جواب دیا تونے کہ وہ عہد نہیں توڑتا ہی اور ایسا ہی حال

لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ

رسولوں کا کہ عہد نہیں توڑتے اور پوچھا مین نے تجھسے کیا کہا ایسی بات کسی نے

قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا

پہلے اسکے تو جواب دیا تونے کہ نہیں تو کہا مین نے اپنے جی مین اگر کہا ہوتا ایسی

الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ

کسی نے آگے اسکے تو کہتا مین اپنے دل مین کہ یہ شخص تقلید کرتا ہی بات کی آگے جو کہا

قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ

پہلے نے اسکے کہا ابوسفیان نے پھر کہا کیا حکم کرتا ہی تم کو کہا ہمنے حکم کرتا ہی نماز

وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ

اور زکواۃ کا اور قرابت والوں سے نیکی کا اور پرہیزگاری کا کہا اگر ہو

مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ

جو کہتا ہی تو سچ تو وہ بیشک نبی ہی اور تحقیق تھا مین خوب جانتا کہ

خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي

بیشک وہ نکلنے والا ہی اس زمانے مین اور نہیں گمان تھا مجھکو کہ تم مین نکلیگا اور اگر مین جانتا کہ مین

اخلص الیه لاحببت لقاءه ولو کنت

پہنچ سکتا اسکے پاس شوق رکھتا ہوں ملاقات کا اسکے اور اگر ہوتا میں

عنده لغسلت عن قدمیه *

اسکے پاس تو دھوتا اسکے پاؤں

ولیبلغن ملکه ما تحت قدمی *

اور البتہ پہنچیگا حکومت اسکی نیچے قدم میرے تک

ثم دعا بکتاب رسول الله *

پھر منگوایا خط رسول الله * *

صلی الله علیه وسلم *

صلی الله علیه وسلم کا * *

ثم قرأه *

پھر پڑھا اسکو

رواه

الله

شیخین بخاری

اور مسلم نے

تمت اربعین فی احوال المهدیین

رت کردگار می بینم
حالت روزگار می بینم

بخوم این سخن نمی گویم
بلکه از کردگار می بینم

خراسان و مصر و شام و عراق
فتنه و کارزار می بینم

ر را حال میشود دیگر
گر یکی در هزار می بینم

ـه را لیس غریب می شنوم
غصه در دیار می بینم

رتت ل لشکر بسیار
از یمین و یسار می بینم

بس رو مایگان بیحاصل
عالم و خوندکار می بینم

بت دین ضعیف می یابم
مبدع افتخار می بینم

دشان عسر هر قوی
گشته غمخوار و خوار می بینم

نصب و عزل بتنگچی عمال
هر یکی را دو بار می بینم

ر و تاجیک را بهم دیگر
خصمی و گیر و دار می بینم

رتند دیر و حیله در هر جا
از صغار و کبار می بینم

هم خیر سخت گشت خراب
جای جمع شرار می بینم

رکے اینکه بود امروز
در حد کوهسار می بینم

چه نمی بینم این همه غم نیست
شادی غمگسار می بینم

ر اسال و چند سال دگر
عالمی چون نگار می بینم

دشاه شام دانائی
سرور پایدار می بینم

حکم امسال صورتی دگرست
بر چو بیند

غین ری سال چون گذشت از سال
بو العجب

گر در آئینه ضمیر جهان
گرد و

ظلمت ظلم ظالمان دیار
بی حد

جنگ و آشوب و فتنه و بیداد
در میا

بنده را خواجه وش همی یابم
خواه

هر که او پار یار بود امسال
خاط

سکه نو زنند بر رخ زر
در میـ

هر یک از حاکمان هفت اقلیم
دیگری

ماه را رو سیاه می نگرم
سپهر را

تاجر از دور دست بی آرام
بایزید

حال هند و خراب می یابم
رجو بود

بعض اشجار بوستان جهان
بی بها

بدلی زر قناعت و کنجی
خالیا

غم مخور زانکه من درین تشویش
خرمی

چون زمستان بی چمن بگذشت
شب

روز را چون شود تمام بکام
لیسر

بندگان جناب حضرت او	بسر تاجداری بینیم	بعد ازان خود امام خواهد بود	بس جهان را مداری بینیم
بادشاه تمام هفت اقلیم	شاه عالی تباری بینیم	احمد م ه د ال میخوانم	نام آن نامداری بینیم
صورت و سیرتش چو پیغمبر	علم و حلمش شعاری بینیم	دین و دنیا ازو شود معمور	خلق از وی بختیاری بینیم
ید بیضا که بالو تابنده	باز با ذوالفقاری بینیم	ی رتب دوعیسی دوران	هر دو را شهسواری بینیم
گلشن شرع را همی بویم	گل دین را بباری بینیم	از جهان راجو مصری گرم	عدل او را حصاری بینیم
تا چهل سال ای برادر من	دور ان شهسواری بینیم	هفت باشد وزیر سلطانم	همه را کامگاری بینیم
عاصیان از امام معصوم	خجل و شرمساری بینیم	بر کف دست ساقی وحدت	بادهٔ خوشگواری بینیم
غازی دوستدار دین کر گما	همدم و یار و غاری بینیم	تیغ آهن دلان زنگ زده	کند و بی اعتباری بینیم
زینت شرع و رونق اسلام	محکم و استواری بینیم	گرگ با میش و شیر با آهو	در چرا با قراری بینیم
گنج کسری و نقد اسکندر	همه بر روی کاری بینیم	ترک عیاری مست کی گرم	خصم او در خماری بینیم
	نعمت الله نشسته در کنجی	از همه بر کناری بینیم	

تمام شد فقط

5792

نعمت الله ولی که مرد صاحب باطن و از اولیاء کامل در هندوستان مشهور اند و وطن اوشان در اطراف دهلی است و زمانهٔ اوشان پانصد و شصت هجری از دیوان اوشان معلوم میشود و در ان این ابیات در هندوستان مشهور و معروف است چون در آن ابیات احوال مهدی مذکور است بنابر ان تحریر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي قال في سورة البقرة فاما يأتينكم مني هدى
تبع هداي فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون * ترجمه *
اگر بیاید نزد شما از طرف من هادی پس هرکه تابعدار
هادی ما پس نیست خوف بر ایشان ونه ایشان غم
خواهند شد * والصلوة والسلام على اكرم الخلق محمد الذي
في المشكوة في باب فضل قريش لا يزال هذا الدين قائما
تقوم الساعة او يكون عليهم اثنا عشر خليفة كلهم من قر
وعلى اله واصحابه اجمعين * ترجمه همیشه خواهد ماند این دین
حتی که برپا شود قیامت یا بیاید بر ایشان دوازده خلیفه جمیع ا
خواهند شد از قریش اما بعد میگوید بنده ضعیف الراجي لرحم

الحاصل احقر العباد محمد اسماعیل عفی الله عنه که این رساله ایست در بیان حقیقت امامت و ذکر اقسام او و آن مشتمل بر دو فصل است

فصل اول در بیان حقیقت امامت

و آن مشتمل بر دو قسم است قسم اول در ذکر چندی از کمالات انبیا علیهم السلام که در تحقیق معنی امامت دخل میدارد و باید دانست که امام نائب رسول است و امامت ظل رسالت احکام نائب را از احکام منیب توان شناخت و حقیقت ظل را از حقیقت اصل توان دریافت بنا علیه تعداد چندی از کمالات رسل علیهم الصلوة و السلام که در تحقیق معنی امامت دخل میدارد درین مقام لازم آمد * پس میگوئیم که مقامات انبیا و کمالات ایشان هرچند بسیار از بسیار است و خارج از حد و شمار که احصاء آن از مثل ما مردم که از احاد امتیم متعسر است بل متعذر * لیکن انچه از کمالات ایشان در تحقیق معنی امامت دخل میدارد به پنج اصل راجع میشود (وجاهت ۱) (و ولایت ۲) (و بعثت ۳) (و هدایت ۴) (و سیاست ۵) پس تحقیق مفهومات این کمالات خمسه در ضمن تنبیهات خمسه بیان باید نمود *

تنبیه اول در تحقیق معنی وجاهت

باید دانست که انبیا علیهم السلام را بحضور حضرت رحمان بر نسبت جمیع افراد انسان نوعی از امتیاز ثابت است که به نگاه مهربانی منظور اند و بالطف ربانی مسرور * بزینت انعام سرفراز اند و بمزید اکرام ممتاز * یاسمین چمن محبوبیت اند و رنگ نشین انجمن مقبولیت اختران افلاک انس اند افسران املاک قدس * به تفویض مناصب عظیمه لایق اند و در سرانجام مهمات فخیمه فایق * سرداران محافل کروبیان اند و سران عساکر قدوسیان است ایشان مفتاح اغلاق ابواب است و دعای ایشان بلاریب مستجاب * محب ایشان محبوب حضرت رب الارباب است و مبغض ایشان مبغوض انجناب محبت ایشان باعث رفع درجات است وتوسل ایشان وسیله نجات * انسلاک در سلک ایشان جالب عطیات است وانهماک در اتباع ایشان دافع بلیات منبع فیض غیب اند و مخزن اسرار لاریب * ادنای مساعی متوسل ایشان بغایت مشکور است و اقبح معاصی متبع ایشان فی الحال مغفور * بسا ریاضات شاقه است که از مرتاض بیگانه به نسبت ایشان بظهور میرسد و آخر بمثابه کوه کندن وکاه بر آوردن میشود و بسا اعمال سهل است که از متوسل ایشان

رضوان بر میرسند بلا ترتیب مثمر ثمرات عزّ یاد در دنیا و آخرت میگردد *
تقرب الی الله بتوسل ایشان شاه راه است که سلوک آن
بر راه نوردان طریق اطاعت بغایت سهل است و آسان و
بدون توسل ایشان محض بهرزه گردیست بی سرو سامان * پس
مراد از وجاهت همین است که مذکور گردید * از همین بیان
واضح شد که منصب وجاهت را سه شعبه است (محبوبیت ۱)
به نسبت رب العالمین (و عزت ۲) در ملائکه مقربین
(و وساطت فیض ۳) به نسبت عباد صالحین * و همین وساطت
را بلفظ سیادت تعبیر توان کرد * پس منصب وجاهت مرکب
باشد از (محبوبیت و عزت و سیادت) و چنانکه این منصب با انبیا
الله ثابت است * کما قال الله تعالی فی سورة آل عمران اِذْ
قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ
الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ
ترجمه * چون گفتند فرشتگان ای مریم بیشک الله خوشخبری
میدهد ترا بسخنی از طرف خود که نام آن کلمه مسیح عیسی ابن
مریم است وجیه در دنیا و آخرت و از نزدیکان خدا است *
و فی سورة الاحزاب يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا * ترجمه

ای ان کسانیکه ایمان آورده اید مشوید مثل کسانیکه اذیت دادند موسی را پس پاک کرد او را خدا از عیبی که میگفتند و بود موسی نزد خدا وجیهه) هم چنین دیگر عباد مقربین را هم علی حسب قدر هم این منصب جلیل القدر بدست می آید * چنانچه در حدیث شریف وارد شده فی المشکوة فی کتاب الدعوات لا یزال یتقرب الی عبدی بالنوافل حتی احببته فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصر به و یده التی یبطش بها و رجله التی یمشی بها و ان سالنی لاعطینه و لئن استعاذنی لاعیذنه * ترجمه * همیشه نزدیکی می جوید بسوی من بنده بسبب نوافل تا آنکه دوست میدارم او را پس هرگاه دوست میدارم او را می شوم گوش او که میشنود از ان و بینائی او که می بیند از ان و دست او که می گیرد بان و پای او که رفتار می نماید از ان و اگر سوال میکند از من میدهم او را و اگر پناه میطلبد از من البته پناه میدهم او را * و نیز وارد شده در همان حدیث من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب * ترجمه * هر که دشمنی کرد از دوست من پس بدرستی که بر آمد بر من بجنگ * و نیز وارد شده اولئک عرشت کرامتهم بیدی * ترجمه * و این آن گروه اند که کاشتم کرامت ایشان از دست خود * هرچند این

وجاهت مذکور بانبیاء الله و دیگر خواص عباد الله ثابت است فاما
این وجاهت * دو قسم است * قسم اول وجاهت اجتبائی * قسم ثانی
وجاهت کسبی * و این معنی را در ضمن مثالی ایضاح باید کرد بیانش
آنکه چنانچه امرای عالی مقام و رؤسای ذوی الاحترام را وجاهتی بحضور
بادشاه البته حاصل میباشد * لیکن حصول آن بدو طریق متصور
می‌شود * اول آنکه شخصی کمالات نفسانی که مرغوب مالک
است حاصل کرده و خدمات شایسته بجا آورده و تکالیف و رنج
بیش از پیش در امتثال اوامر او بر خود گوارا ساخته و جان و
مال و عزت و آبرو در اطاعت او در باخته پس نظر بلیاقت
و اطاعت او عنایت مالک بحال او متوجه گردیده و او را مقام
وجاهت بدست آمده * و طریق ثانی آنکه بادشاه خود اراده فرماید
که کسی را تربیت و تادیب نموده بر منصب امارت و وزارت
قائم گرداند * بنا علیه طفلی را از رعایای خود ممتاز فرموده بخطاب
خاص ملقب نماید و او را بذات خود تربیت و تادیب فرماید و در کنف
حمایت و کفالت خود پرورش کند و نهال تربیت او را بزلال
عنایت خود آب دهد حتی که بسایه حمایت خود بکمال نشو و نما رساند
و مثمر ثمرات مقصود گرداند بار کمالات تعلیمیه خود در او در نظر
عمار حضور با انواع تدبیرات بروی کار آرد و منصب مقصود باو

عبارۃ * اگرچہ منصب مذکور بالفعل بظاہر نظر بظہور کمالات او مسلم شدہ فاما منصب مذکور فی التحقیقت در ہمان وقت یاد مسلم شدہ بود کہ او را در حین طفولیت برای اقامت این منصب پرورش فرمودہ بود * پس این منصب وجاہت اول حاصل گردید و حصول کمالات و ادای خدمات از فرع اوست * پس وجاہت اولی مترتب است بر تحصیل کمالات و ادای خدمات بخلاف ثانی کہ حصول کمالات وظہور خدمات مترتب است بر حصول وجاہت ہم چنین خواص عباد اللہ را نیز بحضور ملک علی الاطلاق و مالک بالا استحقاق منصب وجاہت بدو طریق حاصل میشود اول نتیجہ ادای عبادت است و ثانی اصل اصول ہمہ کمالات * چنانچہ حدیث لَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ الخ اشارہ است بوجاہت کسبی وکریمہ فی سورۃ طٰہٰ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ * ترجمہ * ساختم من ترا برای کار خود * وکریمہ فی سورۃ الانعام وَاجْتَبَیْنٰهُمْ وَهَدَیْنٰهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ * ترجمہ و قبول کردم ایشان را و ہدایت کردم ایشان را بسوئی راہ راست * وکریمہ فی سورۃ طٰہٰ اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ * ترجمہ * و انداختم بر تو محبت از طرف خود و تا کہ پرورش یافتہ شوی روبروی چشم من یعنی بر عایت من * و حدیث اُولٰئِكَ

درشت تکرا مقام ویلدي کنایت است از وجاہت اجمالی) واین مخصوص است باخص عباد الله از انبیا مرسلین و اکابر صدیقین

تنبیہ ثانی در بیان حقیقت ولایت

باید دانست کہ انبیاء علیہم السلام را در معاملات نورانی وکمالات انسانی بہ نسبت عموم ناس اقتداری می باشد * کہ از حضرت رب الارباب قابل خطاب اند وحامل کتاب * باشارات غیبی مامور اند وبہ بشارات لاریبی مسرور * بزرگترین باقی بستان تکریم وتربیت یافتہ دبستان تعلیم سربلندان مجالس تعظیم اند ودانشمندان مدارس تفہیم * مخزن اسرار احکام اند ومورد انوار الہام منور بنور لوامع ملکوت اند مویدبظہور خوارق ناموت) بنور ایقان وحکمت مامور اند ودر بحر اجتبائیت وخشیت مغمور * بکمال محبت وموالات موصوف اند وباداراک لذت مناجات مشغوف * در مقام حب فی الله راسخ القدم اند ودر معبر کربغض فی الله صاحب علم * در ابواب خضوع نہایت ہوشیار اند ودر آداب خشوع نہایت تجربہ کار * در شدت خوف ورجا بسان سحاب در انشراب اند ولقوت محو وفنا مثل شبنم در آفتاب * در تعظیم رب کریم نہایت مودب اند ودر معاملہ رضا وتسلیم

نہایت مہذب* ذرمیتان وتجرید چست وچالاک اند ودر توکل وتفرید سطہر وباک* در قطع علائق نفسانی بی باک اند ودر قلع وساوس شیطانی سفاک* برطہارت فطرت مجبول اند ودر عبادت رب العزت مشغول* آتش محبت حق در دل افروختہ اند وغیرحق را سربسر سوختہ* در زہد وقناعت بی بدل اند ودر صبر واستقامت ضرب المثل* در حل مشکلات فہم ممتاز دارند ودر سرانجام مہمات ہمت بلند پرواز مخزن عقل وعلم اند معدن عفو وحلم* مجمع خلق ووفا اند منبع عفت وحیا* برکافہ خلائق رحیم اند ودر مراعات علائق کریم* یگانہ ہر بیگانہ اند وہمای ہرخانہ* در پی گریزندہ دوان اند ودر پس ہر گریزندہ سرگردان* ابر نیسان سخاوت اند وبہار گلستان سماحت* شیران بیشہ شجاعت اند ودلیران میدان شہامت* راست بازاند سیرچشم ودشمن نواز* در مکارم اخلاق یگانہ آفاق اند وبہ نسبت طالبین حق عاشق ومشتاق* ہمین است مقصود از لفظ ولایت درین مقام* از ہمین بیان واضح گشت کہ مرتبہ ولایت را سہ شعبہ است* اول معاملات صادقہ مثل الہام وتعلیم وتفہیم غیبی وحکمت* دوم مقامات کاملہ مثل محبت وخشیت وتوکل ورضا وتسلیم وصبر واستقامت وزہد

و قناعت و تفرید و تجرید * سیوم اخلاق فاضله مثل علو همت و فتوت شجاعت و حلم حیا و محبت وفا و صدق و صفا و سخاوت و شکافت و امثال ذلک * پس گویا منصب ولایت را ازین سه شعبه مرکب توان گفت * هرچند این ولایت جمیع خواص عباد الله را حاصل می شود چنانچه کریمه سورهٔ یونس الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون
ترجمه * خبردار بیشک اولیاء الله نیست خوف برایشان و نه ایشان غمگین شوند آنانکه ایمان آوردند و می ترسند * بران دلالت میدارد (لکن) ولایت این کبار رنگی دیگر میدارد بیانش اینکه حق جل وعلی دو کمال بس عظیم از خزانه خاص خود بایشان عطائی فرماید وان هردو را در تمامی کمالات مذکوره جاری وساری می نماید پس هر کمال ایشان رنگی دیگر می براید ممتاز از کمالات اولیاء دیگر * اول * عبودیت است * و ثانی * عصمت (یعنی عبودیت ا) است که ایشانرا باوجود اتصاف باین کمالات نقصان ذاتی خود دائما ملحوظ خاطر می ماند واین کمالات را مثل لباس مستعار می انگارند و مثابه تقلبات لیل و نهار میشمارند * و دائما محض فضل رب العالمین نظر میدارند و بر حال شکر ادا بجا آرند و گاهی خود را از

حد بندگی نمیکنند و ہمیشہ راہ تادیب میروند * و ادنای مراتب گستاخی و شوخ چشمی ہرگز روا نمیدارند و نوعی از ناز و تبختر بخیال نمی آرند * از سکر و شطح بیزار اند و از شورش مستی دست بردار * ہمیشہ راہ بندگی پویند و زیادت سرافگندگی میجویند * علی الدوام تضرعات عبودیت بیدارند نہ ادعای تصرفات الوہیت * بسان خاک خاموش اند نہ مثال آتش در جوش * در مقام تجرید و تفرید از بندگان الہی متنفر نشوند و حقوق ذوی الحقوق تلف نکنند * و در مقام توکل براہ مستان لایعقل نروند و طریقہ تادیب را کہ عبارت از رعایت اسباب است بالکل از دست ندہند * و بنابر شوق لذت مناجات از گم گشتگان بادیہ ضلالت دامن نکشند بلکہ تمامی اوقات مناجات روا دارند و بہدایت ایشان ہمت برگمارند * و در مقام حسن خلق مداہنت در دین متین و مساہلت در احکام رب العالمین گوارا نمیکنند و ہرگز باین راہ نارواسیر وند * و در مقام سخاوت و سماحت اسراف را راہ ندہند * و در مقام شجاعت و شہامت تابع جوش و غضب نشوند * پس گویا کہ افعال و اقوال ایشان از اقتضای اخلاق کاملہ ایشان صادر نیست بلکہ در محض اطاعت رب العالمین است و بس *

مثلا اگر کسی را چیزی می بخشند هرگز بمقتضای سخاوت جبلیه خود نمی بخشند بلکه تامل میفرمایند که اگر رضای رب العالمین بدین بخشش متعلق است فی الفور امداد روی کار می آرند والا از ان نهایت بیزار اند * اگر در مقامی مقدمه کارزار و جنگ و پیکار برپای کنند بنابر مقتضای شجاعت خود برپا نمی کنند بلکه اگر رضای مولای خود دران می بینند داد شجاعت دران مقام می دهند والا بهاو تهی کرده براه خود می روند * و هم چنین در سائر امور قیاس باید کرد * پس گویا که بظاهر کمالات مذکوره بسان دانه های تسبیح متعدد و منکثر است اما در حقیقت همان رشته عبودیت همه را یک سلک گردانیده (ومعنی عصمت م) آنست که آنچه بایشان تعلق می دارد از اقوال و افعال و عبادات و عادات و معاملات و مقامات و اخلاق و احوال آن همه را از حق جل و علی از مداخلت نفس و شیطان و خطا و نسیان بقدرت کامله خود محفوظ می دارد و ملائکه حافظین را بر ایشان می گمارد تا غبار بشریت دامن پاک ایشان را آلاید و نفس سرکش بعضی کمونات خود را مرتکب نماید * و اگر احیانا چیزیکه خارج از قانون رضامندی حضرت حق باشد از ایشان بطریق شذوذ و ندرت صادر می گردد فی الفور حافظ حقیقی ایشان را بان آگاه

می فرماید و عصمت غیبه ظو هاوکرها ایشانرا کشان کشان براه راست می آرد * واین ولایت مذکوره که رنگین باشد برنگ عبودیت و عصمت آنرا ولایت النبوة می گویند * پس ولایت النبوة غیر منصب نبوت است چه منصب نبوت مخصوص است بانبیا واین ولایت النبوة اگرچه بالاصالة در انبیا یافته می شود فاما بعضی اکابر اولیارا هم بر تبعیة انبیا از ان نصیبی بدست می آید * چنانچه دلائل این دعوی از کتاب و سنت عنقریب مذکور خواهد کرد ید انشا الله تعالی

تنبیه ثالث در بیان حقیقت بعثت

باید دانست که انبیا علیهم السلام ماموری شوند بتبلیغ احکام بسوی خواص و عوام و بعثت رایکی صورت ظاهره است و یکی حقیقت باطنه * ظاهرش ا * همین است که از جانب حق جل وعلی بطریق وحی یاالهام امر تبلیغ احکام بایشان برسد * و حقیقتش ۲ * آنست که رحمت فراوان و شفقت بی پایان بنسبت مبعوث الیهم در قلوب ایشان القا فرماید بمشابه القای شدت محبت و فور شفقت در قلوب آبای بنسبت ابنا * پس چنانکه گستاخی ابنای و آوارگی آنها باعث چند پیچ و تاب و قلق و اضطراب در قلوب

آبای میگردد حتی که تلف جان و مال در پی تادیب و تعلیم
ایشان بر خود گوارا می سازند و بهر قدر جهد و جهد بلیغ بجا آرند
و راحت ایشان را بعینه راحت خود می انگارند و رنج ایشانرا
بعینه رنج خود می شمارند و از ته دل خواهان بهبود ایشان می باشند
و دائما جویای سود ایشان می مانند و ناچار ناچار در پی ایشان
می دوند و کشان کشان در پس ایشان می روند * خواه از جانب
بادشاه زمان باین خدمت مامور شوند خواه نشوند * بلکه اگر مامور
هم نشوند و سعی بلیغ بکار برند و باز به تقدیر الهی اثر تادیب و تعلیم
در ایشان ماوه گر نگردد بهر آئینه شکسته خاطر و مضطرب القلب
مانند * و چون از طرف خود امتثال امر نمودند و حق خدمت مفوضه
بوجه اتم ادا کردند آینده اگر به تقدیر الهی واقع نه شد باین
سبب خوب می دانند که هیچ گونه عتاب بادشاهی بحال ما متوجه
نیست و هیچ تصوری ما نماند * بلکه اگر خود بادشاه بصد زبان
هزار تحسین و آفرین بر حسن خدمت گذاری آنها فرماید بهر آئینه
پریشانی دل و ملال خاطر از ایشان زائل نگردد * همچنین انبیاء
علیهم الصلوة و السلام را به نسبت قوم خود بوجهی شفقت
کامله می باشد که از آوارگی آنها در ورطه ضلالت و گمراهی
نهایت دل تنگ می شوند و انواع رنج و ملال دامن گ-

حال طہارت اشتمال آنہا می کرد و کہ با وجود نزول کریمہ
في سورة الشعراء لعلّك باخعٌ نفسك أن لا يكونوا مؤمنين*
ترجمہ* شاید خواہی کشت جان خود از جہت انکہ نخواہند شد
اہل مکہ مومن * و کریمہ في سورة الغاشية إنّما أنت مذكّر
لست عليهم بمصيطر*ترجمہ* جز این نیست کہ تو نصیحت کنندہ
ہستی نیستی تو بر ایشان داروغہ (ہرگز در ہمت ایشان
فتوری و در سعی ایشان قصوری راہ نمی یابد * چہ قدر
انواع رنج و ملال است کہ در مقدمہ دعوت قوم بر ذات
خود نہ پسندیدہ اند و با وجود این کشاکش گاہی ازین امر نجیدہ
سخن گران ہر کس و ناکس را چہ سبک بر داشتہ اند و دشنام
سخت تر نزدیک و دور را چہ سہل انگاشتہ کافاہم الله على
ذالك حسن المكافات وجازاهم على ذالك احسن
المجازات * پس الغای این رحمت ہمین است حقیقت
بعثت * تنبیہ * باید دانست کہ در بعضی اوقات بعضی از اہل
کشف و علم ہم بر حسن و قبح بعضی اقوال و افعال یا بعضی
رسوم و عادات کہ در میان قومی جاری و ساری است
بنور وہبی و استدلال کسبی مطلع می شوند و قوم مذکور را
بنابر شفقت و رحمت بر آن آگاہ می فرمایند و بسوی امور

مستحسنہ ترغیب فی ٔ اند و از امور مستقبحہ ترہیب * از ین قدر ثابت نمی شود کہ ایشان بمنصب دعوت رسیدہ اند * بلکہ منصب مذکور راہمون وقت ثابت خواہد گردید کہ خدمت تعلیم و تادیب و ترغیب و ترہیب بایشان متوض خواہد شد * مثلا ہر کہ از بار یابان حضور بادشاہی می باشد لابد آفرین و نفرین او را کہ بہ نسبت بعضی رعایا صادر می شود بگوش خود می شنود دوستان خود را بطریق خیرخواہی ہرگرا اگاہ می سازد * تاما ذرین قدر او را محتسب شہر نتوان گفت بلکہ باین لقب ہمان وقت ملقب خواہد گردید کہ بمنصب تفویض خدمت احتساب خواہد رسید * پس شخص مبعوث برای تربیت عباد دیگر است و عارف بمقبولیت و مردودیت ایشان یا عالم بحسن و قبح افعال و احوال ایشان یا واعظ مشغول در ترغیب و ترہیب ایشان دیگر * وانچہ از اوصاف ایشان درین تنبیہات ثلثہ مذکور کردیدہ ہمہ شرح کمالات ایشان است وانچہ در تنبیہ این آخرین مذکور خواہد شد ہمہ شرح تکمیل ایشان

تنبیہ رابع در بیان حقیقت ہدایت

باید دانست کہ ہدایت انبیاء علیہم السلام عبارت است از

ظهور اثر سیادت ایشان که در تنبیه اول مذکور شد * زیرا که سیادت عبارتست از وساطت ایشان در میان حق جل و علی و بندگان او در باب وصول فیض غیبی * و هدایت ظهور اثر آن فیض است بواسطه ایشان در مقبولین * درین مقام تامل باید کرد که هدایت از ایشان بچه چیز و بچه طریق صادر می گردد اما اول پس بیانش انکه اصل مقصود از بعثت ایشان همین است که بندگان الهی در اقوال و افعال و عادات و عبادات و رسوم و معاملات بوجهی موجب بشوند و در اخلاق بوجهی مهذب گردند و در مقامات و واردات بوجهی استقامت ورزند و در علوم و اعتقادات بوجهی رسوخ بدست آرند که در دنیا انتظام معاش و در آخرت بهبودی معاد ایشان را بدست آید و باب معاملات مع الله بر روی ایشان مفتوح گردد مگر مراعات جانب حسن معاد و معاملات مع الله در نظر ایشان ملحوظ است بالذات و جانب انتظام معاش بالتبع * پس چیزیکه نافع در معاش باشد و مضر در معاد لابد ایشان از ان امر مانع خواهند گردید و اگر بالعکس است لابد بان امر خواهند نمود * چنانچه در حق خمر و قمار حق جل و علا در سوره بقره می فرماید * ویسئلونک

عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا * ترجمہ * سوال می کنند ترا از خمر و قمار بگو در ہر دو گناہ کبیرہ است و منافع برای مردمان و گناہ ہر دو زیادہ است از نفع ہر دو * فی المشکوۃ فی باب الخمر و وعید شاربہا * و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا الْخَمْرُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ * ترجمہ * مقرر خمر نیست دوا و لیکن بیماریست) مقصود ازین کلام ہدایت التیام ابطال تاثیرات طبیہ خمر نیست مقصود از ان ضرراوست در معاد * پس گویا حاصل کلام چنین باشد کہ خمر ہرچند دوای جسمانی است اما دای روحانی و تیکہ بہ نسبت تو روح انسانی مرض مہلک است پس او را در امراض باید شمرد ـ در ادویہ * بالجملہ انبیا اعہ ذ ہمین سہ فن ہدایت می فرمایند * فن عقاید ا * و فن احکام ۲ * و فن اخلاق ۳ * (فن فضایل) اکابر دین از شعب فن عقاید است * (و فن فضایل) اعمال از شعب فن احکام (و فن مقامات) و واردات از شعب فن اخلاق * پس فن عقاید را بلفظ ایمان تعبیر می فرمایند * و فن احکام را باسلام * و فن اخلاق را باحسان * چہ ہمین ہرسہ امر دراصلاح کار آدمی است * نہ

بفن حقایق تصوف و نه دقائق تفلسف و نه باشارات دقیقه شناسان تعمق اندیش و کنایات چرب زبانان تکلف کیش * بلکه در امثال این امور ساده گی را مستایند و طلب آنرا از جمله اوارگی می شمارند * و فن تاریخ و شعر را از جنس افسانهای بی مغز میدانند اگرچه بطریق تمثیل گاهی دران سخن میرانند * بالجمله حال ایشان در تربیت روحانی مثل حال طبیب است در معالجه جسمانی که اصلاح مریض را پیش نظر همت میدارد و گفتگوی زاید را از جنس لغو می شمارد) مثلا کدام مریض را اگر استعمال سناهی فرماید همین قدر بیان مینماید که برگ سنا چنین و چنان میباشد که او را کوفته و بیخته با قدری عسل آمیخته باید خورد و نه اینکه سنا در کدام مقام پیدا میشود و در کدام موسم برگ میبرارد و تاجران او را چگونه می آرند و در کدام ظرف او را میگذارند و از کدام راه می آرند بیع و شرا وی چگونه مینمایند و نه اینکه عسل در خانه مگس چگونه پیدا میشود و در رنگ و بوی نباتات مختلفه که اصل عسل است کجا میرود و اجزای سنا سبب کوفتن و بیختن چه قدر باریک میشود و آیا بعد وانه خرول یا خورد تر از آن و بشهد آمیختن چگونه میشود بسر انگشت باید آمیخت یا بانگشت شهادت * بالجمله

امثال این گفتگو در نظر طبیب محقق بر بنا نیست زور
بس اتفاقات در حق مریض سراسر نادانی است چنین تحقیق
بی اساس و تدقیق ناقص در نظر احکام و اخلاق در حق قائلین
حق محض آزاری است بلکه سراسر دیوانگی کسیکه حق علم و دانا
او را بحکمت بالغه خود به منصب هدایت عموم ناس قائم فرموده
باشد تجهیز او را امثال این قبیل و قال از و سراسر متعذر و محال
است ۞ این مقام را بخوبی غور باید فرمود در میان هادیان راه
حق و نادانان حکیم مطلق و در میان فیلسوف نادان سخن ساز
و چرب زبانان حیله باز بخوبی امتیاز باید شود ۞ و فائده ۲ ۞ از
انبیاء علیهم السلام هیچ طریق هدایت صادر میشود پس بیانش
آنکه اکثر به پنج طریق صادر میشود ۞ نزول برکت ۞ و عقد
همت ۞ و فیض صحبت ۞ و خرق عادت ۞ اظهار دعوت ۞
اما نزول برکت ۱ ۞ پس بیانش آنکه وجود انبیاء علیهم السلام
بمثابه آفتاب عالم تاب است که چون نور او در تمام عالم
منتشر شود اگر ظلمت شب بدر رود و آنچه در محاذات آفتاب
بی حجاب واقع است تابش او تابناک است و از در مراتب
ظلمت پاک و آنچه اندرون خانه از و محجوب است هر چند
از نفس نور او محروم است اما تاریکی شب تار از و معدوم چه

نور لطیف او در رگ و ریشه تاریکی در رسیده و او را از حد ظلمت بر کشیده اگر خانه بی در است از تاریکی تا رسراسر پراست * یا مثابه موسم برشگال باید فهمید که چون موسم مذکور بر سر رسید قوتی در نباتات پیدا گردید انجا ابر ریزان برو بارید گلهای رنگارنگ از و دمید و الا از نفس رطوبت هوا لابد حالش متغیر گردید و سبزه گی و تازگی در و جنبید آری در سنگ سخت هیچ گل و خارنمی روید و از چوب خشک کسی برگ و بارنمی جوید * هم چنین چون این قدسیان بشری لباس و کروبیان انسی اساس از اوج فلک الافلاک به تیره دان امنخاک نزول میفرمایند لابد برکتی همراه ایشان فرود آمده در قلوب افراد بنی آدم فرو میرود خود بخود از دل هر سعادت مند طلب حق جوش میزند و به گفته هر واعظ کوش می نهد همت اعمال شاقه در دل پیدا میکردد و عزم کشیدن رنج و تکلیف در ذهن هویدا میشود * بـا علمای آن زمانه میباشند که علم خود را مثل افسانه می خوانند و انرا بر سبیل افسون بر زبان میرانند ناگهان بحقیقت فهم خود بیدار میشوند و بمقصد علم خود هوشیار عمل را ضمیمه علم میکنند و اخلاص را نتیجه فهم از تعمق سخن آرای بیزار میشوند و از تکلف انجمن پیرای دست

برادار * وسارا همدان خلوت گزین و درویشان چله نشیں میباشند که ناکاه بر مفاسد کنونه خود آگاه میشوند و در اصلاح نفس اماره و دو راه حب جاه را پس پشت می اندازند و رضاء اسبه راپیش نظر میسازند و تمامی نام و نشان درین راه میبازند و خود را مردانه وار درین دریامی اندازند * همین واعظان چرب زبان میباشند که بر سر منابر فریاد میکنند و تمام کوشش خود بر ما میدهند کسی وعظ ایشان بحیال هم نمی آرد و کلام ایشان را بچوی هم نمی شمارد بازچون طالب حق از دل هرکس و ناکس جوش میزند هر فرد کلام ایشان را بگوش هوش میشنود هر کلمه ایشان در دل مستمعان مثل تیری می نشیند و هرکس ایشان را مثل پیری می بیند * بالجمله کلمه حق بهر دل در جوش است و بهر زمان در خروش در هر محفل همین قیل و قال است و در هر مجمع همین بحث و جدال آری هر که شقی ازلی است ازین سعادت محروم است و بهر حال مذموم * واین انتشار برکت را منزول امانت تعبیر میفرمایند فی المشکوٰة فی کتاب الفتن قال النبی صلی الله علیه وسلم اِنَّ الاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْکِتَابِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ترجمہ بیشک امانت نزول نمایند در دلهای مردان پس معلوم کردند از

کتاب پس معلوم گردند از سنت * و کلام حق ہمو نَ
شخص را نافع میشود که اول ہمین برکت در دل او فرورود
وقال الله تعالی و تبارك فی سورة یس * اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
الذِّکْرَ وَ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ جز این نیست که میترسانی
کسی را که تابعداری قران مینماید و از رحمن می ترسد به غیر
دیدن او وقال الله تعالی فی سورة الا علی فَذَکِّرْ اِنْ نَفَعَتِ
الذِّکْرٰی سَیَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی * پس پند ده اگر نفع دهد پند دادن
قریب است که نصیحت قبول خواهد کرد آن که می ترسد * پس
ہمین برکت زا دزین ہرد و کریمه بلفظ خشیت تعبیر فرموده
اند * اما عقد ہمت ۲ * پس بیانش انکه این کمال را (ظاہر
است) (و حقیقت * اما ظاہرش ۱ * پس ہمین است انچه انبیاء
علیہم السلام دزباره ہدایت قوم خود در جنس دعا و التجا بحضور
حضرت ذوی العزت و الکبریاء جات عظمته صادر میکرد
عموما یا خصوصا یعنے در حق جمیع است علی سبیل العموم یا در حق
بعضی از ایشان بر سبیل خصوص و اما حقیقتش ۲ * پس توجه قلبی
است ممزوج بکمال رغبت بسوی ہدایت امت عموما یا خصوصا
و ان اثر شفقت غیبه است که سابق در بیان مقام بعثت
مذکور گردید * پس چنانکه ہمت پدر مشفق باصلاح پسر خود

ذاتها معروف میباشد هم چنین همت این کبار با صلاح جمیع اشرار و اخیار دائماً مبذول میماند * و این دعای حالیست که دائماً لازم ذات ایشان است پس گویا تمام وجود با جود ایشان دعای است مجسم و همین دعای حالی گاه کاه دعای مقالی هم ایشان را میکشد و انواع استمداد دعا از ایشان بظهور میرسد * و اینها های روحانی بسه سبب باعث انتشار هدایت در قلوب امت میشود * اول * انکه اینها های است از شخص ذی اختصاص بکمال صدق و اخلاص سر بر زده و مثل این دعای و التجا بلا شک و ارتیاب مقبول و مستجاب است * ثانی * انکه حکیم علی الاطلاق بحکمت بالغه خود همین آئین در عالم خلق و تکوین کائنات اثری بخشیده چنانچه اثر چشم زخم و اثر حسد و اثر دعا و اثر افسون از همین قسم است پس وقتیکه همت دون همتان را انقدر اثر بخشید پس اثر بلند همتان را چه باید دید * ثالث * انکه جوش زدن همت قویه از قلوب این بزرگان نه از قبیل خواهش نفسانی و وساوس شیطانی است بلکه از جنس احکام ربانی است و الهام رحمانی بر بعثت ایشان موجیست از دریای رحمت که بنا بر دستگیری تشنگان زلال هدایت جوش زده پس جوش زدن همت از

ذل ایشان عنایت تر جہ رحمت رحیم مطلق است بسوی بندگان خود کریمہ فی سورة الانبیاء وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نفرستادم من ترا مگر برای رحمت عالمیان * وکریمہ فی سورة آل عمران لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ * ترجمہ * بیشک منت نہاد خدا بر مومنان چون فرستاد در میان ایشان رسولی از ذاتهای ایشان * برہمین معنی دلالت میدارد * واما فیض صحبت ۲ * پس بیانش آنکہ این فیض را (ظاہراستا) (وحقیقت ۳) * اما ظاہرش ا * پس بیانش آنکہ ہدایت بسبب فیض صحبت بدو طریق حاصل میشو * اول آنکہ * کسیکہ بصحبت کسی میرسد وکلام او را بالمشاف میشنود در روبروی او بر قصد استفادہ می نشیند و اوضاع اطوار او را در عبادات و عادات و معاشرات و معاملات بچشم غور می بیند البتہ بلا ریب و اشتباہ بر حقیقت او آگا میگردد و در مزاج داتی و مرضی شناسی او سلیقہ بہم میرساند مناسب را از نامناسب و مرضی را از غیرمرضی خود بسبب ہمان سلیقہ ممتاز میگرداند ومحاصل کلام او را بسبب اطلا بر سیاق و سیاق و مواقع و موارد کلام بخوبی میداند بسا معا است کہ از نفس کلام مستفاد نیست و چون در ماسبق و مالحہ

نظر کرده میشود و حال متکلم و سامع ملحوظ داشته شود همان معنی
از کلام مفهوم شود بالجمله مستمعین عاقل را در مقدمات
رئیسه خود ملکه اجتهاد البته حاصل می شود * و طریق * ثانی
آنکه بسبب ملاحظه حال ایشان از علو همت در باب
استقامت بر احکام رب العالمین و مسابقت از تهاون
خود در آدای حقوق دین متین در دل این مستفید هم علو
همت و فور رغبت در طاعت رب العزة حادث می شود
و کلام وعظ و تذکیر ایشان در رتبه اثبات ادا میرسد * و شخصیکه
دیگران را بسوی امری دعوت مینماید و خود را بر آن
اقدام نفرماید پس مستمعین هم کلام او را بمنزله افسانهٔ
شعری انگارند و از جنس مضامین شعریه میشمارند که کریمه
في سورة الشعراء إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ * ترجمه بیشک
میگویند آنکه نمی کنند * کاشف حال ایشانست و لهذا در قرآن
حکیم بر واعظان بی عمل بعنایت ملامت متوجه گردید قال الله
تبارك وتعالى في سورة البقرة أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ * ترجمه * آیا امر میکنید
مردمان را به نیکی و فراموش میکنید ذات خود را و شما می خوانید کتاب
آیا پس عقل نمیکنید و قال الله تعالى في سورة الصف يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

أمنوا لِمَ تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما
لا تفعلون * ترجمه * ای کسانیکه ایمان آورده اید چرا میگوئید
انکه نمی کنید سخن کرانست نزدیک خدا انیکه میگوئید آن چیز که
خود نکنید * زیراکه واعظ بی عمل سد راه طالب حق است که
بسبب مداهنت در عمل کلام حق را در نظر انسان
بی اعتبار می گرداند * وچون هادی راه در عمل به نسبت
اتباع خود مبادرت کرده در تحمل رنج و مکابدت بر ایشان
مسابقت نموده لابد اتباع او هم بقدر استطاعت خود خواهند
کوشید وعیب دون همتی خود را ناچار به تکلف خواهند پوشید
هر کا هیکه میر قافله را پایش پیش خواهند دید کشان کشان
در پی او خواهند دوید * لهذا حق جل وعلا انبیاء خود را
بامتثال امر خود مامور می فرماید بعد ازان دیگران را بسوی آن
ترغیب می نماید * قال الله تبرك و تعالى في سورة النساء
فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللهِ لاَ تُكَلَّفُ إلاَّ نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِين
ترجمه * پس جهاد کن در راه خدا تکلیف داده نمی شود مگر نفس
تو و برانگیز مومنین را * این است صورت ظاهره او را ک
فیض صحبت * واما حقیقتش * پس بیانش انکه از بسکه
روح ایشان گلدسته ایست از گلشن ملکوت و تند شعله

برگ و بار می آرد * چنانچه این معنی در احادیث متعدده مذکور گردیده * از آن جمله آنکه صحابه عرض نمودند * یا رسول الله نکون عندك تذکرنا بالنار والجنة کانا رأي عين فاذا خرجنا من عندك عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا كثيرا فقال رسول الله صلي الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لو تدومون علي ما تكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملائكة علي فرشكم وفي طرقكم *

ترجمه این حدیث در مشکواة در کتاب الدعوات است یا رسول خدا میباشیم نزد تو یاد میدهانی مرا از دوزخ و جنت گویا که می بینیم بچشم خود پس وقتیکه بیرون میشوم از نزد تو مشغول میشوم بازن و فرزند و کشتهای فراموش میکنیم بسیار پس فرمود رسول الله صلی الله علیه وسلم قسم آنکس که جان من در دست اوست اگر مداومت کنید بر آن که میباشید نزد من و در ذکر البته مصافحه کنند باشما فرشتگان بر فرش های شما و در راه های شما (وروي عن بعض الصحابة قال اتي رسول الله صلي الله عليه وسلم اعرابي وقال جهدت الانفس وجاع العيال ونهكت الاموال وهلكت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع بك علي الله ونستشفع بالله عليك

فقال النبي صلى الله عليه وسلم سُبْحَانَ اللهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حتّى عُرِفَ ذَالِكَ فِي وُجُوهِ اَصْحَابِهِ الخ * ترجمہ * این حدیث در مشکواة در کتاب بدء الخلق و ذکر الانبیاء روایت کرده شد از بعضی صحابه که گفت آمد آن حضرت را بادیه نشینی و گفت در مشقت انداخته شد نفسها * و گرسنه شد اهل و عیال و نقصان کرده شد مالها و هلاک گشت چارپایه ها پس طلب باران کن از خدا برای ماپس بدرستیکه مایان طلب شفاعت میکنیم بتو بر خدا و طلب شفاعت میکنیم بخدا بر تو پس گفت پیغمبر خدا صلعم سبحان الله پس همیشه تسبیح میکرد آنحضرت تا آنکه شناخته شد اثر غضب در رویهای اصحاب وی یعنی صحابه بغضب آن حضرت متاثر شدند * وروي عن بعض الصحابة انه قال كُنَّا مع النبي صلى الله عليه وسلم جَاءَ اِلَى مَقْبَرَةٍ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ وَكَاَنَّ عَلَى رُؤُسِنَا الطَّيْرُ الخ * روایت کرده شد از بعضی صحابه اینکه گفت بودیم ما همراه نبی صلی الله علیه وسلم و آمد آنحضرت صلعم بسوی مقبره پس نشست و نشستیم مایان گرداو گویا که بود بر سرهای ما پرنده جانوریعنی چنانکه بر اندام شتران و گاوان زاغ برای خوردن کنی وغیره می نشیند و جانوران حرکت نمیکنند هم چنین مایان از هیبت

آنحضرت ساکت بودیم زفی المشکوة في باب حفظ اللسان والغیبت قال النبي صلي الله عليه وسلم اِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللهِ مَنْ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللهُ * ترجمہ * فرمود نبی صلی الله علیه وسلم بدرستیکہ بہترین بندگان خدا کسانی ہستند کہ چون دیدہ شوند یاد آید خدا از دیدن آنہا * وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ اِنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نَنْفُضُ مِنَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم يَاَيْدِيْنَا وَالْاِيْمَانُ يَطِيْرُ مِنْ قُلُوْبِنَا * روایت کردہ شدہ از بعضی صحابہ بیدشک ایشان یان گفتند کہ بودیم ما کہ دفن میکردیم نبی صلی الله علیه وسلم را از دستہا ی خود ایمان می پرید از دلہای ما (بالجملہ این ہدایت کہ از فیض صحبت حاصل میشود امریست بس طویل و عریض کہ تفصیل آن درین چند اوراق متعسر است بل متعذر بنا ء علیہ برین چند کلمات اکتفا کردہ شد * اینقدر مسئلہ اجماعیہ است کہ صحابہ پیغمبر صلی الله و سلم افضل اند از سایر امت اگرچہ بعضی از ایشان مرتبہ اجتہا دو منصب ولایت تام نمیداشتند (ہم چنین قیاس باید نمود کہ ہمنشینان ہر صاحب کمال افضل اند از سایر اتباع او * پس ہدایتیکہ بفیض صحبت حاصل میشود لابد افضل واکمل است بہ نسبت اقسام دیگر * امّا خرق عادت * پس بیانش انکہ حق جل وعلی بقدرت

کافی خودسازد تصدیق انبیا علیہم السلام چیزی اظہار می نماید کہ صدور
آن چیز بہ نسبت ایشان ممتنع مینماید اگرچہ بہ نسبت دیگر
کس ممتنع نمی باشد* تفصیلش آنکہ وجود بعضی اشیا بحسب
عادت اللہ موقوف میباشد بر فراہم آمدن اسباب و
ادوات آنچیز پس کسیکہ ادوات و آلاتش حاصل میدارد صدور
چیز مذکور ازو خرق عادت نیست و کسیکہ ادوات مذکور
حاصل نمیدارد البتہ صدور آن ازو از قبیل خرق عادت است
*مثلاً کشتن بہ نسبت توپ بود خرق عادت نیست و بہ نسبت
امی خرق عادت و کشتن بسلاح خرق عادت نیست و بمجرد
ہمت و دعای خرق عادت *پس ازین بیان واضح گشت
کہ ایمعنی لازم نیست کہ ہر خرق عادت خارج از مطاق طاقت
بشری باشد بلکہ ہمین قدر لازم است کہ بہ نسبت صاحب
خارق صدور آن خلاف عادت باشد بجہت فقدان ادوات
و آلات * پس بسیار چیز است کہ ظہور آن از مقبولین حق
از قبیل خرق عادت شمرده میشود حال آنکہ امثال ہمان
افعال بلکہ اقوی و اکمل از آن از ارباب سحر و اصحاب طلسم
ممکن الوقوع باشد* پس وقتیکہ بر حاضران واقعہ اینقدر ثابت
باشد کہ صاحب خارق مہارتی در فن سحر و طلسم نمیدارد پس لابد

صدور فارقنفرکورشامت صدق او تواند بود لهذا از دلائل نبوه از معجزات حضرت مسیح شمرده می شود بخلاف انچه اہل سحر بسیاری را از اشیاء نفیسه از جنس میوه و شیرینی باستعانت شیاطین حاضر می آرند و در دوستان و ہمنشینان خود بان افتخار می نمایند * چون معنی خرق عادت واضح گذشت لابد درین مقام تامل باید نمود که خرق عادت (چرا) ظاہر می گردد (و چگونه) ظاہر می شود * اما اول * پس باید دانست که ظہور خوارق بالذات از اسباب ہدایت نیست که در حق بعضی سعداء اتفاقا سبب ہدایت گردد بلکه ظہور آن بالذات برای اتمام حجت و اسکات مخالفین و الزام مجادلین و تادیب گستاخان شوخ چشم و تخویف معاندان پرخشم است قال الله تعالی وتبارک في سورة بني اسرائیل وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا * ترجمه * نمی فرستیم ایات را مگر برای ترسانیدن * چه پر ظاہر است که ہدایت عبارت است از نوریکه از رحمت الہیه در قلب سعید ازلی باران صفت میریزد که او را بر محبت محبوب حقیقی و اطاعت معبود تحقیقی می انگیزد حتی که در محبت او جان و مال می بازد و در اطاعت او مثل باد پا می تازد * و این معنی از مشاہده ظہور خوارق کمتر حاصل میشود *

به شخصیکه در مناظره و مجادله ملزم و لاجواب میشود در دل
او محبت و اخلاص کمتر حادث میشود از بی حیرانی و
سرگردان و دست و پا گم کرده ساکت می ماند * پس از بیان
واضح شد که ظهور خوارق که گاه گاه بدست و صدور را بهر بار از
لوازم هدایت نیست * و نیز واضح گشت که اگر از شخصی
خوارق ظهور و صدور کمی را از ناصران معنی هدایت حاصل
مگر و به این معنی باعث نقصان منصب او نمی تواند شد * و اما آنکه
بکوه حادث میشود پس بیانش آنکه حق جل و علا بقدرت
کامله خود در عالم تکوین تصرفی عجیب و غریب بنا بر تصدیق
مقبولی از مقبولان خود می فرماید نه آنکه قدرت صدور خوارق
عادت ذره را ایجاد می فرماید و او را به اظهار آن مامور مینماید
حاشا و کلا قدرت تصرف در عالم تکوین از خواص قدرت
ربانی است نه از آثار قوت انسانی * اما ظهور دعوت *
پس بیانش آنکه حق جل و علا ایشان را بحکمت کامله خود سلیقه
تربیت اشخاص مختلفة المزاج و قوت کلام فصیح و بیان
بلیغ در مقدمه هدایت و ایضاح تقریر در باب اظهار ما فی
الضمیر عطا می فرماید * چنانچه حق جل و علا در حق حضرت داود
علیه السلام در سوره ص می فرماید وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ

* ترجمہ * دادیم داؤد را تدبیر و فیصلہ سخن * مراد از حکمت همین سابقہ تربیت است و مراد از فصل خطاب بیان بلیغ و حضرت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم را امر فرموده فی سورة النساء وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا * ترجمہ * و بگو در حق ایشان سخنہای بلیغ * لیکن تامل باید نمود کہ دعوت انبیاء مبعوثین بطرزی دیگر میباشد و تعلیم دانشمندان فنون بطرزی دیگر امتیاز فیما بینهما بدو وجہ است * اول انکہ کلام دعوت ایشان جاری میباشد بر محاورات اہل عرف کہ در معاملات و مکالمات خود انرا استعمال می نمایند بر اصطلاحات دانشمندان بکلام و مصنفان کتب کہ تحریر و تقریر خود را بران مبنی میسازند * بسا مجاز است کہ در محاورات عرفیہ بہ نسبت حقیقت شایع تر است * وبسا قیدا ست کہ اتفاقی است نہ احترازی * و بسا تکرار است کہ محض برای تقریر وتاکید نہ برای افاده مضمون جدید * وبسا مضمون است کہ جزوی از ان کلام مستفاد می شود و پاره از ان مفوض بقرائن حالیہ می باشد * و بسا کلمات است کہ از اصل خود خارج شده بطریق غلط العام بر زبان خواص و عوام دائر و سائر گردیده پس تکلم بکلام مذکوره بہمین طریق دایر و سائر

فصیح است و بر قانون اهل غیر فصیح * بالجمله کلام دعوت
ایشان را بر آئین تقریر و خطاب باید فهمید نه بر قانون
تصنیف کتاب * وجه ثانی ۲ * آنکه حال ایشان در باب
تربیت قوم خود حال پدر مشفق است یا اتالیق دانشور * که
نظر تربیت خود را اول بسر داده هر گاه که چیزی غیر مناسب
از وی صادر میشود او را بطریق تالیف و انس و تادیب وعظ
یا در لباس مشوره و صلاح یا در رنگ طیبت و مزاح یا بطریق
اشاره و کنایه یا بطریق خواندن شعری از اشعار مناسب
حال یا بطریق بیان مثلی از امثال یا در ضمن افسانهای
گذشته یا در ضمن مواعید پیوسته او را بدان آگاه می سازد *
و هم چنین وقتیکه او را می بیند که عملی از اعمال مستحسنه میکند
اما طریق ان عمل نمیداند او را بر این معنی بطریق مذکوره آگاه
می سازد یا بان طریق که خود روبروی او همان عمل را بطریق
احسن بجای آرد تا به ملاحظه او طریق آنرا یاد گیرد * بالجمله این
پاره ایست از تفصیل اقسام کلام ایشان * پس دعوت
ازیشان بر همین طرز ظاهر میگردد نه بطریق مدرسان مدارس
که وقتی برای تدریس علم تعیین میکنند و دفعتاً بوقت نشسته
بر تعلیم بابی از ابواب احکام مثلی مسائل طهارت یا صلوة

یارکو نہ ہمت می گمارند و مسایل بھون باب ترادران مجلس خواه واقعی باشد خواه فرضی بیک یک مسایل میشمارند * که این طریق دانش آموزان است نه ردش تربیت کنندگان * بالتجربه نفع دعوت ایشان ممزوج است به فیض ایشان وانتفاع کامل از کلام ایشان مخلوط است بطول ملازمت ایشان * تعمق کتاب و تکلف خطاب کمتر از ایشان راست می آید * شان امیت بر ایشان غالب میباشد و نشان تعمق و تکلف مغلوب * سادگی در نظر ایشان محبوب میباشد و بی تکلفی مرغوب * و نیز باید دانست * که دعوت ایشان اکثر بدو طریق واقع میشود * بیان حکمت ا * وکلام موعظت ۲ * اما بیان * حکمت پس تفصیلش آنکه حق جل و علا بر حسب خاصه خود ایشان را قوت بیانی بوجهی عنایت میفرماید که مکنون مافی الضمیر را بوجهی ادا میفرماید و آنرا بشواهد و دلائل بوضعی مبرهن میکردانند وغوامض مقاصد را در ضمن تمثیلات و تشبیهات بطریقی روشن میکنند * که مدعای ایشان در نظر سامعین چندان پیدا و هویدا میکردد که گویا معنی معقول بصورت محسوس متمثل شده پیش روی مستمعین حاضر میشود و صورت آن مو بمو بر صفحه خیالی ایشان منقش میکردد *

حق گرا از دل بر مستمع گواهی بحقیت آن خود بخود سر بر میرندو
اهمیان دصدق آن در توجه آن بر سائیر الرجال فرو سرود
و عقل هر صاحب عقل پسند میاید و ذکر هر صاحب فکر بهان
سمت راه می برد * اگرچه بسیاری از مستیقین سینه زوری
امر اختیار کرده واز زبان خود بسبب تعصب بان اقرار
نه نمایند اما در دل میدانند که حق جانب ایشا ست و تجبر
و تکبر جانب ایشان کما قال الله تعالی فی سورة النمل وَجَحَدُوا
بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا * ترجمه * و منکر شدند از ان
و یقین دانسته بودند او را در نفس خود از روی بی انصافی
و غرور * انتهى کلام ؟ * مو عقیب پس بیانش آنکه در اکثر
احیان سنار بیدار کردن غافلان و آگاه کردن جاهلان و چالاک
کردن سست همتان کلام شوق آمیز و مد انگیز از حسن بیان
محبت الهی یاد کرد وسعت رحمت و شدت عسیت بایان
معاملات را ارزنیار که بمامین او تعالی و بندگان او تعالی
منشحص گردیده یا ذکر تقلبات او در اسلاف و اخلاف یا
تفصیل معاملات تعذیب و تنعم که در ایام گذشته یا در ایام آینده
خواهد گذشت از احوال برزخ و حشر و نشر و جنت و نار و
امثال ذلک بیان میفرمایند * تا در رباط بستند ... ش

پیدا و در خواطر ایشان جوششی ہوید اگر دو کہ از قسوۃ قابل
زایل گردد و رقتی در دل حاصل شود * ہر چند امثال این
کلمات از واعظان ہر زمان صادر میگردد تا ما واعظ را ہمین
قدر مقصود میباشد کہ گریہ ہای جان سوز و نعرہ ہای جگر دوز
بوجد و اضطراب و حالت پیچتاب در حاضران مجلس حادث
گردد * وانبیا علیہم السلام را ہمین قدر مقصود نمی باشد
بلکہ مقصود ایشان آنست کہ ورود اینحال سبب و سیلہ رسوخ
ایشان در مقام اطاعت و انقیاد و امثال احکام رب العباد
گردد و باعث تہذیب اخلاق و اصلاح اعمال ایشان شود و این
را موعظہ حسنہ می گویند و گاہ گاہ ایشان در مقام دعوت
طریق ثالث ہم استعمال می فرمایند و ان جدل است * بیانش انکہ
گاہی مجادل معاند را بلطیفہ عام فہم و نکتہ ظریف پسند ساکت
و ملزم میفرمایند کو کہ اصل حقیقت بان منکشف نگردد کما قال
الله تعالى في سورة النجم أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنْثَى تِلْكَ إِذًا
قِسْمَةٌ ضِيزَى * ترجمہ * آیا برای شما پسران ہستند و برای
خدا دختران این تقسیم بیہا است ہرچند نسبت مطلق ولد خواہ
ذکر باشد خواہ انثی بجناب او تعالی سراسر باطل و محال است فاما
از بسکہ مخالفین برای او تعالی بنات ثابت میکردند و برای خود بنین

ار روميد اشتهر مار عليه باين لطيفه مخاطب شدند * هرچند اكثر
طرفا اين فن جدل را در مابين خود نهايت استعمال ميكنند لكن
در اين يك مصرفي هم است وان است كه طرف را در
حال لطيفه گوئي و نكته سنجي پاس دين داديان و مراعات آئين
ادب باقي مي ماند بلكه هر لطيفه كه مناسب حال مي بيند بلا تكلف
آزار رسان ميراند واين رااعين كمال خود ميداند * واين هرگز
طريقه انبيا عليهم الصلوة نيست بلكه مقصود ايشان همين ميباشد
كه با وجود مخاطبت دين ورعايت ادب معاندين را اسكات
مي فرمايند * واين را اهل صنعه مي گويند كه انبيا باستعمال
اين هرسه طريق مامور اند كما قال الله تعالى في سورة النحل
أُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي
هِيَ أَحْسَنُ * ترجمه * بخوان خلق را بسوي راه پروردگار خود
از حكمت ونصيحت نيك والزام ده ايشانرا بطريق احسن
وازينكه جدل في الحقيقت از جنس دعوت الى الحق
نيست لكن از لواحق وتوابع اوست بنا عليه اين را عليحده
فرمود ودر تحت دعوت داخل نمود * واين هرسه را
باين وجه در يك سلك كشيد أُدْعُ إِلَى رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ
الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالْجِدَالِ الْحَسَنِ * اما امتياز درميان اين طريق

وهر دو طریق اول واضح گردید.

تنبیه خامس در بیان سیاست

باید دانست که سیاست درین مقام عبارتست از تربیت بندگان الهی برقانون اصلاح معاش و معاد بطریق امامت و حکومت* پس مقصود از سیاست اصلاح ایشان است بحکم رائی خود و نفع رسانی ایشان در معاش و معاد نه تحصیل منفعتی برای ذات خود باستخدام ایشان.* تفصیلش انکه سیاست بر دو وجه متعدی می‌شود* اول* سیاست مربیانه* دوم* سیاست امیرانه مثلا (شخصی میخواهد که طفلی را هنری داد بی تعلیم نماید و او را بوجهی مهذب و مودب گرداند* که استعداد انسلاک در سلک سپاهیان بسبب معاش و جفاکشی که دشت نوردی وکوه گردی کار ایشان است* و قطع منازل دور و دشت وطی مراحل بالا و پست بی نان و آب و بی استراحت و خواب در شدت تمازت آفتاب شعار ایشان است حاصل نماید* و لیاقت ملازمت بادشاهی که موقوف بریاد گرفتن طریق بجا آوردن آداب تعظیمات آن بارگاه است و بر خو گرفتن هیئت تعظیم که عبارت از دست بسته ایستادن

نامدلی سرنگون و خاموش است بدست آورده ایداورا امور
میفرماید که خدمت اسپ من بکن و کاه برای او بیاور و وقت
حاجت او را دانه و آب بده و مالش بکن و زین بااین طریق
بنه و لگام بااین وضع بده و رکاب اینقدر دراز بکن و امثال
ان * هم چنین می فرماید که در وبروی من قبا و پوشاک و تعظیمات
بااین طریق ادا بکن و نامدلی دست بسته ایستاده باش و سر
بالا مکن و بنظر تیز مبین و کلام خفیف بابزرگان و بروی
من مکن پس وقتیکه آن طفل مطابق امر مربی خود بجای
آورد آن مربی او را تحسین و آفرین میکند والا سرزنش
و نفرین می فرماید و رنجی از دست و زبان با و میرساند *
و مقصود از این همه تربیت او نه خدمت او برای
ذات خود لهذا بسرانجام دیگر حوائج خود کر دخل در تربیت
او میدارد او را مامور نمی فرماید * مثال پختن طعام و
دوختن جامه و چرانیدن گاو و محافظت مکتب که هرگز
این خدمات اصلا باو تفویض نمی کند و اورا بسرانجام دادن
این خدمات تکلیف نمی دهد * پس این تربیت را سیاست
مرسانه میگوییم * و شخصی باشد که کسی را برای خدمت خود
نوکر گیرد پس بهمین امر مذکور و دیگر خدمات خود اورا

مامور منی منازد و اگر از و قصوری صادر میگردد او را
تعزیری میرسانند پس چنانکه تادیب طفل در صورت
اول بر تقدیر قصور او و برای سد باب آوارگی او بود *
همچنین تعزیر او در صورت ثانیه بنابر انتقام ضرر سابق
اوست بنسبت امور خود و برهم زدن خدمات او) همچنین
نظم و نسق رعایا و تادیب برایا بنابر تربیت ایشان
می باشد که مبادا انتظام معاملات ایشان برهم شود و
ایشان بسبب بی انتظامی سرگردان و بی سر
و سامان شوند یا در دنیا بغضب ملک جبار گرفتار شوند یا در
عقبی در درکات نار رسند پس هر چیزیکه در انتظام
معاملات معاش یا حصول نجات معاد دخلی داشته باشد در
همون مقدمه امر و نهی باو متوجه می فرمایند و در مداهنت
آن باو تعزیر میرسانند * و چیزیکه باین هر دو امر تعلق
نمیدارد باو تعرض نمی کنند و بنابر اظهار تحکم خود ایشانرا
در آمور بیفائده تنگ نمی کنند و همچنین محض بنابر بقای
امتیاز خود ایشانرا از تشبیه بخود در لباس و طعام
و زی و کلام ممانعت نمی کنند و از مساوات خود در
نشستن و برخاستن و گفتن و شنفتن و سائر عادات و معاملات

که مدد رزق ایشان در معاش و معاد بسته باشد بار نمی‌دارند *
مامور تربیت حق المستعد در طریقی از طرق هدایت که بسابق
مذکور گردیده از دست نمیدهند * اگر حصول تربیت بطرق
هدایت متعذر مینماید بهمان وقت سیاست قوت پیدا میسازد *
ترهیب در سیاست ایشان اغلب میباشد از زجر *
ولطف ظاهری باشد از قهر * اول آئین سیاست را بر حال خود
قبول می‌نمایند بعد از آن اشارات اظهار یا کرها بسوی آن ،
می‌کشند * و این را سیاست اعمالی میگوییم * گاهی
بنابر جلب منفعتی برای ذات خود باشد به محکوم کردن ایشان
مثلا فراهم کردن خراج بیشمار بنابر حصول مبنی تکلف در طعام
و لباس و عمارت و سلاح و غیر ذالک یا برای تحصیل معنی
بادشاهت و فرمان روائی سلطنت و کشورکشائی برای ذات خود
یا بنابر جمع آوردن لشکر جرار چون خوار بنابر زیر و زبر کردن ،
مخالف خود یا بنابر مجرد حصول امتیاز از ما بین بنی نوع خود ،
زیادت عزت و مکنت و امثال ذالک * پس مقصود
ایشان از سیاست افراد انسان مجرد اصلاح حال ایشان
نیست * بلکه اصلی مقصود همین است که ایشان اطاعت
در واقعت اختیار کنند تا طاعت ایشان اغراض نفسانیه خود

ست آید * پس بال این سیاست در امور مذکورة الصدر عکس حال سیاست اول باشد * و این را سیاست سلطانی میگوییم * پس مقصود درین مقام یعنی در مقام ذکر کمالات انبیا علیهم الصلوة والسلام همان سیاست ایمانیست نه سیاست سلطانی * پس میگوییم که سیاست ایمانی دو قسم است * اول * انکه سیاست بنا بر انتظام اصلاح معاملات معاشیه بنی آدم و بنا بر انتظام صورت اجتماعیه ایشان باشد واین را سیاست مدنی میگوییم * مثل احکام معاملات از بیع و شرا و شرکت و احکام قضی و دعدا و شهادت و یمین و امثال ذلک * و قسم ثانی ۲ * انکه بنا بر پاسداری دین و خدمتگذاری ملت باشد * مثل قتل کفار و اهانت مبتدعین و الزام جزیه و خراج بر ذمه ذمیین و امثال ذالک * واین را سیاست ملیه میگوییم * و هر یک از ین دو قسم بر دو قسم است * اول * انکه سیاست در بعضی افعال جاری شود که فلان فعل از ایشان مطلوب است و فلان ممنوع واین را (سیاست) افعالی گوئیم * و قسم ثانی ۲ * انکه سیاست جاری شود در باب انفاق اموال یعنی این قدر مال در بیت المال باید رسانید تا صد باب حوائج بنی آدم باو کرده شود یا در خدمت گذاری دین

وملت صرف کرد (واین) را سیاست امو الی می گوئیم *
بس گویا که سیاست انسانی چهار قسم شد * سیاست مدنی افعالی
وسیاست مدنی اموالی * وسیاست ملت افعالی * وسیاست
ملت اموالی * پس پاره ازین هر چهار گانه درایں جا ذکر
میسازیم تا نمونه باشد ازین * پس میگوییم * قسم اول *
به تعیین احکام معاملاتی است که فیمابین بنی آدم مشروع
جاری وساریست مثل تعیین احکام نکاح بتعیین ارکان و
ولوازم آن مثل ایجاب وقبول وحضور شهود ووجود
مهر وامثال آن * وهمچنین احکام طلاق وعتاق ونسبت
وولادت ورضاعت ووراثت ونفقات ذوی الحقوق *
واحکام بیع وشراء قمار وربا * واحکام تجارت وشرکت واجاره
وعاریت ومضاربه ومقارضه وقضاء شهادت ودعوی وانکار
واقرار * واحکام یمین ونکول واحکام شفعه * واحکام جنایات
واحکام غصب * واحکام حدود وتعزیرات * واحکام بغی وخروج
* واما قسم ثانی * پس به بیان طریق تحصیل مال در بیت المال
وطریق انفاق آن * مثل اخذ زکواة نقود ومال تجارت و
کرائم وتعیین عشر اراضی وبیان مقادیر آن وتعیین نصاب
آن وبیان مصارف آن * اما قسم ثالث * پس به بیان

طرق حفاظت ملت حقه از تعبیر و بیان طرق تائید ان *
واهانت ملت باطله و طریق استیصال ان مثل بیان احکام جهاد
و هدم بناء کفر و ابطال رسوم جاهلیت و استیصال اقسام بدعت
و ممانعت از شیوع فواحش و ظهور فسق و سد ابواب
لهو و لعب و امثال ان * تاکید بر تعمیر مساجد و ترمیم معابد
و اقامت جمعه و اعیاد و نصب ائمه و موذنین و قضاة و محتسبین
و امثال ذالک * و اما قسم رابع پس بیان احکام غنائم و
تعیین خمس دران و وضع جزیه و خراج و امثال ذالک
(چون) اقسام سیاست ایمانی مجملا مذکور شده پس باید دانست
که مطلق سیاست ایمانی خواه اعمالی باشد خواه اموالی خواه
سیاست مدینه باشد خواه سیاست ملت به تمام و کمال نمی رسد مگر
به چند سلیقه * که یا خود صاحب سیاست بان هم موصوف باشد یا
ارباب آن تدابیر را بحضور خود فراهم آرد وایشان را تابعان
خود سازد * هرچند این سلیقها بسیار اند اما اصول آن پنج
اند (فراست ۱) (وامارت ۲) (وعدالت ۳) (وحفاظت ۴)
(ونظافت ۵) (اما فراست ۱) پس عبارت است از مردم
شناسی که از قرائن حالیه و مقالیه و از رفتار و گفتار صادق را از
منافق متمیز سازد و خیرخواه را از بدخواه و طماع را از مخلص

و خاین را از امین و پست همت و تنگ حوصله را از بلند
همت و فراخ حوصله و عقل و کیاست هر کس را بمیزان فراست
خود بسنجد که کدام کس لایق کدام خدمت است و کدام کس
لایق کدام منصب * و اما امارت ۲ * پس عبارت است
از سلیقه لشکر کشی و دشمن کشی و تدابیر صلح و جنگ
و معرکه آرائی و عربده بر آئی و کسر شوکت مخالف خواه
مخالف جمیع اجماعه مسلمین باشد مثل اهل بغی و خروج و قطاع
الطریق خواه مخالف ملت ایشان باشد مثل کفار و حفظ
ایشان * پس لابد قدر شناس ارباب شجاعت و شهامت
باشد و اصحاب دولت و حکومت تو صبی حرکت و استقامت
داشته باشد که بزدل موافق را پردل گرداند و پردل مخالف
را بزدل * و اما عدالت ۳ * پس عبارت است از سلیقه
فیصل خصومات که درمیان بنی آدم در معاملات واقع میشود
پس لابد خدا شناس و تابع قانون عدل و انصاف باشد * نه
پاسدار غنی و فقیر و وضیع و شریف و قریب و بعید و دوست
و دشمن که این همه را در باب انصاف و عدالت بیک نگاه
بیند و از طرف این همه در سر مقدمه پهلو تهی کند * و نیز
صاحب کیاست و درایت باشد که از وضع چشم و رو و از طریقه

بنام دگفتگو محق را از مبطل تمیز نماید و راست باز را از سخن
ساز وساده لوح را از حیله باز * و نیز محنت کش باشد و فراخ
حوصله نه مسامال نازک طبع که از تفحص حق بسبب تکاسل
فرو ماندو از قیل وقال اہل خصومات دل سکب شود (واما صفاظیۃ ا)
پس عبارت از مانعہ سد ابواب فسق و فجور و تعدی
جور وافساد مفسدین و رخنہ اندازی طحدین و مبتدعین * پس
باید دانشور و دلیر و صاحب حمیت اسلامی و غیرت ایمانی و
خیرخواه صالحین و بدخواه مفسدین باشد * تا مانع شود از زنا و
شرب خمر و قمار بازی و مزامیر نوازی و برہم زند محافل
طرب ونشاط و مجالس مزاح وانبساط را و ہدم کند عمارات
ملاو مذہب را و مانع شود از اختلاط رجال بانسوان و
نیاز دو از تکلف واسراف در طعام ولباس و در رسوم شادی
و ماتم * ومحفوظ دارد ضعفا مسلمین را از گزند متعدیان
جفا کیش * خواه بر آبروی کسی دست انداز ند مثل قذف
سب و شتم * خواه برجان کسی مثل قتل وضرب * خواه بر مال
کسی مثل سرقہ ونہب وخیانت وغصب * و مانع شود از اظہار
بدعات مثل گور پرستی و رسوم جاہلیت و اعمال سحر و طلسم
تعلیم نجوم غیر شرعیہ و شیوع مذاہب غیر اہل سنت

و ضبط و تقریر شبهات ملاحده و زنادقه و نشر کتا
دری و لباس و رفتار و گفتار و امثال ذلک (و این منصب
مناطات فی التحقیق و منصب است * صد ابواب ظلم
تعدی که صاحب آنرا محتسب میگویند * و صد ابواب فسا
و فجور و بدعات و منکرات که صاحب آنرا محتسب کو
(و امثالها است ؟) پس عبارت از طایفه نهد و بست مداخل
و مخارج بیت المال * پس نابد صاحب کیاست و امانت باشد
در تحصیل مال و صرف آن اصلاح حال مسلمین و خدمت
گذاری دین متین پیش نظر دارد * نه منفعت جان خود
و اقارب و دوستان خود و نه مضرت مخالفان و دشمنان خود
هر چند بحث سیاست ایمانی صحرای است بیکران و دریا
است بی پایان اما انچه دزین مقام ذکر کرده شد در واقع ا
همون صحرا و قطره ایست از همون دریا هر که صاحب ذهن
ثاقب و فکر صائب است از همین کلمات چند باین مضامین ذو
باریک راه می تواند برد * اینست ذکر چندی از کمالا
امامت که بیان آن در تحقیق حقیقت امامت بکار آید و چنا
مناسب می نماید که درین مقام نام های کمالات مذکوره بشمار
در مقام تحقیق حقیقت امامت اگر کمالی ازین کمالات

مذکور شود ناظر را در تفحص آن در جنس این کلام طویل
بدرشانی خاطر دامنگیر نشود * پس می گویم کمال اول
وجاهت است * وان راسه شعبه است * محبوبیت ا *
به نسبت رب العالمین * و عزت ۲ * در ملائکه مقربین * و
سیادت ۳ * به نسبت عباد صالحین * و کمال ثانی ولایت
است * وانراسه شعبه است * معاملات ربانی و مقامات
روحانی * و اخلاق نفسانی * اما معاملات پس چندی
ازان درین مقام مذکور گردیده کلام و الهام و تعلیم و تفهیم
و حکمت اما مقامات پس عبودیت و عصمت و محبت
و توکل و رضا و تسلیم و خوف و رجاء و محو و فنا و صبر و شکر
و تجرید و تفرید اما اخلاق پس سخاوت و شجاعت
و حلم است و وسعت حوصله و استقامت و وفور رحمت
شفقت و خیرخواهی دشمنان و قدرشناسی دوستان و
کمال ثالث بعثت است و او را صورت است و حقیقت
صورتش نزول امر است بتربیت خلق الله و حقیقتش
حدوث شفقت کامله است به نسبت انسان در دل *
کمال رابع هدایت است آنرا پنج قسم است نزول (برکت ا)
(و عقد همت ۲) (و فیض صحبت ۳) (و خرق عادت ۴) (و اظهار

دعوت که از فیض صحبت را ظاهر است وحقیقت ظاهر ع
حدوث رغبت اتباع است در قلب بسبب ملاحظهٔ ا
ایشان و حقیقت انعکاس نور غیبی است از دل ایشان
بر دل همنشینان و اظهار دعوت بر طریق محاورات عرف
است نه اصطلاحات کتابی * و دو طریق دیگران اول آنست
بیان حکمت و کلام موعظت * و طریق ثالث از انواع
آن و آن فن ظرافت است و جدل * وانچه بیان هدایت
می نامند حصه چیز است عقائد و احکام و اخلاق کمال خاص جیانیه
ایشا نیست * و آن بر چهار قسم است * سیاست
مدینه اعمالی و اموالی * و سیاست ملت اعمالی
و اموالی و آنرا پنج ملکات می باید * فراست ۱
* و امارت ۲ * و عدالت ۳ * و حفاظت ۴
* و نظامت ۵ * و کمال اول و دوم و سیوم و ششم
و لوازم آنرا کمالات می نامند * و چهارم و پنجم را قسم
و طرق آنرا تکمیل می نامند قسم ثانی در بیان آنکه بعضی از
اکابر اولیا در کمالات مذکوره با نبیا علیهم الصلوة والسلام
مشابهت میدارند و آن مشتمل بر دو تنبیه است
تنبیه اول در بیان آنکه بعضی از بندگان مقبولین

هر چند منصب نبوت نمیدارند اما از کمالات
مذکوره نصیبه فراخور استعداد خود میدارند
اید دانست که دلائل کتاب وسنت بر این معنی دلالت میدارد
که نصیبه از ین کمالات مذکوره بدیگر بندگان مقبولین هم
میرسد * هر چند آیات واحادیثیکه دلالت بر اتصاف مقبولین
باین کمالات مذکوره میدارد اگر همه را بالاستیعاب ذکر
کرده شود در بیان هر هر کمال علحده علحده شواهد از آیات
واحادیث گذرانیده شود نهایت تطویل کلام درین مقام لازم
آید * بناء علیه بذکر چندی از کمال مذکوره اجمالا که عمده ترین
انهاست درین مقام اکتفا کرده شد تا حال دیگر کمالات بالا ولی
از ان فهمیده شود * پس میگوئیم اما ثبوت وجاهت
اجتبائی مر غیر انبیاء را پس مستفاد ازین آیه میشود
في سورة ال عمران وَاِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰي نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ * ترجمه *
چون گفتند فرشتگان که ای مریم بیتحقیق الله پسند کرد ترا و پاک
نمود ترا و بر گزید ترا بر زنان جهانیان * وقال الله تعالى في
سورة ایضا فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا *
ترجمه * پس قبول کرد مریم را رب او بقبول نیک و رویانید

او را بالیدگی نیست * ودرین کریمہ ثانیہ ذکر توجہ دعات
حضرت حق است بسوی مریم در ص خمو لست * کما قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ اِنَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ علی اَھْلِ
الْاَرْضِ فَاخْتَارَ اَبَاكِ وَبَعْلَكِ * ترجمہ فرمود رسول خدا فاطمہ را
کہ بیشک نظر کرد خدا در زمین پس پسند کرد پدرت و شوہرت
را * ذکر شعب ان تقدیہ الہیس ذکر محبوبیت دوست رب
العالمین درین آیات واحادیث واقع شد قال اللہ تبارک و
تعالی فی سورۃ المائدۃ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ
دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ * ترجمہ * ای
کسانیکہ ایمان آوردہ اید ہر کہ برگشتہ شود از شما از دین خود
پس قریب است کہ بیارد خدا قومی را دوست دارد خدا آن
قوم را و دوست دارند آن قوم خدا را و مراد ازین قوم
درین کریمہ حضرت صدیق اکبر واتباع ایشان اند کہ مرتدین
را مقہور کردند فی المشکوۃ فی باب مناقب علی قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ یَاْکُلُ مَعِیَ ھٰذَا
الطَّیْرَ فَجَاءَ عَلِیٌّ فَاَکَلَ مَعَہٗ * ترجمہ * فرمود نبی صلی اللہ وسلم
خداوندا بیار نزد من دوست داشتہ ترین خلق بسوی تو
کہ بخورد با من این طیر را پس آمد آنحضرت را علی رضی اللہ

هذ پس خوردوی یادی دقیمه في باب جامع المناقب قال النبي
صلی الله علیه وسلم ان الله تبارك وتعالی امرني لحب اربعة و
اخبرني انه یحبهم قیل یا رسول الله سمهم لنا قال علي منهم
یقول ذالك ثلثا و ابوذر و مقداد و سلمان امرني بحبهم و
اخبرني انه یحبهم * ترجمه * فرمود نبی صلی الله علیه و سلم
بیشک الله تبارک و تعالی امر کرد مرا بدوستی چهار کس و خبر
داد مرا که او تعالی دوست میدارد ان چهار کس را گفتند صحابه
یا رسول الله نام بر ایشان را برای ما فرمود علی یکی از انها
است می فرمود این سخن را سه بار و ابوذر و مقداد و سلمان
امر کرد مرا بدوستی ایشان و خبر داد مرا که او تعالی دوست
میدارد ایشان را * والماذ کر عزت * در ملائکه مقربین
و قد قال الله تعالی في سورة حم السجدة ان الذین قالوا ربنا
الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا و لا
تحزنوا و ابشروا بالجنة التي کنتم توعدون نحن اولیاءکم
في الحیوة الدنیا و في الاخرة * ترجمه * بیشک کسانیکه
گفتند رب من خداست پس استقامت کردند نازل می شوند
برایشان فرشتگان و گویند انکه مترسید و غم مخورید و خوش شوید
ازان جنت که وعده داده شده بودید ما دوستان شما ایم در

زندگانی دنیا و در آخرت فی المشکوۃ فی کتاب العلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی معلم الناس الخیر * ترجمہ * فرمود نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیشک خدای و فرشتگان خدا درود می فرستند بر کسانیکہ تعلیم کنند مردمان را نیکی فی المشکوۃ فی کتاب الدعوات قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبعض الصحابۃ اذا رأیتم جالسین للہ کرًا شان جبرئیل اخبرنی ان اللہ یتباھی بکم الملائکۃ * ترجمہ * فرمود نبی صلی اللہ علیہ وسلم برای بعضی صحابہ ہرگاہ دیدا یشان ما را نشستہ اند برای ذکر خدا بیشک جبرئیل خبر داد مرا کہ بیشک اللہ تعالی فخر میکند برای شما نزد فرشتگان وفیہ فی کتاب العلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سلک طریقا یطلب فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا من طرق الجنۃ وان الملائکۃ لتضع اجنحتہا رضی لطالب العلم وان العالم لیستغفر لہ من فی السموات و من فی الارض والحیتان فی جوف الماء * ترجمہ * فرمود نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہر کہ میرود در راہی کہ طلب میکند در ان راہ علم خواہد برد اللہ تعالی او را براہی از راہ ہای جنت و می نہند برای او فرشتگان بازوی خود را برای رضامندی طالب علم بیشک عالم استغفار

میکند برای او هر که در آسمانهاست و هر که در زمین و ماهیان اندر آب ٭ في المشكوة في كتاب الامارة والقضاء قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَقْرَبَهُمْ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ ٭ ترجمه ٭ بیشک دوست تر مردمان نزد خدا در روز قیامت و نزدیک تر ایشان از روی نشستن امام عادل است ٭ وفيه في كتاب الدعوات قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم حِكَايَةً عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُ ٭ ترجمه ٭ بیشک بنده من چون یاد میکند مرا در جماعتی یاد میکنم او را در جماعت بهتر از آن ٭ وفيه في باب حب في الله ومن الله قال النبي صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ ٭ ترجمه ٭ بیشک الله تعالی چون دوست میدارد کدامی بنده را میخواند جبرئیل را پس می فرماید بیشک دوست میدارم فلان را پس دوست بدار او را پس دوست میدارد او را جبرئیل پس ندا میدهد

در آسمان پس میگوید بیشک الله دوست میدارد زید فلانرا
پس دوست بدارید او را پس دوست میدارند اهل آسمان
او را پستر نهاده میشود محبت آن بنده در دلهای
زمینیان رواه في باب جامع المناقب قال النبي صلى الله عليه
وسلم اهتز العرش لموت سعد ابن معاذ * ترجمه * فرمود نبی
صلی الله علیه وسلم بجنبید عرش برای موت سعد ابن معاذ و قال
صلى الله عليه وسلم العالم يدعى عظيما في السماء * ترجمه * عالم
خوانده میشود بزرگ در آسمان * واما سیادت * یعنی وساطت
درمیان رب العالمین و عباد مقبولین در وصول فیض قسمی و انحصار
مقبولیت در محبت و اتباع ایشان قال الله تبارک و تعالی
في سورة النساء ومن يطع الله ورسوله فاولئك مع الذين انعم
الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين
* ترجمه * فرموده خداوند تبارک و تعالی هر که اطاعت خدا
و رسول خدا میکند پس ایشان همراه آن کسان باشند که انعام
کرده است خدا ایشان را پیغمبران و صدیقان و شهیدان و صالحان
قال الله تعالى في سورة المائدة الذين آمنوا واتبعتهم
ذريتهم * ترجمه * کسانیکه ایمان آوردند واختیار کرده راه
ایشان اولاد ایشان في المشكوة في باب مناقب علي رضي الله

عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم في حق علي لا يحبك إلا
مؤمن ولا يبغضك إلا منافق * ترجمه * فرمود رسول خدا صلعم
در حق علی رضی الله عنه دوست نمیدارد او را مگر مسلمان و دشمن
نمیدارد او را مگر منافق وفيه ايضا قال اللهم وال من والاه وعاد من
عاداه * ترجمه * ای خدا دوست دار او را که دوست دارد علی را
و دشمن دار او را که دشمنی دارد با و وفيه في باب
مناقب اهل بيت قال عليه السلام مثل اهل بيتي فيكم مثل
سفينة نوح من ركبها نجى ومن تخلف عنها هلك * ترجمه *
فرمود رسول علیه السلام مثل اهل بیت من در میان شما مثل
کشتی نوح است هر که سوار شد بر ان نجات یافت و هر که تخلف
کرد از ان هلاک شد وفيه ايضا قال صلى الله عليه وسلم
إني تارك فيكم ما إن تمسكتم بهما لن تضلوا بعدي
كتاب الله وعترتي اهل بيتي * ترجمه * فرمود آنحضرت صلعم مقرر
خواهم گذاشت در میان شما دو چیز تا وقتیکه تمسک خواهید کرد
بر آن دو چیز هرگز گمراه نخواهید شد بعد من کتاب الله
و عترت اهل بیت خود را * و اذکر ولایت اجمالا فقط قال الله
تعالی في سورة يونس عليه السلام ألا إن أولياء
الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون * الذين آمنوا

وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۞ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۞ ترجمه ۞ فرمود خدای تعالی خبردار بدرستیکه دوستان خدا هیچ خوف نیست بر ایشان ونه ایشان غمگین خواهند شد آنکه ایمان آوردند وهستند که پرهیزمیکنند برای ایشان خوشخبری است در زندگانی دنیا و در آخرت وقال الله تعالی فی سورة الانفال اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ۞ ترجمه ۞ فرمود خدا نیست سزاوار دوستی او کسی مگر پرهیزگاران ۞ واما ذکر شعب آن تفصیلا پس باید دانست که (از انجمله) الهام است همین الهام که با نبیا الله ثابت است آنرا وحی میگویند واگر بغیر ایشان ثابت می‌شود او را تحدیث میگویند وگاهی در کتاب الله مطلق الهام را خواه بانبیاء الله ثابت است خواه باولیاء الله وحی می نامند واین مطلق الهام گاهی در صورت کلام از پرده غیب بکمن لاریب نازل میگردد کما قال الله تبارك تعالی فی سورة المائدة ۞ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۞ ترجمه ۞ فرمود خدای تبارک وتعالی یادکن آنرا که وحی کردم من بسوی حواریین که ایمان آرید بمن وبه رسول من وقال الله تعالی فی سورة القصص وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى

اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ* ترجمہ* فرمود خدای تعالی وحکم کردم من بسوی مادر موسی اینکه شیر بده او را پس اگر خوف کنی بر ان پس بینداز او را در دریا و خوف مکن و غم مخور بدرستیکه من باز ارنده ایم او را بسوی تو وگرداننده ایم او را از رسولان وقال الله تعالی في سورة الكهف قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا* ترجمہ* گفتیم ما ای ذو القرنین یا آنست کہ عذاب میکنی یا آنکہ فرا گیری در باب این قوم نکوی* في المشكوة في باب مناقب عمر رضي الله عنه قال النبي صلي الله عليه وسلم قَدْ كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهُ عُمَرُ* ترجمہ* فرمود پیغمبر ما صلعم هرآئنہ تحقیق بودند در ان چہ بود پیش شما از امتہا محدثان یعنی الہام کردہ می شدند بصورت کلام پس اگر باشد در امت من کسی پس بدرستیکہ آن یک عمر خواہد شد* وگاہی ہمین الہام بواسطہ ملک می شود کما قال الله تعالی في سورة مريم وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

سَوِيًّا ۝ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ إِنَّمَا
أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلَامٌ
وَّلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَّلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ
عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا

۝ ترجمہ ۝ و ذکر کن در کتاب قصه مریم را وقتیکه کناره
گرفت از اهل خود در مکان شرقی پس فرا گرفت از سوی
ایشان پرده پس فرستادیم بسوی او جبرئیل را
پس صورت گرفت جبرئیل برای او بصورت آدمی
درست اندام گفت مریم بدرستیکه من پناه میگیرم بخدا از تو
اگر متقی هستی گفت جبرئیل جز این نیست که من رسول
رب تو هستم تا ببخشم ترا پسری پاک گفت از کجا خواهد شد
برای ما ولد و دست نرسانیده مرا کسی مرد و نبودم من زناکار
گفت چنین است که تو می گوئی اما گفته رب تو این
بر من آسان است و برای اینکه تا گردانیم او را آیت
برای مردمان و رحمت از طرف خود و هست بودن
این کاری مقرر شده ۝ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ
وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ
وَاصْطَفَاكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ۝ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي

وَاْرْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِيْنَ * ترجمہ * و یاد کن آنرا که گفتند فرشتگان ای مریم بدرستیکه خدا برگزیده ساخت ترا و طہارت داد ترا و برگزید ترا بر تمامی زنان عالمیان * ای مریم فرمان بردار باش برای پروردگار خود و سجده کن و رکوع کن ہمراه رکوع کنندگان وقال اللہ تعالی فی سورة آیضاً وَإِذْ قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ * ترجمہ * ویاد کن آنرا که گفتند فرشتگان ای مریم بدرستیکه خدا مژده میدہد ترا بسخنی از نزد خود که نام او مسیح عیسی ابن مریم است معزز است در دنیا و آخرة و از نزدیکان بارگاه اوست * وگاہی ہمین الہام باین طریق واقع می شود که خود بخود از دل صاحب الہام کلامی جوش میزند وانرا بر زبان میرانند و فی الحقیقة آنکلام رحمانی است که بر زبان او جاری گشته نه کلام نفسانی * این قسم الہام که بانبیاء اللہ می شود او را نفث فی الروع گویند فی المشكوة فی باب التوکل والصبر کما قال النبی علیہ السلام إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوْعِي * ترجمہ * خبر داریست که

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ * ترجمہ * گفت مر ایشان را نبی ایشان بدرستیکہ خدا تحقیق برانگیخت برای شما طالوت را پادشاہ گفتند از کجا خواہد شد او را پادشاہت بر ما و ما یان مستحق زیادہ ایم بہ پادشاہت از و و دادہ نشدہ است فراخی از مال گفت پیغمبر بدرستیکہ خدای برگزید او را بر شما و زیادتی داد او را در وسعت در علم و جسم) و ظاہر است کہ طالوت نبی نبود وَقَالَ اللّٰهُ تعالیٰ فِى سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا * ترجمہ * پس یافتند بندہ را از بندگان ما کہ دادیم او را رحمت از نزدیک خود و تعلیم کردم او را از نزد خود علمی * و مراد از عبد درین مقام حضرت خضر اند و ایشان بر اصح اقوال از جملہ انبیا نیستند و (از کلمات مذکورہ تفہیم غیبی است و معنی آن القاء برکت است در فکر و نظر * کہ قوت نظریہ را کشان کشان بر راہ راست آرد و بحق مشخص رساند قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى سُوْرَةِ الْاَنْبِيَاءِ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا

* ترجمه پس فهمایدم حق در آن حکم مایان آزاد بریکت را دادیم استعداد فیصله و علم * و ظاهر است کہ حضرت سلیمان دریں زمان کہ ہفت سالہ بودند بمنصب نبوۃ فایز شدہ بودند کما فی المشکوۃ فی باب القصاص قال علی رض والذی فلق الحبۃ وبرا النسمۃ ما عندنا الا ما فی القرآن الا فہما یعطی رجل فی کتابہ * ترجمہ * فرمود علی سوگند بان خدا ئیکہ شگافت دانہ را و پیدا کرد ساتان را و جدا کرد جان دار را نیست نزد ما سوای چیزیکہ در قرآن است مگر فہمی کہ دادہ شود مردی را در کتاب خدا * وفیہ فی باب العمل فی القضاء والخوف منہ عن علی رض قال بعثنی رسول اللہ صلعم الی الیمن قاضیا فقلت یا رسول اللہ تو سلنی وانا حدیث السن ولا علم لی بالقضاء فقال ان اللہ سیہدی قلبک ویثبت لسانک وقال علی فما شککت فی قضاء بعد * ترجمہ * روایت است از علی رض گفت کہ فرستاد مرا رسول خدا صلعم سوی یمن قاضی کردہ پس گفتم یا رسول اللہ صلعم می فرستی مرا لنسا و حال آنکہ من نو دار ام ونیست مرا علم فیصلہ خصومات پس فرمودند ہر آئینہ پروردگار قریب است کہ ہدایت کند دل ترا و برجا دارد زبان ترا

فرموده علی پس شک نکردم در رجیح قضائی بعد از ان في المشكوة في باب العمل في القضاء والخوف منه عن ثوبان انه المقداد ان ليس قاض يقضي بالحق الا كان عن يمينه ملك وعن شماله ملك يسدّدانه ويوفقانه للحق ما دام على الحق فاذا ترك الحق عرجا وتركاه * ترجمه * بدرستیکه شان این است که نیست قاضی که فیصله کند بحق مگر انکه می باشد در جانب راست وی فرشته و در جانب چپ وی فرشته دیگر محافظت میکنند او را در رفتار و گفتار و توفیق میدهند او را برای حق تا وقتیکه می باشد انکه بر حق پس وقتیکه بگذارد حق را بالا می روند و می گذارند او را آن دو فرشتگان * واز انجمله * حکمت است قال الله تبارك وتعالى في سورة لقمان ولقد اتينا لقمان الحكمة ان اشكر لله * ترجمه * بدرستیکه دادیم لقمان را حکمت وگفتیم آنکه شکر کن خدای را وفي المشكوة في باب مناقب علي رض قال عليه السلام في حق علي انا دار الحكمة وعلي بابها * ترجمه * من خانه حکمت ام وعلی دروازه او وفيه في باب مناقب اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم دعى صلى الله عليه وسلم لابن عباس اللهم علمه الحكمة * ترجمه * دعا کرد نبی صلی الله علیه وسلم برای ابن عباس ای الله بیاموز ان او را حکمت *

وارعوقربي * مقامات ولایت عروبیت است قال الله تعالی فی سورة الکهف فوجدا عبدا من عبادنا اتیناه رحمة من عندنا * ترجمه * پس یافتند بنده را از بندگان ما که دادیم او را رحمت از نزدیک خود و قال الله تعالی فی سورة الدهر ان الابرار یشربون من کأس کان مزاجها کافورا عینا یشرب بها عباد الله یفجرونها تفجیرا * ترجمه * بدرستیکه نیکوکاران بیاشامند از جام خمر که باشد آمیخته با آن کافور که چشمه ایست که می آشامند از آن اولیاء الله و روان می کنند آنرا بطور نهرها هر جا که خواهند * و مراد از عباد الله درین مقام حضرت مرتضی و حضرت زهرا و ائمه معصومین علیهم السلام اند و قال الله تعالی فی سورة الفرقان و عباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا و اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما * والذین یبیتون لربهم سجدا و قیاما * والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها کان غراما انها ساءت مستقرا ومقاما والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما * والذین لا یدعون مع الله الها آخر ولا یقتلون النفس التی حرم الله الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما *

يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا إِلَّا مَنْ تَابَ
وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا * وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ
إِلَى اللَّهِ مَتَابًا وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ
مَرُّوا كِرَامًا وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا
صُمًّا وَعُمْيَانًا وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ
الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا خَالِدِينَ فِيهَا
حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا * ترجمہ * وبندگان خدا آنند که مشی
می نمایند بر زمین آهسته و چون خطاب میکنند ایشان را
نادانان میگویند سلام و آنانند که شب گذارند برای رب
خود سجده کنندگان و ایستادگان و آنانند که می گویند ای
پروردگار ما بگردان از ما عذاب جهنم بدرستیکه عذاب آن است
دایم بیشک جهنم بد آرامگاهی است و بد مقام و آنانند
که چون خرج کنند اسراف نمیکنند و تنگی هم روا نمی دارند و هست
درمیان اسراف و تنگی گذران راست و آنانند که نمی خوانند
با خدا معبود دیگر را و نکشند آن نفس را که حرام کرده است
خدا مگر بحق و زنا نمیکنند و هر که بکند یکی را از ین سبب

میبرد و از انحراف حق مانع می شود * همین حفاظت
که با نبیاء الله متعلق میباشد آنرا عصمت می نامند * واگر
بکاملی دیگر متعلق می باشد انرا حفظ میگویند پس عصمت
و حفظ فی الحقیقة یک چیز است اما بنا بر تادب لفظ عصمت
را بر حفظیکه متعلق با ولیاء الله است اطلاق نمی نمایند بالجمله
مقصود ازین مقام انست که این حفاظت غیبی چنانکه بانبیاء الله
متعلق است همچنین به بعضی اکابر از اتباع ایشان هم متعلق
می باشد قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَتَبَارَكَ فِیْ سُوْرَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنَّ
عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ وَكَفٰی بِرَبِّكَ وَكِیْلًا *
* ترجمه * بدرستیکه بندگان مخلص من نیست ترا بر ایشان
حکومت و بس است پروردگار تو کارساز * پس معلوم شد که تعلق
حفاظت غیبیه ثمره کمال عبودیت است خواه در انبیاء الله
یافته شود خواه در اتباع ایشان وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ سُوْرَةِ الْحَجِّ
وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰی اَلْقَی
الشَّیْطَانُ فِیْ اُمْنِیَّتِهٖ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطَانُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ آیَاتِهٖ *
* ترجمه * و نفرستادیم پیش از تو کدامی رسول و نه کسی
نبی مگر هرگاه خیال می بست می انداخت در خیال او شیطان
چیزی دیگر از طرف خود پس رد میکند خدا آنرا که اینچه است

بطلان و ثابت میدارد اسد آیات خود را (و در قرأة ابن
عباس این کریمه مشهوره باین طریق مرویست وَمَا اَرْسَلْنَا مِن
قَبْلِكَ مِن رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي
اُمْنِيَّتِهِ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ آيَاتِهِ پس
بدین تقدیر معنی عصمت که مفاد این کریمه است چنانکه بر مثل
و انبیا ثابت شد همچنین بمحدثین هم ثابت گردید * هرچند قرأة
ابن عباس از قراءت متواتره نیست واما قراءة غیر متواتره
در اثبات حکم بمنزله خبر مشهور است * پس امتیاز متواتر
از غیر متواتر در تلاوت است نه در اثبات حکم قال النبي
صلعم في المشكوة في باب مناقب العشرة المبشرة لعلي اللّهم
اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ * ترجمه * فرمود رسول خدا صلعم در
حق علی ای الهی دایر کن حق را همراه علی هرجا که دور کند وَقَالَ
النَّبِيُّ صلعم اَلْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ * ترجمه * قرآن
با علی وعلی با قرآن است وَقَالَ النَّبِيُّ صلعم اِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ
الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي اَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا
عَلَى الْحَوْضِ * ترجمه * فرمود بیشک من خواهم گذاشت
درمیان شما دو چیز کتاب الله وعترت خود یعنی اهل بیت و هرگز
جدا نخواهند شد حتی که وارد شوند بر حوض وقال النبي عليه

السلام اَلْحَقُّ يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ * ترجمہ * حق ناطق است بر زبان و دل عمر و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نِعْمَ الْمَرْءُ صُهَيْبٌ لَوْلَمْ يَخَفِ اللّٰهَ لَمْ يَعْصِهٖ * ترجمہ * یک مرد است صہیب اگر نمی ترسید خدا را گناہ نمی داشت او را او از جمہد مقامات) و لایت زہد است فی المشکوٰۃ فی باب مناقب العشرۃ المبشرۃ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ * ترجمہ * اگر امیر میسازید ابوبکر را بیابید او را امانت دار در حقوق دین رغبت نکندہ در دنیا راغب در کار آخرت وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فِيْ زُهْدِهٖ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِى الدَّرْدَاءِ * ترجمہ * ہر کہ دوست دارد کہ بیند زہد عیسی پسر مریم را باید کہ نظر کند طرف ابی الدرداء * و از انجملہ تفرید است * قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِيْرُوْا سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْنَ وَضَعَ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ * ترجمہ * سیر کنید و بینید کہ سبقت کردند مفردان صحابہ عرض کردند کہ مفردان کدام اند یا رسول اللہ فرمود آنانکہ فرود آورد یاد خدا از آنہا بارگناہان

اما ۹ و از جمله توکل است در المشکوة في باب التوكل و
الصبر قال النبي صلى الله عليه وسلم يدخل من امتي الجنة
سبعون الفا بغير حساب الذين لا يسترقون و لا يتطيرون
وعلى ربهم يتوكلون * ترجمه * داخل شوند بهشت از امت
من در بهشت هفتاد هزار بغير حساب آنانکه افسون نمی کنند
و شگون نمی گیرند و بر پروردگار خود توکل میسازند (و از جمله
محبوبیها است قال النبي صلى الله عليه وسلم عن ربه تبارك
وتعالى لا يزال يتقرب الي عبدي بالنوافل حتى
احببته فاذا احببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره
الذي يبصر به ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها
وان سألني لاعطينه ولئن استعاذني لاعيذنه الخ
* و از جمله تهذیب اخلاق است *
في تيسير الوصول في باب فضائل الصحابة ومناقبهم
قال النبي صلى الله عليه وسلم لجعفر بن ابي طالب
اشبهت خلقي وخلقي * ترجمه * فرمود نبی صلعم جعفر بن ابی
طالب را مشابه شدی در صورت من و سیرت من واخبر
النبي صلى الله عليه وسلم عن المهدي عليه السلام انه
يشبهني خلقا ولا يشبهه في خلقي * ترجمه * و خبر داد نبی صلی

الله علیه و سلم از مهدی علیه السلام بیشک آن مشابه
خواهد شد در سیرت من و مشابه نخواهد شد در صورت من *
و از جمله کمالات مذکوره در مقام بعثت است
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْ
اِسْرَائِیْلَ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا * ترجمه * و هر آینه
فرا گرفته خدای پیمان بنی اسرائیل را و برانگیختیم از ایشان
دوازده سردار * و ظاهر است که این دوازده بزرگ از
انبیا بودند کما قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی سُوْرَةِ یٰسٓ اِذْ اَرْسَلْنَا
اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَکَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْا اِنَّا اِلَیْکُمْ
مُرْسَلُوْنَ قَالُوْا مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ مَا اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ
مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَکْذِبُوْنَ قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّا اِلَیْکُمْ
لَمُرْسَلُوْنَ وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ * ترجمه * چون فرستادیم
بسوی ایشان دو کس پیغمبر پس تکذیب کردند آن
هر دو را پس قوت دادیم بفرستاده سیوم پس گفتند
بدرستیکه بسوی شما فرستاده شده کانیم گفتند مردم آن ده شما نیستید
مگر آدمی مثل ما و نه نازل کرده است خدای هیچ چیزی
نیستید شما مگر کاذب گفتند خدای ما میداند بدرستی که ما
بسوی شما البته فرستاده کانیم و نیست بر ما مگر رسانیدن

پیغام آشکارا * وظاهر است که این بزرگوار ارحوار کس
حضرت عیسی علیه الصلوة والسلام بود زیرا قال الله تعالی
فی سورة البقرة وقال لهم نبیهم ان الله قد بعث لکم
طالوت ملکا * ترجمه * وگفت مرایشان را پیغمبر ایشان
بدرستیکه خدای تحقیق برانگیخت برای شما طالوت را بادشاه
وقال الله تعالی فی سورة الم السجدة وجعلنا منهم ائمة
یهدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون * ترجمه *
وگردانیدیم از ایشان پیشوایان که راه نمودند بحکم ما
آن هنگام که صبر کردند و بر آیتهای مایقین میداشتند
فی المشکوة فی کتاب العلم قال النبی علیه السلام ان الله
یبعث لهذه الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد لها دینها
* ترجمه * بدرستیکه خدای خواهد برانگیخت برای این امت
بر سر هر صد سال کسیکه تجدید کند برای این امت دین او را *
و از ضمیمه کلمات مذکوره هدایت است * وفیه فی باب
مناقب العشرة قال النبی علیه السلام ان تؤمروا علیا ولا
اراکم فاعلین تجدوه هادیا مهدیا یاخذ بکم الصراط
المستقیم * ترجمه * اگر امیر می سازید علی را ونمی بینم شما را
کننده آن را یابید او را راه راست نماینده و راست یافته شده

می گیرد دمی بر دشمار راه را ست ٭ اما ٭ اقسام ہدایت
پس (از انجمله) نزول برکت است ا؛ قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ
فِی الشَّامِ اِنَّ فِیْهَا اَبْدَالًا بِهِمْ یُمْطَرُ اَهْلُ الْاَرْضِ وَبِهِمْ
یُرْزَقُوْنَ وَبِهِمْ یُنْصَرُوْنَ مِنْ اَعْدَائِهِمْ ٭ ترجمہ ٭ گفت نبی
علیہ السلام درحق شام بدرستیکہ دران ابدال
ہستند بہ برکت ایشان باران دادہ می شوند اہل
زمین وبہ برکت ایشان روزی دادہ می شوند وبہ برکت ایشان
نصرت دادہ می شوند از دشمنان خود ٭ واما عقد ہمت ٭
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا
قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ٭ ترجمہ ٭ بالا گذشت
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ سُوْرَةِ الْاَحْقَافِ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ
اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ
عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ
اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ٭ ترجمہ ٭ تا وقتیکہ برسد
بکمال قوت خود ورسید بہ چہل سالگی گفت ای پروردگار
در دل من انداز تا شکر گویم آن نعمت ترا کہ انعام کردہ بر من
وبر پدر ومادر من واینکہ نیکی کنم کہ خوشنود شوی از ان وبصلاح
از برای من در فرزندان من بدرستیکہ من رجوع شدم بسوی تو

وتحقیق کردن از مسلمان ام * فی المشکوة فی باب مناقب العشرة
المبشرة قال النبی علیه السلام ارحم امتی بامتی ابو بکر
* ترجمه * رحم کننده ترین امت من بر امت من ابو بکر است
یعنی بسیار شفقت و اقرار دارد در حق ایشان و احسان
تعاون مصروف میدارد و باصلاح حال ایشان (والله اعلم
تحت ۳) وقال الله تعالی فی سورة التوبة یا ایها الذین آمنوا
اتقوا الله وکونوا مع الصادقین * ترجمه * ای کسانیکه ایمان
آوردید بترسید از خدا و باشید همراه راستان * ارا ان
فی المشکوة فی کتاب الدعوات قال النبی علیه السلام فی
الذین یجلسون لذکر الله * هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم
* ترجمه * فرمود نبی علیه السلام در حق کسانیکه می نشینند
برای ذکر خدا * ایشان قومی هستند که بدبخت نمی شود بمصاحبت
ایشان همنشین ایشان * وقال النبی صلی الله علیه وسلم
ان خیار عباد الله الذین اذا رؤا ذکر الله * ترجمه *
[illegible] فی المشکوة فی باب الحب فی الله ومن الله
قال صلعم مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک
ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما
ان تبتاع منه واما ان تجد ریحا طیبة ونافخ الکیر اما ان یحرق

ثِيَابَكَ وَ اِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً * ترجمہ * حال ہمنشین
نیک و بد مثال حال بردارندہ مشک است ودم کنندہ دمہ
اہنگری پس بردارندہ مشک یا آنکہ میدہد ترا از ان مشک
ومی بخشد بلا عوض ویا آنکہ میخری مشک را از وی ویا آنکہ
می یابی از ان مشک بوی خوش ودم کنندہ دمہ آہنگری
یا آنکہ می سوزد جامہا ترا یا آنکہ می یابی از وی بوی بد * وَقَالَ ابْنُ
مَسْعُوْدٍ لَمَجْلِسٌ مِنْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ * ترجمہ * البتہ
نشستن یکبار نزد علم بہتر است از عبادۃ یک سال * واما
خرق عادت * پس احتیاج بہ بیان ندارد زیرا کہ ظہور
خوارق از اولیای راہ حق کہ از اتباع انبیا اند وجہی مشہور
ومتواتر است کہ حاجت بہ بیان نیست * واما اظہار دعوت *
قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ
* ترجمہ * ہستید شما بہترین امت کہ بیرون کردہ شدہ است
برای مردمان امر میکنید موافق دستور و باز میدارید از منکر
یعنی امر نامشروع ومی گروید بر خدای * قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِيْ سُوْرَةٍ اَيْضًا
وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ * ترجمہ * وہر آیینہ باید کہ باشد از شما گروہی

کہ خوانند مردمان را بسوی خیر و امر کنند بامعروف و باز دارند
از منکر * قال النبی صلعم ان اللّٰه وملائکته یصلون علی معلم
الناس الخیر * ترجمہ * باز گشت * وقال النبی صلی اللّٰه
علیه وسلم من دعی الی الهدی کان له اجره واجر من عمل
علیه من غیر ان ینقص من اجورهم شیأ * ترجمہ * ہر شخص کہ
دعوت کند بطرف راه راست پس مر او را اجرت
او و اجرت کسیکہ عمل کرد بران بدون اینکہ نقصان شود از
اجرهای این کس ... جری فی المشکوة فی کتاب العلم قال
صلی اللّٰه علیه وسلم انما العلماء ورثة الانبیاء * ترجمہ *
جز این نیست کہ علما وارث انبیا علیهم السلام اند
واز جملہ کمالات مذکوره سیاست ایمانی است قال اللّٰه
تعالی فی سورة المائدة انا انزلنا التورة فیها هدی
ونور یحکم بها النبیون الذین اسلموا للذین هادوا
والربانیون والاحبار * ترجمہ * بدرستیکہ ما نازل کردیم تورات
را در ان هدایت است و نور حکم می کردند موافق تورات
پیغمبران آنکہ فرمان بردار شدند حکم خدا برابر آنها
کہ یہودی شدند و حکم کرده اند ربانیون و فقیهان و فی
المشکوة فی باب تغیر الناس قال النبی صلی اللّٰه علیه

وسلم تكون النبوة فيكم ما شاء الله ان تكون ثم يرفعه الله تعالى ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ما شاء الله ان تكون ثم يرفعه الله تعالى ثم يكون ملكا عضوضا فيكون ما شاء الله ان يكون ثم يرفعه الله ثم يكون ملكا جبرية فيكون ما شاء الله ان يكون ثم يرفعه الله تعالى ثم يكون خلافة على منهاج نبوة ثم سكت

* ترجمه * فرمود نبی صلی الله علیه وسلم خواهد ماند در میان شما نبوت مادامی که خدا خواهد بودن آن را پستر خواهد برداشت خدای تعالی نبوت را پس خواهد ماند خلافت بر طریقه نبوت مادامیکه خدا خواهد بودن آن را پس خواهد برداشت او را خدای برتر پس تر باشد امارت و حکومت بادشاه گزنده پس خواهد ماند تا زمانیکه خواهد خدا تعالی که بماند پستر خواهد برداشت او را خدا برتر پس تر خواهد شد بادشاه ظالم پس خواهد ماند تا وقتیکه خدا خواهد که بماند پس تر خواهد برداشت او را خدا پس خواهد شد خلافت بر روش نبوة پس خاموش گشت انحضرت * وازجمله مناصب سیاست ایزدی فراست است * قال النبي صلى الله عليه وسلم اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله تعالى

* ترجمه * بترسید از فراست مومن بدرستیکه او می بیند از نور خدای برتر * و از انجمله امارت است في المشكوة في باب

مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي
إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ
* ترجمہ * گفت آنحضرت درحق اسامہ ابن زید اگر ہستید
شما کہ طعن میکنید در امارت وی پس تحقیق بودید شما کہ طعن
میکردید در امارت پدر وی پیش ازین و سوگند خدا تحقیق
بود پدر وی سزاوار امارت را * وازان جملہ عدالت است *
وَفِيهِ فِي بَابِ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ الخ * ترجمہ * بہتر فیصلہ کنندہ از ایشان
علی است * وازانجملہ حفاظت است و اہل ازو شحنہ است
انتظام است کہ صاحب این خدمت را عسس میگویند * و سد
معاسد دین وملت کہ صاحب این خدمت را محتسب می گویند
امام اول * فِيهِ فِي كِتَابِ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ فَقَدْ رُوِيَ كَانَ
قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صلعم بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ
الْأَمِيرِ * ترجمہ * پس تحقیق روایت کردہ شد کہ بود
قیس ابن سعد نسبت بان حضرت صلعم بجای صاحب شرط
ازطرف امیر (وصاحب الشرط عسس را میگویند) وامثالی
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيتُ لِأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهَا

ابن ام عبد * ترجمه راضی شدم برای امت انچه راضی شد ابن ام عبد * مراد از ابن ام عبد عبد الله بن مسعود است * و اما نظامت کرآن را امانت نیز گویند فی المشکوة فی باب مناقب العشرة المبشرة قال النبی صلی الله علیه وسلم لکل امة امین و امین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح * ترجمه فرمود نبی صلی الله علیه وسلم برای هر امت امین است و امین این امت ابو عبیده ابن الجراح است * انچه درین تنبیه مذکور گردید از اتمام این بیان واضح شد که کمالات مذکوره چنانکه در انبیاء الله یافته می شود هم چنین اتباع ایشان را هم از ان نصیبی میسر میشود هر چند همه کمالات مذکورة الصدر درین مقام بالاستیعاب مذکور نگردیده و انچه مذکور گردیده تمامی شواهد آن از کتاب و سنت مذکور نشده * بلکه از کمالات مذکورة الصدر انچه عمده ترین آنها بود درین مقام مذکور گردید * و برذکر شواهد و دلائل قلیله از کتاب و سنت اکتفا کرده شد تا نمونه باشد برای منفعت طالب حق * و هر که ذهن ثاقب و فکر صائب داشته باشد کمالات غیر مذکوره را بر کمالات مذکوره قیاس تواند کرد * و از همین شواهد قلیله بدلائل کثیره پی تواند برد * والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

تنبیه ثانی در تحقیق معنی مشابهت اولیا با انبیا در کمالات مذکوره

باید دانست که هرچند مراتب عالیه از کمالات مذکوره مخصوص است بذوات انبیا علیهم السلام * اما اصل هر کمال و تخم این نهال در دل هر مومن صحیح الاعتقاد و مسلم قوی الانقیاد یافته می‌شود * مثلا هر مومن صادق را یک نوع وجاهتی بحضور حضرت رب العالمین و در مجامع ملائکه مقربین ثابت است کما قال الله تعالی فی سورة المومن اَلَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا * ترجمه * آنانکه می‌بردارند عرش را و آنانکه گرداگرد اویند تسبیح می‌گویند بستایش پروردگار خود و ایمان آورده‌اند بوی و آمرزش می‌خواهند برای آنانکه ایمان آورده‌اند * و همچنین نوعی از ولایت مومن مخلص را ثابت است * قال الله تعالی اَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ * چنانکه ثبوت نوعی از اصل ولایت برای هر مومن ازین کریمه مستفاد گردید همچنین ثبوت نوعی از شعب و فروع آنهم برای هر مومن از آیات و احادیث مستفاد می‌شود مثلا از الجمله الهام است که ملک الهام همراه هر مومن لازم است و آن مومن را اکثر

اقوال تابع الہامات اوست و ہمچنین تعلیم و تفہیم در منام بطریق رویاہر مومن را حاصل * وقدری از توکل کہ باعث بر ترک اسباب شرکیہ و محرمہ شرعیہ باشد از لوازم اصل ایمان است * کما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ آل عمران وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ * ترجمہ * وبرخدا باید کہ توکل نمایند گرویدگان * وہمچنین قدری از زہد کہ باعث آن بر ترک مستلذات شرعیہ باشد از ارکان اسلام است و ہمچنین بوجہی حفاظت غیبی بواسطہ ملک ملہم خیر یا بواسطہ وعظ و تذکیر دیان راہ حق بسوی ہر مومن متحقق است * وہمچنین مرتبہ از بعثت و ہدایت کہ ادنای آن فرضیت امر بالمعروف و نہی عن المنکر است ہر مومن را حاصل و ہمچنین شرکت در ریاست ایمانی وربعضی اوقات مثل شرکت در اقامت جہاد در صورت نفیر عام یا غلبہ کفار بر ذمہ ہر مسلم واجب پس فی الحقیقۃ اصل اینہمہ کمالات از لوازم اصل ایمان است وکمال آن از لوازم کمال * آن قدر کہ ایمان کامل تر ظہور آثار این کمالات قویتر * پس گویا کہ ہر کمال را ازین کمالات یک سلسلہ است * کہ ابتدای آن از نفس ایمان حادث می شود و باعتبار تفاوت مراتب ایمان در مراتب آن کمال ہم

(۸) دت می گردد تا انکه بمرتبه نبوت منتہی میشود که ہر کمال
انجا کمال خود میرسد * پس لہذا اگر در سلسلہ مراتب ہر کمال
اضعف مراتب آن گرفتہ که نصیبہ عوام مومنین است تا اقوی
آن که نصیبہ انبیا است تامل نماید البتہ واضح خواہد گردید که
از جملہ مراتب مذکورہ مرتبہ ایست که متصل مرتبہ کمال انبیا واقع
گردیدہ که اضعف است از مرتبہ کمال انبیاء و اقوی است از
سایر مراتب دیگر * پس ہرگز مرتبہ مراتب کمال انبیا را در
سلسلہ مراتب آن کمال شمار نمی کنیم بنابر انکه انبیاء امد
نوعی دیگر اند و سایر بشر نوعی دیگر * پس ہمین مرتبہ
کمال را که متصل مرتبہ کمال ایشان واقع است منتہای
سلسلہ مراتب کمال مذکور شمار یم و اگر مرتبہ کمال انبیا را
ہم در ہمین سلسلہ وارد کنیم پس کمال ایشان را در درجہ
اول بفہمید و این مرتبہ را در درجہ ثانیہ * و نیز باید دانست که
تفاوتیکه در میان مراتب ہر کمال قوة و ضعفا واقع است انرا
جداگانہ اختلاف اشیای منسلکہ در سلک واحد باید دید تفصیلش
انکه اختلاف در میان شیئین بدو وجہ واقع میشود * اول انکہ *
ہریک از ان ہر دو شئی بہ نسبت دیگری در ذات و اثار و
احکام امتیازی ظاہر داشتہ باشد * مثل اختلاف در میان

چوب و سنگ و انسان و حیوان و اسپ و گاو و شیر و بز و امثال ذالک * و دیگر آنکه * هریکی به نسبت دیگری امتیاز کلی نداشته باشد و بالذات در میان آنها اختلاف نباشد بلکه هردو در یک سلک منسلک باشند و در یک جنس متحد و اختلاف فقط باعتبار کمال و نقصان باشد و بس * مثل اختلاف مراتب حرارت که حرارت قویه و ضعیفه هردو از قسم حرارت اند و متحد الجنس اگرچه باعتبار شدت و ضعف تفاوت میدارند * و هم چنین اختلاف در مراتب برودت و مراتب نور و ظلمت و اختلاف مراتب الوان در ضعف و قوة و اختلاف مراتب شیرینی و نمکینی و تلخی و شوری و امثال ذلک * پس از لوازم اختلاف اول آنست که اشتباه را دران گنجایش نیست * مثلا در میان چوب و سنگ هیچگونه اشتباهی نیست و در میان اسپ و خر اصلا التباسی نه * بخلاف اختلاف ثانی که هرچند در بعضی مقامات درین قسم هم اشتباه را گنجایش نمی باشد اما در بعضی مقامات التباس شدید بجدی راه می یابد که امتیاز آن بدقت نظر هم متعذر می گردد * مثلا اگرچه در میان حلاوت قند سیاه و قند سفید اصلا اشتباه نیست اما در میان حلاوت شکر سپید نفیس مصفا و حلاوت قند سفید

بدیع التماس واقع است خصوصا وقتیکه باد رجی امتداد برنج باریک مصفار ادر ان پخته باشد که امتیاز آن را مدقت نظر دریافت نتوان کرد * واصل درین مقام آنست که چون مقابله مراتب مختلفه یک چیز را ملاحظه نمایم * پس اگر اونای او را با طائی او قیاس کنیم البته امتیاز در مابینهما ظاهر و باهر میباشد * واگر یکمرتبه را از ان مرتبه دیگر که متصل آن واقع است قیاس نمایم لابد ادراک امتیاز فیما بینهما متعسر بل متعذر میگردد واین معنی ظاهر است بر اهل وجدان سلیم * پس باید دانست که اختلاف مراتب کمالات مذکوره از قبیل اختلاف ثانی است نه از جنس اختلاف اول * چه اختلاف مراتب محبوبیت محبوبین و مراتب توکل متوکلین و مراتب سخاوت اهل سخاوت و مراتب شفقت مشفقین و مراتب برکت متبرکین و مراتب فراست متفرسین از جنس اختلاف مراتب اقسام بو و رنگ است نه از قبیل اختلاف چوب و سنگ * پس اگر توکل ادنای مومن را با توکل انبیاء الله مقایسه کنند البته هیچگونه مماثلتی در میان این هردو توکل مدرک نخواهد گردید * واگر توکل زید را با توکل عمر که در معنی توکل قریب بهم باشند مقایسه کنند پس

اگرچه یکی را قوتی به نسبت دیگری در نفس الامر متحقق باشد
اما در ظاهر نظر امتیازی دریافت نخواهد کردید * پس
واضح گشت که مرتبه هر کمال که در انبیاء الله ثابت است اگر
آنرا با مرتبه همان کمال که در اولیای مومنین واقع باشد مقایسه کنند
البته هیچ اشتباهی و التباسی درمیان این هردو مرتبه نخواهند یافت
فاما اگر مرتبه ایشان را با همان مرتبه مقایسه کنند که متصل مرتبه
ایشان واقع است بوجهی معنی مماثلت ظاهر خواهد کردید
که بجز علام الغیوب بحقیقت امتیازیکه در نفس الامر
فیما بینهما متحقق است کسی دیگر نخواهد رسید و همین را
مماثلت و مشابهت می گوییم پس کسیکه بمرتبه ثانیه
از مراتب کمال مذکور متصف باشد همون است مشابه
بانبیاء در ان کمال قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلَمَاءُ
اُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي اِسْرَائِيْلَ * ترجمه * علماء امت ما چون انبیاء
بنی اسرائیل اند فی التیسیر فی باب فضایل الصحابة قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَشْبَهْتَ
خَلْقِي وَخُلُقِي * ترجمه بالا گذشت * قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ يُشْبِهُ خَلْقِي وَلَا
يُشْبِهُ خُلُقِي * ترجمه بالا گذشت * فِي الْمِشْكٰوةِ

فِي بابِ مناقبِ عَلِيٍّ رضي اللّٰهُ عنهُ قَالَ النَّبِيُّ صلعم لعلي اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ * ترجمہ * فرمودنی ما
علی را کہ تو برادر من ہستی در دنیا و آخرت
وقال من احبّ ان ينظر الى عيسى بن مريم في زهده فلينظر
الى ابي الدرداء * ترجمہ بالا مذکور گردید * فی المشکوٰۃ
في باب جامع المناقب قال حذيفة ان اشبه الناس
دلاً وسمتاً وهدياً برسول الله صلى الله عليه وسلم
لابن ام عبد * ترجمہ * گفت حذیفہ بدرستیکہ مشابہ ترین
مردم از روی دل یعنی سیرت و از روی سمت یعنی طریقہ
و از روی ہدی یعنی خصلت و ہیئت با رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ابن ام عبد است (و چون معنی مشابہت واضح گردید پس
می گویم کہ امامت در ہر کمال عبارت است از حصول
مشابہت تام با انبیاء علیہم در آن کمال * مثلاً علم باحکام شرعیہ
بدو طریق حاصل میشود تقلید و تحقیق و علم انبیا از جنس
تقلیدی علامت بلکہ انچہ ایشان را ازین علم بدست آمدہ
بطریق تحقیق حاصل شد * و تحقیق را دو طریق است اجتہاد
بشرطیکہ معقول ذوی العقول باشد و الہام بشرطیکہ از
مخالفت نصوص محفوظ باشد پس مشابہ بانبیاء در علم احکام

یا مجتهدین مقبولین باشند یا ملهمین محفوظین * و از بسکه اشیا و احکام بسوی کشف والهام دراولی امت معروف بود * پس مشابه بانبیا درین فن مجتهدین مقبولین اند پس ایشانرا از ائمه فن باید شمرد مثل ائمه اربعه * هرچند مجتهدین بسیار ازبسیار گذشته اند فاما مقبول در میان جمهور امت همین چند اشخاص اند * پس گویا که مشابهت تامه درین فن نصیب ایشان گردیده * بناءً علیه در میان جماهیر اهل اسلام از خواص و عوام بلقب امام معروف گردیدند و بقوت اجتهاد موصوف * و در عقاید نیز تقلید را در علم انبیا هیچ مداخلتی نیست * پس طریق ایشان درفن باستدلال است یا الهام * وطریقه استدلال ظاهر است وطریقه الهام مخفی پس مستدلین را مشابهت ظاهره درین فن با ایشان ثابت است * بناءً علیه مستدلین استدلالات قویه را از متکلمین بلفظ امام تعبیر می نمایند مثل غزالی و رازی * و هم چنین اقامت سیاست ایمانی بدو طریق میشود یا بطریق تبعیت مثل اعوان خلفا و نائبان ایشان یا بطریق متبوعیت مثل خود خلفاء * و سیاست انبیائی شکی بطریق ثانی است نه بطریق اول * پس همین خود خلیفه مشابه به نبی است در باب سیاست ایمانی لهذا

صفت کمال و هم چنین بعضی را در همه کمالات مذکوره * پس امامت هم بر مراتب مختلفه باشد که بعضی مراتب امامت اکمل است از بعضی مراتب دیگر این است بیان حقیقت مطلق امامت پس کسیکه در همه کمالات مذکوره با نبیاء الله مشابهت داشته باشد امامت او اکمل باشد از امامت سائر کاملین * پس لابد در میان این امام اکمل و درمیان انبیاء الله امتیازی ظاهر نخواهد شد الا به نفس مرتبه نبوة * پس درحق مثل این شخص توان گفت که اگر بعد خاتم الانبیا کسی بمرتبه نبوة فائز می شد هر اینه همین اکمل الکاملین فائز میگردید چنانکه در حدیث شریف وارد شده فی المشکوة فی باب مناقب عمر رضی الله عنه لو کان بعدی نبیا لکان عمر * ونیز درحق این جلیل القدر توان گفت که درمیان او و درمیان نبی هیچ فرقی نیست الا بمنصب نبوت چنانچه درحق حضرت علی رضی الله عنه فرموده اند وفیه فی باب مناقب علی رضی الله عنه انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی * ترجمه * تو نسبت بمن بجای هارونی نسبت بموسی مگر اینکه نیست نبی بعد من (این است بیان حقیقت مطلق امامت و اما اقسام او پس اینکه در فصل ثانی مذکور میشود انشاء الله تعالی

* فصل ثانی در ذکر اقسام امامت *

و این مشتمل بر یک مقدمه و دو قسم و یک خاتمه است

* مقدمه * در بیان امامت حقیقیه و امامت حکمیه و آن مشتمل بر دو تنبیه است * تنبیه اول باید دانست که اکثر احکام شرعیه را حقیقتی میباشد و ظاهری اما حقیقتش * پس همان حکمتی است که باعث این حکم گردیده * و اما ظاهرش پس صورتی است که بر آن حکمت مشتمل شده * تفصیلش آنکه اصل مقصود از شرائع تهذیب نفوس بنی آدم است در اعتقادات و اخلاق و عبادات و عادات و معاملات * پس تهذیب بالذات باعث تهذیب نفس انسانی است همان چیز در شرائع مقصود لذاته است * لکن بسا می باشد که اصل مقصود دقیق میباشد بغایت نازک و باریک که از آن اکثر افراد انسان بان نمی توانند رسید و اگر احیانا رسند آن لطیف با امور دیگر که از جنس آن نیست بر اذهان ایشان ملتبس میگردد و تمییز مقصود از غیر مقصود از ایشان متعذر می شود بناء علیه بعضی امور ظاهره را بجای آن سر مخفی می نهند و صورت را حکم معنی میدهند و بر همین ظاهر اجرای حکم میفرمایند و همین ظل را قائم مقام اصل می نهند * مثلا در باب ایمان احباب

مقصود تصدیق قلبی است که باعث توجه الی الله است و نصب تذکر جلال او و تولد حکمت است و جالب خشیت و بیخ معرفت عظمت الوہیت است و تخم شجرہ عبودیت و ہر کاہیکہ این امر مخفی است ادراک کہ بحالات قلبیہ دیگری نمی توانند رسید و نیز آرزوی حصول اینحالت دیگراست و نفس حصول اینحال دیگر * وبسا است کہ احدہما بدیگری ملتبس میگردد حالانکہ منافع مذکورہ بنفس تصدیق تعلق میدارنہ بارزوی حصول تصدیق چنانکہ آثار شجاعت تعلق بنفس شجاعت میدارد نہ بارزوی حصول شجاعت * بناء علیہ امری از امور ظاہرہ کہ عبارت از اقرار لسانی است قائم مقام ہمان شئ خفی کہ عبارت از تصدیق قلبی است فرمودند و ہمین اقرار را مدار احکام شرعیہ نمودند و احکام اسلام برہمون شخص جاری نمودند کہ اقرار لسانی از وصادر گردید و ہمچنین قیاس باید کرد حضور قلب و احکام ظاہرہ را در باب صلوۃ * وحصول معنی سخاوت و آدای قدرمعین مال را در باب زکوۃ * وحصول ملکہ صبر و ترک اکل و شرب و جماع را در باب صوم * وجوش عشق و محبت و طواف و سعی را در باب حج * وجوش زدن غیرت ایمانی وحمیت اسلامی و میان نہب و کارزار را در باب جہاد *

و رضای جانبین و ایجاب و قبول را در باب نکاح و بیع و سائر عقود و حدود لی منی مشقت سفر را در باب احکام سفر وعلی ہذا القیاس * بالجملہ تمام شریعت را مشابہ یکشخص مجسم باید فہمید کہ او را ظاہریست و آن جسم مرکب است از لحم و شحم و عظم و اخلاط و ارکان * و حقیقتی است و آن روح لطیف است از عالم امر کہ منبع قوای لطیفہ است درین جسم مثل قوہ باصرہ و سامعہ و ذائقہ و شامہ و نامیہ و خیالیہ و وہمیہ و فکریہ و امثال ذلک * وچون این نکتہ واضح گردید پس نکتہ باریکتر باید فہمید کہ ہر چند در باب تہذیب نفس انسان مقصود از انسان حقیقت شریعت کہ در دار الجزاء ہمان امور مخفیہ ظاہر خواہد گردید و بقدر ہمان امور خفیہ بمدارج تعذیب و تنعیم خواہد رسید * قال اللہ تبارک تعالی فی سورۃ الطارق یوم تبلی السرائر فما لہ من قوۃ ولا ناصر * ترجمہ * روزیکہ اظہار شود رازہا پس نیست آدمی را ہیچ توانائی ونہ یاری دہندہ * ولکن مدار احکام شرعیہ دنیویہ بر ہمان ظاہر است و بس * پس در صورتیکہ حقیقت مفقود باشد و ظاہر موجود ہر چند ان امر نزد اللہ محض بی اعتبار است اما مردم را در باب اجرای احکام با صاحب صورت ظاہرہ ہمان معاملہ باید کرد کہ با صاحب

حقیقت کردنی است * مثلا مقر منافق اگرچه عند الله از زمرہ اہل نار است و اقبح انواع کفار را مامسلمین را بااو ہمان معامله باید کرد که بامومن حقیقی * پس گویا که آن منافق مومن حکمی است و آن مصدق مومن حقیقی * یعنی منافع و فوائد که مومن را از ایمان خود در دار الجزا متوقع است آن ہمہ مصدق را بدست خواہد آمد نه منافق را * آری در اجرای احکام منافق ہم حکم مومن دارد لہذا او را مومن حکمی باید گفت * ہم چنین کسیکه با زنی عقد نکاح بجبر و اکراہ کردہ کرد لفظ ایجاب یا قبول از و صادر گردید * پس ہر چند این ناکح مثال زانی در دار الجزا ء پاداش عمل خود گرفتار خواہد گردید * تاماد ر احکام ظاہرہ مثل ثبوت نسبت و علاقہ مصاہرت و احکام مواریث ناکح مجبور را مثل ناکح که نکاح او بتراضی طرفین واقع شده باید شمرد و ہم چنین قیاس باید کرد در عابد ریاکار و اخلاص شعار * مثلا مصلی مخلص مصلی حقیقی است که انچه قرب و مرتبت عند الله ونزول رحمت و برکت در دار دنیا و فوز بدرجات جنت در دار عقبی موعود در حق مصلیان است بلا ریب باین مصلی خواہد رسید و مصلی ریاکار مصلی حکمی است که تعزیر و حد تارکین صلوة در دنیا از و ساقط گردید اگرچه عند الله مثل تارکین صلوة

غیر منصوص * پس علو در جه عند الله منوط است بآنکه اجتهاد
و تفویض منصب قضا و افتاء و احتساب مربوط است بر بیان
احکام اگرچه بجهت تقلید باشد * پس قاضی مجتهد قاضی حقیقی
است و قاضی مقلد قاضی حکمی * هرچند قاضی مجتهد عند الله بغایت
افضل و اکمل است بنسبت قاضی مقلد تا مسلمین را با
قاضی مقلد همان معامله باید کرد که با قاضی مجتهد کردنی است * مثل
تسلیم نفاذ حکم او در مسائل اختلافیه و وجوب حضور در محکمه
بطلب او و اقامت حدود و تعزیرات بامر او و هم چنین
سیاست ایمانی را حقیقتی است و آن مشابهت او ست بانبیاء در
باب وفور شفقت بندگان الهی و کمال رغبت باصلاح ایشان
معاشا و معادا و تدبیر و کار ست مع وجوه سابقه آن مذکوره از فراست
و امارت و غیر ذلک و صورتی است و آن اجرای احکام
شرعیه است یعنی احکامیکه مخالف شرع نباشد * پس علو
درجه عند الله و قرب منزلت فی جوار الله منوط است بهمین
شفقت و رغبت و وجوب اطاعت مربوط است بر تسلط
و اجرای احکامیکه مخالف شرع نباشد اگرچه اجرای احکام
مذکوره بنابر سیاست سلطانی باشد یعنی بنابر طمع مال و آرزوی
حصول سلطنت و توقع اجتماع عساکر مسلمین بنابر جز همدون

سیاست شود * پس صاحب سیاست ایمانی امام حقیقی است در فن سیاست و صاحب سیاست سلطانی امام حکمی است در آن فن آری اگر احکام شرعیه را تبدیل سوده و امریکه مخالف شرع است اجرا فرموده پس بهمین قدر در باب این حکم مذکور صورت سیاست ایمانی را بر هم زد پس اطاعت درین حکم بر کسی از مسلمین واجب نیست بلکه ممنوع است و حرام *
فِي الْمِشْكٰوةِ فِي كِتَابِ الْإِمَارَةِ قَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وسلم لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ * ترجمہ * روا نیست فرمان برداری کردن مرمخلوق را در معصیت خالق) پس امامت حقیقیه در کمالات عبارت است از وجود مشابهت تامه با پیغمبر در همان کمال * و امامت حکمیه عبارت است از وجود علامت آن مشابهت در شخصیکه مشابهت او را حاصل نیست بناء علیه لازم آمد که اقسام امامت حقیقیه را در یک قسم بیان کنیم و اقسام امامت حکمیه را در قسمی دیگر

قسم اول در اقسام امامت حقیقیه

باید دانست که از انجا که امامت حقیقی در وصفی از اوصاف مذکوره عبارت است از حصول معنی مشابهت تامه در همون وصف با پیغمبر علیه السلام * و اوصاف مذکوره بسیار

از بسیار است پس اقسام امامت هر ذی شعار اگر نه بیان
حقیقت هر قسمی از اقسام امامت وتفصیل احکام او همت
گماشته شود هر آئنه کلام درین مقام بپایه تطویل رسد بناءً علیه
اقسام عمده درین مقام ذکر کرده می شود تا اقسام دیگر را بران
قیاس نمایند* پس باید دانست که اگر فقط در کمال وجاهت
وشعب آن وکمال ولایت واقسام آن مشابهت حاصل شود
ودر باب بعثت وهدایت وسیاست مشابهت حاصل نگردد
پس آنرا قسمی از اقسام امامت باید شمرد وآنرا بامامت خفیه
تعبیر باید کرد* واگر بعثت وهدایت هم باو منضم شود آنرا
قسمی دیگر باید شمرد وآورا بامامت باطنه مسمی باید ساخت*
واگر سیاست هم با او منضم شود آنرا قسم ثالث باید شمرد
واورا بامامت تامه ملقب باید نمود* ودرین مقام قسمی دیگر
هم بظاهر متصور می شود وآن اینکه فقط در بعثت وهدایت
مشابهت حاصل شود نه در وجاهت وولایت ونه در سیاست
واین قسم هر چند بظاهر متصور می شود اما باعتبار کار دقیق ونظر
عمیق این قسم باطل است* زیرا که کلام درین مقام
در اقسام امامت حقیقیه است نه در اقسام امامت حکمیه پس
فقط وجود آثار بعثت وهدایت درین مقام کافی نیست بلکه

وحصول معنی مشابهت تامه با انبیاء الله در این هر دو کمال و اقسام و شعب آن ضروریست * پس گویا که حقیقت امامت در باب بعثت و هدایت باین معنی راجع می شود که حکیم علی الاطلاق بنا بر پرورش بندگان خود شخصی را از مقربان بارگاه خود چیده و برگزیده منصب نیابت انبیاء الله در باب تکمیل عباد با وعطا فرموده پس تفویض منصب نیابت شخصی جلیل القدر شخصیکه در باب عزت و اعتبار مصحفان حضار دو در بار و در باب کمالات نفسانی مشابهت با منصب خود نداشته باشد منافی حکمت است * پس واضح شد که حصول منصب نیابت انبیاء الله در باب تکمیل بدون حصول معنی مشابهت با ایشان در نفس کمال متصور نیست پس فی الحقیقه امامت خفیه تخم امامت ظاهره است و منصب نیابت و حصول ثمر بدون تخم اصلا متصور نیست * آری اینمعنی ممکن که چیزی را در ظاهر صورت مشابه ثمری از اثمار بسازند بشابه آنکه از چوب و سنگ دانه های بسیار نازک و لطیف مثل دانه های انگور تراشیده جای او نهند پس آن دانه های چوبی انگور رنگی باشد نه حقیقی * پس امامت باطنه را دو جز است لباس ظاهر و آن منصب

نیابت است در بعثت و ہدایت و حقیقت کنون او ان مقام و جاہست است و ولایت و قسمی دیگر انکہ امامت در کمال حیاست تاماں شوند در کمالات اربعہ سابقہ* و این قسم ہم مثل قسم اول نزد اہل اذعان ثاقبہ و اذکار صائبہ از قبیل محالات است چہ مراد از امامت و رسیاست در ینمقام حصول مشابہت تام است بانبیاء اللہ در اقامت سیاست ایمانی نہ سیاست سلطانی* وظاہر است کہ سیاست ایمانی بہ تمام و کمال از شخصی مثل سیاست انبیاء اللہ صادر نمی شود بلی انکہ آن شخص از مقربان بارگاہ ربانی باشد و مخزن کمالات انسانی و بدون انکہ مامور بہ تکمیل عباد باشد و ماہر در طرق ہدایت و ارشاد و این امریست بغایت بعید از عقل و این سخن بدان ماند کہ شخصی خلیفہ بادشاہی جلیل القدر باشد و ابواب سیاست سلطانی از دست او بخوبی سرانجام گیرد و باز در حق او گمان بکنند کہ ہرچند ابواب سیاست از و بخوبی سرانجام شد فاما در کمالات ذاتیہ مثل عقل و کیاست و فہم و فراست و نجابت ارجمند و ہمت بلند با بادشاہ مذکور مشابہت نمیدارد کہ این امر سراسر باطل است و محال* و این بدان ماند کہ کسی بگوید کہ فلان کس ہرچند اشعار لطیفہ میگوید اما نزاکت

طبعی و ملکه شعر ندارد و هرچند مضامین دقیقه می نویسد اما
صدت ذهن و ملکه تقریر و تحریر نمی دارد * هم چنین امامت
ظاهره که آنرا خلافت می گویند بنسبت امامت باطنه قیاس
باید کرد که خلافت صرف لسامان ظاهر پادشاهی از اجتماع عساکر
و نفاذ حکم بر رعایا و تسلط بر بلدان و بناء قلاع و حصون و وجود
اسلحه و امثال ذلک * و امامت باطنه بمثابه حقیقت
سلطنت است مثل اقبال و عقل و تدبیر و حزم و دانش و
امثال ذلک * پس چنانکه رونق سامان سلطنت و انتظام
کارخانه حکومت لاتمه می کند بر وفور حزم و قوت و عقل
و تدبیر و ترقی اقبال * هم چنین جریان سیاست ایمانی راست
راست بر قانون سیاست انبیاء لاتمه می کند بر تحقق امامت باطنه *
پس فی الحقیقت ابواب امامت تامه را اصلی است
و آن امامت باطنه است و اثریست و آن خلافت ظاهره
پس ازین مقام واضح شد که آنچه زبان زد خواص و عوام است
که در بعض احیان شخصی را منصب امامت ظاهره بحسب اتفاق
بدست می آید حالانکه از امامت باطنه خالی می باشد پس این
کلامیست بعید از عقل محتمل آنست که مراد ایشان از
امامت ظاهره امامت حکمیه باشد پس حاصل کلام ایشان

چنین باشد که بعضی اشخاص را منصب سلطنت بدست می آید
سیاست سلطانی از دست ایشان بخوبی می انجامد حالانکه ایشان
در معاملات ربانی و کمالات نفسانی و اصلاح عالم دتر بیت بنی
آدم هیچگونه مناسبت با انبیاء الله نمی دارند و مقربان بارگاه
حضرت حق ایشان را از جمله کبراء امت و عظماء ملت نمی
شمارند و این امر سراسر حق است اما کلام درین مقام در
تحقیق معنی سلطنت نیست بلکه در تحقیق معنی خلافت نبوت است *
پس ازین بیان واضح گشت که عمده اقسام امامت حقیقیه
همین سه نوع اند امامت خفیه و امامت باطنه و امامت تامه
پس اقسام آنها در ضمن تنبیهات ثلثه باید شمرد

* تنبیه اول در ذکر امامت خفیه *

باید دانست که امامت خفیه عبارت است از حصول معنی
مشابهت تام بانبیاء الله علیهم الصلوة والسلام در
منازل وجاهت و مقامات ولایت و از بسکه سیادت که
عبارت از وساطت است درمیان رب العالمین و بندگان
او در باب وصول فیض غیبی * نیز ایشان را حاصل می شود
باوجودیکه ایشان مبعوث برای هدایت نمی شوند پس لابد این
وساطت متحقق می شود در باب وصول فیض تام یعنی

و تشریعی * یعنی تحکیم شئی الاطلاق ایشانرا اسطه در تصرفات کونیه می گردانند مثل نزول امطار و تموا شجار و نمو سبزی نباتات و بقای انواع حیوانات و آبادی قرای و امصار وتقلب احوال داد و ادوتحول اقبال و ادبار سلاطین و انتقالات حالات اغنیاء و مساکین و ترقی و تنزل اصاغر و اکابر و اجتماع وتفرق جنود و عساکر و رفع بلا و دفع وبا و امثال ذلک (کما فی المشکوٰۃ فی باب ثواب هٰذہ الامۃ قال النبی صلی اللہ علیه وسلم الابدال یکونون بالشام وهم اربعون رجلاً کلما مات رجل ابدل اللہ مکانه رجلاً یسقی بهم الغیث وینتصر بهم علی الاعداء ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب * ترجمہ * ابدال می باشند بشام و ایشان چهل مرد اند هرگاه که بمیرد مردی بدل می ارد خدای تعالی بجای او مردی دیگر را و داده میشود به برکت ایشان باران و انتقام کشیده میشود بیاری ایشان بر دشمنان و برگردانیده میشود از اهل شام به برکت ایشان عذاب) دو ساطت ایشان در امور مذکورۃ الصدر بسه وجه متحقق می شود * اول * نزول برکت * و ثانی * عقد همت * و ثالث * ورود الهام * اما نزول برکت پس بیانش انکه

چنانکه حق جل و علی بحکمت بالغه خود جرم آفتاب را واسطه
اشراق عالم فرموده و دافع تاریکی قرار داده پس هرچند
انتشار نور در اطراف عالم و اضمحلال ظلمت از روی
زمین محض از قدرت کامله او تعالی هست هر که آفتاب را
خالق نور قرار دهد هر آئینه کافر گردد العیاذ بالله * لیکن سنت
الله برین طریق جاری گردید که هرگاه آفتاب طلوع می کند
تمام عالم پر از انوار میشود و روی زمین از اغبار ظلمت
پاک میگردد * همچنین از بسکه اکابر ایشان ملکی اند و بشر
فلکی وجود با جود ایشان آفتابی است که بر اوج چرخ ملکوت
تابیده و قمر یست از جبروت که در شب تار ناسوت درخشیده
لابد هر اه نزول ایشان یکنوری از غیب الغیب بر وز
میفرماید که سبب اصلاح عالم و انتظام بنی آدم و باعث تقلب
ادوار و تغیر اطوار میگردد * پس انچه از تغیرات و
تقلبات مذکوره چه در اقطار عالم و اطوار بنی آدم حادث
میگردد همه از قدرت کامله ایشان نیست نه از نتائج
طاقت امکانی نه اینکه حق جل و علا ایشان را قدرت اثار
تصرف عالم عطا فرموده و کار و بار بنی آدم بایشان تفویض
نموده پس ایشان بامر الهی قدرت خود صرف می نمایند و

این تصرفات کوناکون وتصرات بواطمون و در عالم کون
بر برو ی کار می آرند کر این اعتقاد شرک محض است وکفر
صحت هر که صحاب ایشان این عقیده قبیحه داشته باشد
بیشک مشرک مردود است وکافر مطرود * بالجمله نزول
تقدیر الهی نامره حاجت کسی یا دعا کسی از مقبولین امری
دیگر وصدور تصرفات کونی از ایشان مقبول اگرچه نامراد
باشد امری دیگر که اول عین اسلام است وثانی
محض کفر * ع * ببین تفاوت ره از کجا است تا بکجا * اما
عقد هست * پس مدو وجه متحقق می شود اول و دوم
شفقت وثانی ظهور اثر تقدیر (اما اول) پس سابقش
اگر از کرده فور شفقت بر نسبت خدا واسه از جمله مقامات
ولایت است پس لا بد الشائر ابوه اتم حاصل باشد اما
چون ایشان برای هدایت مبعوث ... پس لا بد شفقت
ایشان مصروف باشد با صلاح حال معاشیه ایشان مثل دفع بلایا
وحصول عطایا وترقی حال وعروج اقبال وامثال ذلک * پس
چنانکه شفقت مبعوثین مصروف است با صلاح حال ایشان
در امور معاد همچنین شفقت این اکابر مبذول است با نتظام
حال ایشان در مقدمه معاش * پس شفقت مبعوثین بر نسبت

عباد اسد بمثابه شفقت آباء است به نسبت ابناء و شفقت این
اکابر به نسبت ایشان بمثابه شفقت امهات است به نسبت
ابناء * پس چنانکه شفقت پدری اصلاح حال را پیش نظر
میدارد اگرچه بگونه رنجی فی الحال او را پیش آید و حال
شفقت مادری بالعکس است همچنین تفاوتیکه درمیان
شفقت مبعوثین و این بزرگواران واقع است قیاس
باید کرد بالجمله وجود باجود ایشان به سبب وفور شفقت
سراسر دعاء عالی است و احیا نابدعای مقالی هر میکشد و مجیب
الدعوات و اهب العطیات اکثر ادعیه اقشرا ریه ایشانرا
که از شدت شفقت سربرزده بمقتضای حکمت بالغه خود
اجابت میفرماید (اما ظهور اثر تقدیر؟) پس بیانش آنکه
از انجا که سینه صفا گنجینه ایشان بمثابه آئینه بی رنگ است
و بسان شیشه بی رنگ از انعکاس نور غیبی سراسر درخشانست
و بفیض لاریبی بر تمام عالم نور افشان * هرچه در عالم تقدیر
مقدر میگردد و اراده ربانی بصدور آن متعلق می شود هر آئینه
خواهش وجود آن چیز از دل ایشان جوش می زند و دعاء ظهور آن
در سینه ایشان خروش می کند و این استدعای بلاشک
مستجاب می شود بحضور رب الارباب * چه ظهور را به

وما تمهید نزول تقدیر ربانی است را ز محتملات تدبیر انسانی * (واما ورود الهام ۲) پس بیانش آنکه ایشان بطریق اشارت قدسی یا بطریق تفهیم و تعلیم یا در منامات و معاملات مامور می شوند بفعلی از افعال عامه بشریه مثل کشتن کسی یا شکستن چیزی یا دادن چیزی یا گرفتن چیزی و امثال آن از اموریکه در میان افراد بنی آدم تعامل با نها جاریست * اما دیگر افراد انسان همان امور را بنا بر اقتضای هوای نفسانی بعمل می آرند و این اکابر بنا بر الهام ربانی چنانکه حضرت خضر علیه السلام فرمودند کادر سورة الکهف وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي * ترجمه * نکردم آنچه تو دیدی از رای خود * (پس همین افعال و اقوال که از سایر بنی آدم صادر میگردد در حق ایشان از جمله عادات شمرده میشود و در حق این بزرگواران از جمله عبادات * بالجمله اعمال این بزرگان راجع میشود باصلاح حال عالم و ثمره اعمال دیگران راجع است بابتغای لذات نفسانی * بیت * موسی آمد در درخت آتش دید * سبز شد آن درخت اندر نار * شهوت و حرص مرد صاحب دل * این چنین دان و این چنین انگار * حال ایشان را بر حال ملائکه قیاس باید کرد قبلی هزاران

انبیا و اولیا که از حضرت عزرائیل علیه السلام صادر می گردد
چون بر طبق الہام ربانی است سرمایۂ سعادت است و قتل
حضرت ذکریا که از ظالم شقی سر بر زد چون باقضای ہوائی
نفسانی بود سراسر باعث شقاوة * و از بسکہ حال ایشان
مثل حال ملائکہ است پس چنانکہ ملائکۃ الله دو قسم اند
ملاء اعلی و مدبرات الامر اما ملاء اعلی پس شان
ایشان اطلاقی است کہ با صلاح قومی خاص یا شہری خاص
اختصاص ندارد بلکہ نظر ایشان متوجہ است با صلاح تمام
عالم و خدمت کافہ بنی آدم * و اما مدبرات الامر پس ہریکی
از ایشان موکل است بکارخانہ معین و ہمت ایشان
مصروف است باصلاح ہمون کار و بار * کسی از ایشان موکل
است بر کارخانہ ابر و میغ و کسی موکل است بر ارحام بنا بر
تصویر صورت و کسی از ایشان موکل است بر حفاظت
بنی ادم الی غیر ذلک * و ہمچنین بعضی از بن بزرگواران
بنا بر اصلاح حال مطلق بنی ادم مامور اند اختصاص بقومی از
اقوام یا ببلدی از بلدان نمی دارند مثل خضر علیہ السلام
و ابدال و اوتاد و افراد * و بعضی دیگر بقومی خاص یا ببلدی
خاص یا بعسکری خاص اختصاص میدارند مثل اقطاب و نجباء

و رفقاء ایشان را اهل خدمات می گویند پس قوم اول
ایشان ملاء اعلی اند و قوم ثانی نائبان مدبرات الامر * و چنانکه
گاهی در باب ادویه نباتیه و معدنیه مادکه مقرمیں اختلافی واقع
میشود که یکی عروج قومی میخواهد و دیگری عروج قومی دیگر و یکی
چیزی را ترجیح میدهد و دیگری چیزی دیگر را و این را
اختصام ملاء اعلی میگویند قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَتَبَارَكَ فِي سُوْرَةِ
ص حِکَایَةً عَنْ رَسُوْلِهٖ وَمَا کَانَ لِيْ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰی
اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ترجمه * سود مرا هیچ دانشی بفرشتگان ملاء اعلی
چون گفت وشنود می کردند (و بار حق جل وعلا از حکمت
بالغه خود امری را که مناسب مصلحت باشد اجرای نماید و گاهی
دعای یکی را اجابت میفرماید و گاهی دعاء دیگری را قَالَ اللهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِيْ سُوْرَةِ الزُّمَرِ وَتَرَی الْمَلَائِکَةَ حَافِّیْنَ
مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ
وَقِیْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ * ترجمه * و می بینی
فرشتگان را صف زده گان گرداگرد عرش می گویند ستایش
پروردگار ایشان و فیصله شد در میان ایشان براستی و گفته شد
سپاس مرخدای را که آفریدگار عالمیان است (همچنین در میان
ادعیه اهل خدمات و هم ایشان نیز تخالفی واقع می شود که یکی

ظفر و قیر و تری لشکری می خواہد و دیگری فتح و نصرت لشکری دیگر حکم علی الاطلاق د مالک بالاستحقاق گاہی دعا کسی را بموقف اجابت میرساند و گاہی دعائی دیگری را قال الله تعالی فی سورہ یس ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ * ترجمہ * این حکم خداوند غالب دانا است) و باید دانست کہ این بزرگوار ان ہرچند در اوصاف و جاہت و مقامات و لایت مشابہت تامہ بانبیاء پیدا کردند اما چون منصب نبوت ایشان در باب ہدایت و مرتبہ خلافت ایشان در باب سیاست نصیب نمیدا رند بناء علیہ بلقب ائمہ ملقب نشدند

تنبیہ ثانی در ذکر امامت باطنہ

باید دانست کہ اصحاب امامت خفیہ از بسکہ ظلال ملائکہ مقربین اند نہ تمثال انبیاء مرسلین مامور برعایت نظام عالم اند نہ مبعوث بہدایت بنی آدم منصوب برای خدمت شان تکوین اند نہ متبوع در احکام شرع متین بناء علیہ بلقب ملقب امام نگردیدند و بہ منصب بعثت نرسیدند * و ارباب امامت تامہ ملقب بخلیفہ راشدہ اند پس متبادر از مطلق لفظ امام صاحب منصب امامت باطنہ است و بس * باید در کلام مالک علام ہم اکثر استعمال لفظ امام بر صاحب ہمین منصب

است قال الله تبارك وتعالى في سورة البقرة واذ ابتلى ابراهيم
ربه بكلمات فاتمهن قال اني جاعلك للناس اماما * ترجمه *
یاد کن آنرا که آزمود ابراهیم را پروردگار او بچند سخنان پس
باتمام رسانید انها را فرمود خدا اندر ستیکه گردانیده توام برای
مردمان پیشوا) دیر ظاهر است که از حضرت خلیل علیه السلام
سیاست صورت نه شده بلکه آنچه احکام را نسبت
عموم ناس ثابت است همین متوجه در اقسام هدایت است
قال الله تعالى في سورة الم السجدة وجعلنا منهم ائمة
يهدون بامرنا لما صبروا وكانوا باياتنا يوقنون * ترجمه *
وگردانیدیم از ایشان پیشوایان هدایت میکردند بحکم ما هر گاه
که صبر کردند و بودند بآیتهای ما یقین داشتند وقال الله تعالى
في سورة الانبياء وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا
واوحينا اليهم فعل الخيرات واقام الصلوة وايتاء
الزكوة وكانوا لنا عابدين * ترجمه * وگردانیدیم ایشانرا
پیشوایان راه نماینده بفرمان ما و وحی کردیم بسوی
ایشان کردن نیکوئیها و برپا کردن نماز و دادن زکوة و بودند
ایشان ما را پرستندگان) پس باید فهمید که از آنکه ایشان
تمثال انبیاء اند و حال انبیاء است در باب انتشار هدایت

مختلف است از بعضی انتشار ہدایت بوجہ اتم صورة بست مثل خاتم الانبیا و کلیم اللہ علیہما السلام و از بعضی ایشان کمتر و از بعضی ایشان اقل قلیل مثل حضرت نوح علیہ السلام و از بعضی ایشان یک فردی از افراد بنی آدم ہم مہتدی نشدہ مثل حضرت لوط علیہ السلام پس چنانکہ ہریک از ایشان در منازل و جاہت و مقامات ولایت فائق بود و بار سال و بعثت لائق و در وفور رحمت و شفقت یگانہ عصر بود و در ابواب ہدایت یکتای دہر قلت و کثرت ظہور ہدایت ہیچگونہ باعث سقوط ایشان در منصب خود نگردیدہ و از بن سبب ہیچ وجہ غبار منقصہ بدامن پاک ایشان نرسیدہ بلکہ کلہم باہم یکدیگر در منصب نبوۃ یکرنگ اند و در میزان رسالت ہمسنگ * ہمچنین قیاس باید کرد کہ شان ائمہ ہم در باب قلت و کثرت انتشار ہدایت مختلف است باوجود تماثل ایشان در منصب امامت قلت ظہور ہدایت از امامی باعث سقوط او از درجہ علو و کمال یا انحطاط او در منصب امامت نمی تواند شد ہمین ائمہ اہل بیعت اند کہ از جملہ ایشان امام جعفر صادق کہ پیشوای عالم اند در ہمہ نمائی بنی آدم و از جملہ ایشان جد امجد انجناب حضرت سجاد اقدر

که غیر از چندی اکابر اهل بیت کثیر کسی از ایشان مستفید گردید ۞ پس بملاحظه این تفاوت اثبات منصب امامت یکی و سلب آن از دیگری بمثابه اثبات نبوة جناب حبیب و کلیم است و سلب آن از لوط و العیاذ بالله ۞ پس از ینجا امامت منقسم شد بامامت مشهوره و غیر مشهوره پس امامت فی الحقیقة از عطایای ربانی است نه از اصطلاحات انسانی آری اگر سعادت مندان اهل زمان بآن فیض یاب شوند آن امامت مشهوره باشد و الا غیر مشهوره ۞ درین مقام چند لطیفه ایست که در ضمن چند نکته بیان باید کرد ۞ نکته اول ۞ امامت ظل رسالت است مبنای آن بر اظهار است نه بر اخفا بخلاف سائر ارباب ولایت پس چنانکه ادعای منازل و مقامات و ادعای بقامات ولایت و بیان معاملات ربانی و کشف اسرار و دعاوی در حق ارباب ولایت مظنه سلب و زوال است همچنین در حق ایشان باعث ترقی و کمال انچه از قسم کلمات فخریه ائمه هدی صریح میزند مثل انچه از حضرت امیر المومنین علی مرتضی منقول است اَنَا الصِّدِّيقُ الْاَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي اِلَّا كَذَّابٌ وَاَنَا الْقُرْاٰنُ النَّاطِقُ ۞ ترجمه ۞ منم صدیق اکبر در

زمان خود نگاہ بداین ظہر از اسوای من گر کاذب و منم قران ناطق) وانچہ از سید الشہدا در معرکہ کربلا از اشعار مفاخرت مرویست و ہمچنین از سائر ائمہ اہل بیت و سیدی عبد القادر جیلانی و دیگر ائمہ ہدی این کلمات را از قبیل تحدیث بنعمۃ اللہ و تشبث برحمۃ اللہ باید شمرد نہ از جنس ہرزہ سرائی و خودستائی ❁ بیت ❁ کار پاکان را قیاس از خود مگیر ❁ گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ❁ نکتہ ثانی ❁ امام نائب رسول است انچہ سنت اللہ در بندہ کان خود بواسطہ انبیاء و رسل جاری فرمود ہمان سنت بواسطہ ائمہ ہم جاری میفرماید و از انجملہ اتمام حجت است بہ بعثت ایشان یعنی تا وقتیکہ بعثت رسول متحقق نمی شود جحود و انکار ایشان در اشقیاء سر بہ نمیزند انتقام مالک علام بہ نسبت اہل معاصی و اثام متحقق نمی گردد کما قال اللہ تبارک وتعالی فی سورۃ بنی اسرائیل وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا ❁ ترجمہ ❁ نیستیم ماعذاب کنندہ تا وقتیکہ بفرستیم رسولی) و این اتمام حجت بہ بعثت ائمہ ہم ثابت می گردد قال اللہ تعالی فی سورۃ یس وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ الی اخر القصہ ❁ ترجمہ ❁ و بیان کن برای ایشان مثلی صاحب دیہہ وقتیکہ آمدند

وران دیہ فرستادگان تا آخر قصہ * مراد از ین قریہ انطاکیہ است کہ حواریین حضرت روح اللہ بسوی ایشان مبعوث شدہ بودند و آنرا اہل انطاکیہ با ایشان جحود و انکار پیش آمدند و در انتقام ہلاک علام کردہ بار کردہ ند وقال اللہ تعالی ایضا وما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ہم خامدون

* ترجمہ * و نازل نکردیم بر قوم آن مرد از پس او ہیچ لشکری از آسمان و نیستیم نازل کنندہ بود مگر یک فریاد جبرئیل پس انجا ایشان مردگان بودند) پس این معنی بالیقین باید فہمید کہ چون در وقتی از اوقات امام قائم کردید و دعوت او بمرتبہ ظہور رسید لا جرم اللہ بر جمیع اہل معصیت و فساد تمام شد و وقت انتقام الہی از ایشان در رسید پس گویا کہ معاصی و آثام بمعارضہ و مقابلہ امام با تمام بر سر سہ و لا ریب بسر حد انتقام می کشد * و از انجملہ مامور شدن عباد است بتفحص ایشان و طلب معرفت ایشان قال اللہ تعالی فی سورۃ المائدۃ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ * ترجمہ * ای گروہ مومنان بترسید از خدا و تلاش کنید بسوی او وسیلہ) و مراد از وسیلہ شخصی است کہ اقرب

الی الله باشد در منزلت کما قال الله تعالی فی سورة بنی اسرائیل اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ * ترجمہ * آن گروه انانکه می پرستند کافران ایشان را می خواهند بسوی پروردگار خود وسیله هرکدام ازینها که نزدیک تراند * واقرب الی الله باعتبار منزلت اول رسول است بعد ازان امام که نائب اوست قال النبی صلی الله علیه وسلم اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَقْرَبَهُمْ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ ترجمہ بالا مذکور شد قال النبی علیه السلام مَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً * ترجمہ * هرکه نشناخت امام زمانه خود را پس تحقیق می میرد مردن جاهلیت ؛ واز انجمله ایفای بعض مواعید است که حق جل وعلا رسول خود را بان موعود فرموده پس بعض ازان را بدست پیغمبر مرتبه ایفا رسانیده وبعض دیگر را از دست نائبان او تمام گردانیده کما قال الله تعالی فی سورة الصف هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ * ترجمہ * اوست انکه فرستاد رسول خود را باراه راست ودین حق تا غالب گرداند آن دین

حق دادہ ایں ۱) وظاہر است کہ ابتدای ظہور دین از
زمان پیغمبر صلعم وقوع امدہ واتمام آن از دست حضرت مہدی
واقع خواہد گردید وہم چنین است ہلاک کسری وقیصر
وتہلک خزائن ایشان کہ انتخاب یاران موعود گشتہ بودند
وظہور آن از دست خلفای راشدین واقع گردید
وازانجملہ اتمام امراست کہ رسول یاران مامور شدہ بودند
وآدای آن از امام صورت بست قال اللہ تعالی
فی سورۃ الاعراف قُلْ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ
اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ترجمہ بگوای مردمان مدرستیکہ من فرستادہ
خدا ام بسوی شما ہمہ شما) وظاہر است کہ تبلیغ رسالت بہ نسبت
جمیع ناس از اصحاب محقق گشتہ بلکہ امر دعوت ارا ہمہ جانب
شروع گردیدہ بود تا بیوما بواسطہ خلفای راشدین وائمہ مہدیین
روبہ تزاید کشید تا اینکہ بواسطہ امام مہدی باتمام خواہد رسید
وہمیں بابت را در امور مذکورۃ الصدر دخل بہ ہی باشد
یعنی چنانکہ وصی در طلب وآدای حقوق قایم مقام
میت می باشد ہم چنین امام قایم مقام پیغمبر است در معاملاتیکہ
درمیان خدا و رسول او منعقد گردید * واز آنجملہ است
نبوت ریاست یعنی چنانکہ انبیاء اللہ را بہ نسبت امت

ثو دیگر نوعی از ریاست ثابت است که بملاحظۂ همان ریاست
ایشان را امت این رسول میگویند و این رسول را رسول این
امت و در بسیاری از امور دنیویه هم تصرف رسول
در ایشان جاریست کما قال الله تعالیٰ فی سورة الاحزاب
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ* ترجمہ * پیغمبر سزاوار
تر است بگرویدگان از ذاتهای ایشان (و در مقدمات
اخرویه هم ولایت او ثابت قال الله تعالیٰ فی سورة النساء
فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ
شَهِيْدًا * ترجمہ * پس چه حال خواهد شد وقتیکه بیاریم از
هر امت گواه و بیاریم ترا برین امت گواه) هم چنین امام را
هم در دنیا و آخرة مثل این ریاست به نسبت مبعوث الیهم
ثابت است فی المشکوٰة فی باب مناقب علیؓ قال النبیؐ صلعم
اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰی
فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ * ترجمہ * آیا
نمی دانید شما بدرستیکه من دوست ترام بمومنین از ذاتهای
ایشان گفتند آری پس فرمود خدا وندا هر کسیکه من
ستم مولای او پس علی است مولای او و قال الله تعالیٰ فی
سورة بنی اسرائیل یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ

* ترجمہ * بازکن روزی را کہ سوال کرد شوند ایشان

بایستانید ایشان را قال الله تعالی فی سورۃ الصافات

وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ * ترجمہ واستادہ دارید آن معبودان را

بدرستیکہ ایشان پرسیدہ خواہند شد قال النبی صلی

الله علیہ وسلم إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ عَنْ وِلَايَتِي * ترجمہ *

تحقیق ایشان پرسیدہ خواہند شد از ولایت من

* نکتہ ثالث * امام فخر الدین رازی در تفسیر کبیر آوردہ است و

علمائے کبار است واعاظم ملت محمد بن ملا رمان حدیث گذاردہ

وجود بیان کردہ * پس چنانکہ تمام اکابر سلطنت و ارکان

مملکت را تعظیم شاہزادہ والا قدر ضرور است و توسل

باو واجب مواتر بر خود با او علامت نمک حرامی است و اظہار

مفاخرت نزد او مایۂ بد انجامی ہم چنین تواضع و تذلل ہر

صاحب کمال محصور او باعث سعادت دارین است و

شمردن علم و کمال خود در روبروی او حالت شقاوت و نشانی

بیگانگی با او بیگانگیست با رسول و بیگانگی از و بیگانگیست از

رسول خصوصا درین مقام کہ منصب نیابت پیغمبر ہم از

جانب حکیم علی الاطلاق با و منصوص گردید پس حالش در

ضمن این تمثال باید فہمید کہ از مقربان بادشاہی امیری باشد

بنهایت جلیل القدر مقرب در میان حضار دربار مامور بر خدمات عمده قایم بر مناصب عالیه و او را فرزندی باشد بنهایت سعید شایسته حضور پادشاهی و قابل تفویض خدمات از لیاقت و هنر مشابه پدر خود و هم راه پدر خود آمد رفت بیار گاه پادشاهی میدارد و عزت و اعتبار در درگاه پادشاه و در حضار آن بارگاه پادشاهی بحدی بدست آورده که منصب نیابت پدر خود را از حضور سلطانی مفوض گردید پس اگر کسی از رفقاء پدر او با او راه مساوات خواهد پیمود و بر منصب خود در مقابله او تفاخر خواهد نمود و هم نمک حرامی به نسبت آقاء خود که آن امیر کبیر است با و عائد خواهد شد و هم عتاب سلطانی بر و متوجه خواهد گردید * همچنین سرکشی و روتابی از امام وقت گستاخی است به نسبت او و مساوات اوست به نسبت رسول و اعتراض مخفی است بر حکیم علی الاطلاق که این چنین شخص ناقص را منصب نیابت آنچنان شخص کامل عطا فرمود * بالجمله تقرب الی الله بترک توسل ایشان خیالی است بر احتمال و وهمی است سراسر باطل و محال * بیت * بی عنایات حق و خاصان حق * گر ملک باشد سیه گردد ورق * قَالَ النَّبِیُّ صلی الله علیه و سلم حُبّ عَلِیٍّ حَسَنَةٌ

لا تصر معها سيئة ولتنفع عليّ سيئة لا تنفع معها حسنة * ترجمه *
دوستی علی یک است ضرر و نقصان نمیکند با وجود آن گناه
و عداوت علی گناه است نفع نمی دهد با وجود آن گناه کرا ہي
یکی فی المشکوة فی باب مناقب اهل بیت النبی عن
قال علیه السلام الا ان مثل اهل بیتی فیکم مثل سفینة
نوح من رکبها نجی ومن تخلف عنها هلك * ورزقنا الله
وسائر المسلمین حب اهل البیت واتباعهم بل حب
جمیع ائمة الهدی واتباعهم امین یا رب العالمین

نامه ثالث در ذکر امامت نامه

وآرا خلافت راشده وخلافة علی منهاج النبوة وخلافت رحمت
میگویند * باید دانست که چون چراغ امامت ورشیشه خلافت
جلوه گر گردید نعمت ربانی در باب پرورش نوع انسانی
باتمام رسید وکمال روحانی باکمال این رحمت رحانی بمنابه
نور علی نور ریسان آفتاب در حشید هرچند بنیام خلافت
راشده از جانب حق نعمت ورحمت تمام وکامل گردید * با ما کاهی
شعادت اهل زمان اقتضا می نماید که جماهیر اهل اسلام بر قبول
خلافت راشده اتفاق نمایند وکال ودل حکومت خلیفه راشد
اختیار کند امر خلافت ربانی انتظام میگیرد ودر تقدیم حیاتست

ایمانی بخوبی صورت انجام می پذیرد * آنرا خلافت منتظمہ میگویند و در بعضی احیان بحسب تقدیر ربانی وقضائی آسمانی هر چند خلیفه راشد برروی کار می آید و در باب اقامت خلافت سعی بلیغ بجا می آرد فاما از نفاق جماهیر مسلمین صورت نه بندد وانتظام کما ینبغی دست ندهد * پس درینصورت اگرچه خلیفه راشد موجود است و در اقامت خلافت ساعی فاما انتظام خلافت بوقوع نیاید آنرا خلافت غیر منتظمه میگویند * پس خلافت راشده دو قسم شد خلافت منتظمہ مثل خلافت خلفاء ثلثہ وخلافت غیر منتظمہ مثل خلافت مرتضی علی علیه السلام * اما خلافت غیر منتظمہ پس این انشا را مرخلافت با وجود خلیفه راشد بمثابہ قامت ظهور هدایت رسول است مثل حضرت نوح علیه السلام پس چنانکه قلت ظهور هدایت هیچ کونہ غبار منقصت دامان پاک حضرت نوح را نمی آلاید همچنین عدم انتظام خلافت هیچ و جه نقصانی بخلیفه راشد نمی رساند پس خلافت غیر منتظمہ را اگر باعتبار وجود خلیفه راشد ملاحظه کنیم باید که بگوئیم که خلافت راشده متحقق است و اگر باعتبار عدم انتظام و تفرق اهل اسلام ملاحظه کنیم بگوئیم که متحقق نیست پس انچه در حدیث شریف آمده اَلْخِلَافَةُ بَعْدِي

ثَلٰثُوْنَ سَنَةً الحدیث معنی انست کہ خلافت بعد من بقدر سی سال است ۔
این بملاحظہ اعتبار اول است وانچہ بعضی از احادیث برانتمام
خلافت برحضرت ذی النورین دلالت میکند نظر باعتبار ثانی
فِی الْمِشْکوٰۃ فِیْ بَابِ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِنَّ
رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَاَیْتُ کَاَنَّ مِیْزَانًا نَزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَکْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ
اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَکْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ
ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَانُ فَاسْتَاءَ لَھَا رَسُوْلُ اللہِ صلعم فَسَاءَہٗ ذٰلِکَ
فَقَالَ خِلَافَۃُ نُبُوَّۃٍ ثُمَّ یُؤْتِی اللہُ الْمُلْکَ مَنْ یَّشَآءُ ٭ ترجمہ
ابوبکرہ نقفی روایت کردہ کہ مردی گفت مر پیغمبر خدا را صلعم دیدم
من در خواب کہ ترازوی فرود آمدہ است از آسمان پس
برکشیدہ شدہ تو وابوبکر پس چربید آمدہ تو وبرکشیدہ شدہ
ابوبکر وعمر پس چربید آمد ابوبکر وبرکشیدہ شد عمر وعثمان پس
چربید آمد عمر پس بر داشتہ شد ترازو وپس اندوہگین شد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم از صحبت این رویا کہ آمرد دید پس
محزون واندوہگین کردانید آن حضرت را شنیدن این حکایت
پس گفت خلافت ابوبکر وعمر خلافت نبوت است پس میدہد
خدای تعالی ملک را ہر کرا میخواہد وَفِیْہِ فِیْ بَابِ مَنَاقِبِ ہٰؤُلَآءِ

الثلاثة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اري الليلة رجل
صالح كان ابا بكر نيط برسول الله صلى الله عليه وسلم ونيط
عمر بابي بكر ونيط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا اما الرجل الصالح
فرسول الله صلى الله عليه وسلم واما نوط بعضهم ببعض فهم
ولاة الامر الذي بعث الله به نبيه صلعم گفت بی ص نموده شد
در خواب امشب مردی صالح گویا که ابوبکر آویخته
شده است به پیغمبر خدا صلعم و در آویخته شده است عمر بابی
بکر و در آویخته شده است عثمان بعمر گفت جابر چون برخاستیم
از پیش پیغمبر صلعم گفتیم اما مرد صالح که آنحضرت فرموده
رسول خدا خود است و اما در آویختن بعض از ایشان
به بعضی معنیش آنست که ایشان والیان کاری اند که برانگیخته
است خدای تعالی بدان کار پیغمبر خود را صلعم (و اما خلافت
منتظمه پس گاهی انتظام آن بکمال میرسد بوجهیکه عظمت خلیفه
را شد در زمان خلافت او مسلم طوایف انام باشد و زبان
رد بر خاص و عام هیچ کس را از تسلط او رنجی و ملالی بهم
نرسد و نه کسی را در لیاقت او قیلی و قالی و این را خلافت
محققه ظاهره میگویم * و گاهی بعضی اهل زمان از تسلط خلیفه راشد

و تیغی می کشند از زبان طعن و ملامت تیر می کشایند تا
مخالفت زمان و تائید آسمانی زردی رخ ایشان تا بسرحد
بیم خروج می رسد و ملال علی ایشان تا نوع بیعت می کشد
و انتظام خلافت بظاهر بر حسب ترقی خلیفه راشد میسر و اگر
چه احکام او بر فلوت بعضی از اهل زمان گران می گردد
و اما خلافت مفتونه می گوییم پس خلافت منتظمه هم دو قسم
شد محفوظه مثل خلافت شیخین * و مفتونه مثل خلافت
ذی النورین * اما خلافت محفوظه پس همو نیست نعمت
عظمی و غنیمت کبری در حق جمهور بنی آدم بلکه درباره
تمامی عالم پس خلافت راشده درین صورت من کل
الوجوه متحقق است هم باعتبار وجود خلیفه راشد و هم باعتبار
ظاهر انتظام اهل اسلام و ملت و هم باعتبار اذعان و اطمینان
اهل زمان و اذعان کافه اقران و اخوان * اما خلافت مفتونه
پس هر چند باعتبار وجود خلیفه راشد و جریان ظاهر انتظام در میان
طوایف انام بلا ریب موجود است اما باعتبار فقدان اطمینان
علی اهل زمان گویا مفقود * شارع علیه در بعضی احادیث اشارتی
تام بخلافت بر زمان فاروق اعظم وارد شده فی المشکوة فی
باب مناقب عمر روی عن ابی هریرة قال بینا انا نائم رایتنی علی

قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ
اَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ
وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ اَبِي بَكْرٍ
فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتّٰى
رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ * ترجمہ * می گفت آنحضرت
او را اثنای انکه من در خوابم می بینم خود را بر سر چاهی که بر ان
دلویست پس آب کشیدم من از آن چاه انقدر که
خواسته است خدای تعالی بستر گرفت دلو را پسر ابو قحافه
یعنی ابوبکر پس کشید ابوبکر از ان چاه یک دلو یا دو دلو را
کشیدن او سستی و ناتوانی است و خدا بیامرزد ابوبکر را پس بستر
گرفت دلو را عمر ابن الخطاب از دست ابی بکر پس
گشت آن دلو در دست عمر دلو عظیم پس ندیدم من کسی
قومی را که عمل خوب می کند هم چو عمل عمر تا انکه سیراب شدند
مردم و ردند یعنی راست کردند انجو رد شتران یعنی انتظام بخوبی
بدیر فت امر خلافت (تفاضل در میان خلفاء راشدین
باعتبار انتظام و انتشار امر خلافت عارضی است نه از اصل
کمال خلافت * مشابه تفاضل انبیا و مرسلین باعتبار قلت و
کثرت هدایت که انهم تفاضل عارضی است نه از اصل

منصب رسالت * ودرین مقام چند لطیفه ایست متعلق بالفاظ مطلق خلیفه راشد که آن را در ضمن چند نکته بیان کنیم * نکتهٔ اولی * خلیفه راشد عبارت است از شخصیکه صاحب منصب امامت باشد و ابواب سیاست ایمانی از و ظاهر شود پس هر که باین منصب برسید بس همان است خلیفه راشد خواه اوائل امت باشد خواه در اواخران خواه فاطمی الحسب باشد خواه هاشمی المنصب خواه قصوی الاصل باشد خواه قریشی النسل * این لفظ خلیفه را بمنزلهٔ لفظ خلیل الله یا کلیم الله و روح الله وحبیب الله وصدیق اکبر و فاروق اعظم وذوالنورین و مرتضی ومجتبی وسید الشهدا و امثال ذلک تصور نباید کرد که هر یک ازان لقبی است خاص که بذات بزرگی از بزرگان دین اختصاص میدارد و از اطلاق آن لقب ذات همان بزرگ مفهوم می شود * هم چنین گمان کنند که لفظ خلفاء راشدین هم بذوات خلفاء اربعه اختصاص میدارد که از اطلاق این لفظ ذوات همون بزرگان مفهوم می گردد حاشا وکلا * بلکه این لقب را بمنزلهٔ ولی الله و مجتهد وعالم وعابد و زاهد و فقیه و محدث و متکلم و حافظ و بادشاه و امیر و زیر تصور باید کرد * که هر کلمه

ازان بر صفتی خاص و منصبی مخصوص دلالت نمیدارد هر که بان صفت متصف باشد و بران منصب قائم همو نسبت ملقب بان لقب پس چنانکه گاهی گاهی موجی از دریای رحمت بهر می بر آرد و ماهی را از اژدهای بر روی کار می آرد هم چنین گاهی نعمت الهیه بکمال میرسد و ماهی را بر تخت خلافت جلوه گر می کند پس همون امام خلیفه راشدان زمان است و انچه در حدیث شریف وارد شده که زمانه خلافت راشده بعد وفات رسول مقبول علیه الصلوة والسلام بقدر سی سال است و بعد ازان زمانه سلطنت پس مراد ازان اینست که خلافت راشده علی سبیل الاتصال والتواتر بقدر سی سال باقی خواهد ماند نه انکه تا قیام قیامت زمانه خلافت راشده همین قدر است و بس * بلکه مدلول حدیث مذکور همین است که خلافت راشده باقتضای سی سال منقطع خواهد گردید نه انکه بعد انقطاع الی ابد الاباد عود نخواهد کرد بلکه حدیثی دیگر بر عود خلافه راشده بعد انقطاع ان دلالة میدارد قال النبیّ صلعم تَکُونُ النُّبُوَّةُ فِیکُم مَا شَاءَ اللهُ اَن تَکُونَ ثُمَّ یَرفَعُهَا اللهُ تعالی ثُمَّ تَکُونُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللهُ اَن تَکُونَ

ثم یرفعها اللہ تعالی ثم یکون ملکا عاضا فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعها اللہ تعالی ثم یکون ملکا جبریة فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعها اللہ تعالی ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة ثم سکت * ترجمہ این حدیث (درصفحہ ۱۸ گذشت) و نیز ظاہر است کہ خلافت حضرت مہدی علیہ السلام افضل انواع خلافت راشدہ است یعنی خلافت منتظم محفوظ چہ در وصف ایشان وارد شدہ فی المشکوة فی باب اشراط الساعة قال رسول اللہ صلعم لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذالک الیوم حتی یبعث اللہ فیہ رجلا من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا * ترجمہ فرمود رسول خدا صلعم اگر باقی نماند از دنیا مگر یک روز ہرآئینہ می گرداند خدای تعالی ان روز را تا آنکہ برانگیزد دران روز مردی را کہ از اہلبیت من است موافق باشد نام او نام مرا و نام پدر وی نام پدر مرا پر گرداند ان مرد زمین را بداد و عدل چنانکہ پر کردہ شدہ است بستم وجور) و نیز درہمان باب وارد شدہ قال رسول اللہ صلعم اتاہ ابدال الشام وعصائب اہل العراق فیبایعونہ

* ترجمہ * فرمود رسول خدا صلعم بیاید مہدی را ابدال از ولایت شام و جماعت از اہل عراق پس بیعت کنند مہدی را) و نیز وارد شدہ در ہمان حدیث وَ یَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَ يُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ * وکار می کند مہدی در مردم بسنت و روش پیغمبر ایشان محمد صلعم و می اندازد دین مسلمانی گردن خود را بر زمین و ثبات وقرار می یابد) و نیز دران باب وارد گردیدہ قال رسول الله صلعم يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ سَاكِنُ الْاَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ * ترجمہ * فرمود پیغمبر خدا صلعم و راضی خواہند شد ازان و خوشنود می باشند ازوی سکونت کنندہ آسمان و سکونت کنندہ زمین نمی گذارد آسمان از قطرہای باران خود چیزیرا اگرانکہ بریزد آسمان آنرا بر زمین و نمی گذارد زمین از رستنیہای خود چیزیرا اگرانکہ بیرون می آرد آن را تا انکہ آرزو دارند زندگان مردگان را * یعنی باران در زمان مہدی بسیار بارد و حاصلہای زمین بکمال آید و زندگانی خوش گردد) و نیز وارد شدہ قَالَ النَّبِيُّ صلعم اَلْمَهْدِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُشْبِهُهٗ فِي الْخُلُقِ * ترجمہ * و مہدی مشابہ

خواہد شد انرمی در شاق * و نیز این گمان نباید کرد کہ
زمانہ خلافت راشدہ با اوائل امت است یعنی زمانہ خلفاء
اربعہ یا اواخر امت یعنی زمان حضرت مہدی علیہ السلام
و درمیان این ہر دو زمان ہمہ زمان تعطل است کہ ہرگز
دران خلافت راشدہ کاہی ظاہر شدنی نیست چہ بسیاری
از تابعین سلامت عمر بن عبد العزیز را نیز از جملہ خلافت
راشدہ شمردہ اند و انچہ در حدیث اول از عود خلافت
راشدہ مذکور گردید امر ظہور خلافت عمر بن عبد العزیز محمول
نمودند چنانچہ حبیب کہ از جملہ تابعین است ہمان حدیث اول
بعمر بن عبد العزیز نوشتہ و در پایان این بشارت کما شتہ
فی المشکوۃ فی باب تغیر الناس ارجوان یکون امیر
المؤمنین بعد الملک العاض و الجبریۃ عمر بیہ و اشعیہ
برتبہ * امید میدارم کہ باشی تو امیر المومنین یعنی تاپیشتر
از ملک کردہ و ملک جابر کہ انحضرت خبر دادہ است بدان
پس خوش حال کردانیدہ شد عمر باین سخن و خوش آمد او را
یعنی عمر ابن عبد العزیز را) پس عمر ابن عبد العزیز ہم این
بشارت را قبول فرمود و اہل تاریخ ہم نیز نمودند کہ
این حدیث اشارت است بر خلافت حضرت مہدی پس

چرا بر خلافت دیگران شبهه می کنی * و نیز در آن باب وارد شده قَالَ النَّبِیُّ صلعم اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْهَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّ فِیْهَا خَلِیْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِیَّ * ترجمه * فرمود نبی صلعم وقتیکه به بینید نشانهای سیاه را که بیشک بیرون شده است از جانب خراسان پس بیائید آنها را اگرچه بدر ستیکه در ان رایات خلیفه خدا مهدی است (و نیز ظاهر است که این مهدی غیر آن مهدی موعود است که ظهور ان از مدینه منوره است نه از خراسان و این هم خلیفه الله است که کافه انام مسلمین با عانت او مامور اند و در رفاقت او ماجور) و نیز در بیان باب وارد شده قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ یُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰی مُقَدِّمَتِهٖ رَجُلٌ یُقَالُ لَهُ مَنْصُوْرٌ یُمَکِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا مَکَّنَتْ قُرَیْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهٗ * ترجمه * بیرون می آید مردی از وراء النهر گفته می شود مر آن مرد را حارث حراث که همراه او مردی باشد گفته می شود مر این مرد را منصور قرار میدهد آنرا که حارث نام اوست آل محمد را چنانکه قرار داده و پای برجای کردند قریش مر پیغمبر خدا را صلعم واجب و لازم

است بر ہر مسلمان یاری دادن و تائید نمودن آنحضرت را
و نیز ظاہر است کہ این بزرگ کہ از اہل بیت است کرامات
موئد اوست چہ مہدی موعود است چہ مہدی موعود را اراده
باجتماع لشکر ہست تائید خواہد شد او باجتماع لشکرہا و را از نہرہا
پس حال خلافت راشده را با مملکت ظاہره و حال
سلطنت عادلہ با حکومت جابره قیاس باید کرد پس
چنانکہ گاہی سلطنت عادلہ ظہور میکند و گاہی حکومت جابره
ہمچنین گاہی خلافت راشده ظاہر میگردد و گاہی مملکت
ظاہره تبدل قسمین خلافت را بر تبدل لیل ونہار قیاس باید
کرد چنانکہ بعد از زمان لیل نہار آشکارا میگردد و باز در ظلمت
شب روپوش می شود و بعد از آن باز نور او جوش میزند
و در اینجا رمال ارا از سر دل نعمت الہی کہ عبارت از
ظہور خلافت راشده است ہرگز مایوس نباید شد و آنرا از مجیب
الدعوات طلب باید کرد و مراعات دعای تو چشم باید
داشت و در تفحص خلیفہ راشد در ہر زمان ہمت باید گماشت
کہ شاید نعمت کاملہ در ہمین زمان ظہور فرماید و خلافت
راشده در ہمین وقت روزنماید * نکتہ نادره * خلیفہ راشد سایہ
رب العالمین است و ہمسایہ انبیاء و مرسلین * سرمایہ ترقی

گزین است و ہمپایہ ملائکہ مقربین مرکز دائرہ امکان است
منحصر جمیع اکوان افسر ارباب عرفانست ــــ دفتر افراد
انسان دل او عرش تجلی رحمن است و سینہ او دریای
رحمت بیکران اقبال او پرتو جلال یزدانی است ومقبولیت
او عکس جمال ربانی قہر او تیغ قضا است و مہر او منبع عطا و
معارضہ او معارضہ تقدیر است و مخالفت او مخالفت رب
قدیر ہر کہ لیکہ در خدمتگذاری او مصروف نکردید خیالیست
پر اختلال و ہر علمی کہ در بیان اعظام و اکرام او بکار نیامد واہی
است ــــ اسر باطل و محال ہر صاحب کمال کہ موازنہ خود
با او می جوید را ہ مشارکت حق می پوید غلامت اہل کمال
ہمین است کہ در خدمت او مشغول باشند و در طاعت او
مبذول ارادہای مساوات او دست بردارند و او را بجای
رسول بشمارند * نکتہ ثالثہ * خلیفہ راشد نبی حکمی است ہر چند
فی الحقیقہ بپایہ رسالت نرسیدہ تا ما بمنصب خلافت چندی
از احکام انبیا علیہم السلام بروجاری گردیدہ ہر چند احکام مسطورہ
در ابواب آیندہ انشاء اللہ تعالی باستیعاب مذکور خواہد
گردید اما در ہمہ احکام درین مقام بطریق نمونہ ذکر کردہ
می شود از انجملہ توقف نجات اخروی است بر اطاعت

او یعنی چنانکه اگر کسی بهزار وجه در معرفت الهیه و تهذیب
نفس جد و جهد تمام و سعی مالا کلام بجا آورد اما تا وقتیکه ایمان
بالرسل ندارد و هرگز نجات اخروی میسر نخواهد آورد
و خلاص از عذاب جبار و درکات نار نخواهد یافت همچنین
هرچند عبادات شرعیه و طاعات دینیه بجا آورد و جد و جهد تمام
در امتثال احکام اسلام بروی کار آرد اما تا وقتیکه
در اطاعت امام وقت کردن به عهد و اقرار بامامت او نکند هرگز
عبادت مذکوره در آخرت کار آمدنی نیست و از دار و گیر رسید
قدیر خلاصی یافتنی نه * چنانکه در حدیث شریف وارد شده
مَنْ لَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ فَقَدْ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً * ترجمه *
بالا گذشت * فِي الْمِشْكٰوةِ فِي كِتَابِ الصَّلٰوةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَادُّوا زَكٰوةَ
اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيعُوا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ * ترجمه * فرمود
نبی صلعم بگذارید پنج نماز خود و بدارید روزه بماه رمضان خود.
و ادا کنید زکوة مال خود و اطاعت کنید صاحب امر خود را داخل
شوید در جنت پروردگار خود * فِي الْمِشْكٰوةِ فِي كِتَابِ الْاِمَارَةِ
وَالْقَضَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صلعم مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ
مِيتَةً جَاهِلِيَّةً * ترجمه * کسیکه بمیرد حال آنکه نیست در گردن

او بایعت فی میر دمردن تجاہلیۃ) و از انجملہ توقف عبادات شرعیہ است بر موافقت امر او یعنی چنانکہ عبادات دینیہ و طاعات شرعیہ اگر مطابق سنت نبویہ باشد مقبول است والا مردود چنانچہ صحت جمعہ و اعیاد و جہاد و حدود و تعزیرات بر متوقف است بر امر امام و فیہ ایضاً قال النبیؐ صلعم انما الامام جنۃ یقاتل من وراءہ ویتقی بہ * ترجمہ * فرمود پایغمبر خدا صلعم جز این نیست کہ امام سپر است کہ جہاد کردہ می شود از پس وی و حفاظت نمودہ می شود بان سپر از آفات و مخافات)

وفیہ فی کتاب الجہاد قال النبیؐ صلعم الغزو غزوان فاما من ابتغی وجہ اللہ واطاع الامام وانفق الکریمۃ ویاسر الشریک واجتنب الفساد فان نومہ ونبہہ اجر کلہ واما من غزا فخرا وریاء وسمعۃ وعصی الامام وافسد فی الارض فانہ لم یرجع بالکفاف * ترجمہ * غزا کردن دو قسم است اما کسیکہ طلب کند بغزا کردن رضای او را و فرمان برداری کند امام را و دہد یاری در راہ خدا انفس و مالہای برگزیدہ خود را و رفق نماید کسی را کہ با وی شریک است و پرہیز کند بناہی را پس بدرستیکہ خواب و بیداری وی موجب ثواب است ہمہ و اما کسیکہ غزا کند بجہت نازیدن و برای آنکہ تا مردم

به بایستد و بشنوند و نافرمانی کنند در زمین پس بد کرده‌اند و بی باک نمی گردد و ما ثواب * و از انجمله نفاذ حکم اوست در عقود و معاملات بنی آدم پس چنانکه وقتیکه بنی وقت بانعقاد معامله از معاملات فیما بین دو شخص حکم فرماید مثل انعقاد نکاح یا بیع یا امثال ذلک پس آن معامله بمجرد حکم او خود بخود منعقد میگردد و پس باز کسی را چون و چرا در آن نمی رسد چنانکه حق جل و علی در سوره احزاب می فرماید وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ * ترجمه * نرسد هیچ مرد و زنی گرویده را چون حکم کند خدا و رسول او بامری اینکه باشد برای او اختیار از امر ایشان * همچنین عقود مذکوره بحکم امام یا نائب او که قاضی است خود بخود منعقد می شود و مجال گفتگو کسی را باقی نمی ماند چنانچه مسئله ° قضاء القاضی ینفذ ظاهرا و باطنا * ترجمه * حکم قاضی نافذ می شود از روی ظاهر و باطن) در متون و شروح مصرح است * و از انجمله ثبوت حکم شرعی است تا مراد یعنی چنانکه در فعلی از افعال و قولی از اقوال هزار منافع و مضار مدرک شود و بصد وجه حسن یا قبح عقلا در و ثابت گردد اما تا وقتیکه کتاب منزل یا نص نبی مرسل بر لزوم یا منع او دلالت نه کند

باشد و جوب یا حرمت آنقول و فعلی شرعا ثابت نمی تواند شد
همچنین اگر در فعلی و یا قولی بهزار وجه منفعت در ابواب
قضیا ست مفهوم گردد تا ماتا وقتیکه حکم امام یا نائب او بیان
ملحق نگردد آنرا از واجبات شرعیه نتوان شمرد * همچنین
اگر بر صحت دعوی یا بطلان آن یا ثبوت حد و تعزیر هزار
دلائل قایم باشد و صد ها گواهان بران گواهی دهند اما تا وقتیکه حکم
امام یا نائب او بان ملحق نگردیده هرگز بپایه ثبوت نرسیده پس
چنانکه سبب ثبوت احکام شرعیه نص نبویست و بیان وجوه حسن
و قبح عقلی محض بنا بر تسلی خاطر مخاطبین و الزام مخالفین است
و بس * همچنین سبب ثبوت احکام عقود و معاملات و حدود
و تعزیرات حکم امام و نائب اوست و اظهار شهادت شهود
و بیان منافع و مضار محض بنا بر تسلی خاطر حاکم است و الزام
کسیکه او را بجور و ظلم نسبت کند * و از انجمله انکه حکم او
نص حکمی است یعنی چنانکه اجتهاد مجتهدین و قیاسات قائسین
وقتیکه مقابل نص قطعی می شود بلا ریب از پایه اعتبار ساقط
میگردد هرگز عمل برا مور مذکوره بر تقدیر مخالفت نص جائز
نیست * همچنین وقتیکه در مواضع اختلاف مسائل اجتهادی حکم
امام یا حد انجانبین ملحق گردید بر هر مجتهد و مقلد و عالم و عامی

و عارف و غیر عارف واجب الاذعان شد هرگز کسی را
معارضه آن باجتهاد خود یا باجتهاد مجتهدین یا بالیقین یا بالهام
خود یا بالهام شیوخ متقدمین هیچگونه نمیرسد * هر که مخالفت
امر امام باید و در جانب خلاف امور مذکورة الصدر تمسک
کند بیشک عند الله عاصی است و نزد او محجور رب
العالمین و انبیاء مرسلین و علماء مجتهدین نامسموع * و این
مسئله اجماعیه است که هیچ کس را از اهل اسلام در آن
اختلافی نیست و از اینجا که قوانین ریاست و آئین
سیاست کار خلیفه راشد ظاهری گردد حکم حجت سویه
میدارد پس آئین خلفای عظام مرادف سنن انبیاء کرام
است که استدلال آن در مناظرات و تمسک آن در
معاملات و عادات کافی و شافی است پس آئین مستطر
او از قبیل سنت است نه از جنس بدعت فی المشکوة فی
بَابِ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا
فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا
بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُورِ
فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ * ترجمه * فرمود

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسیکہ خواہد زیست از شما بعد من پس قریب است کہ خواہد دید اختلاف بسیار پس لازم گیرید سنت من و سنت خلفای راشدین مہدیین و چنگ زنید بر ان وبگیرید آن سنت را از نواجذ کہ بعنی چہہ کوبندو بپرہیزید از نوپیدا کردن در دین پس بدرستیکہ ہر چیزی کہ نو پیدا شدہ در دین بدعت است و ہر بدعت گمراہی است) و از انجملہ انکہ احکام امام متمم سنت است تفصیلش انکہ چنانکہ حکیم علی الاطلاق اصول احکام شرعیہ را در کتاب منزل خود مبین فرمودہ و بیان فروع و شروط انرا بزبان نبی مرسل مفوض نمودہ مثلا بندگان خود را در کتاب خود باصل صلوۃ مامور کردہ و تعیین اوقات و قدر رکعات و سائر ارکان و شروط را در باب صلوۃ و ہم چنین تعین اموال زکواۃ و نصاب او و مقدار او وامثال آن بر رسول مقبول خود حوالہ کردہ ۞ پس دین عبارت است از مجموع اصول احکام کہ مدلول کتاب منزل است و فروع ان کہ مفہوم حدیث مسلسل است پس مجموع کتاب وسنت مبین احکام دین و شریعت باشد ہم چنین بسیاری از احکام اند کہ مختلف می شوند باختلاف زمان مثلا لشکر کشی در بعضی اوقات بر ضی

الهی است و در بعضی اوقات غیر مرضی و مقام گران لشکر
در قطری از اقطار و مصری از امصار و در بعضی اوقات
نافع در دین است و در بعضی اوقات مضر آن پس در
امثال این احکام حکمی خاص مطلقا تعین نشوان کرد مثلا
نتوان گفت که مطلق لشکرکشی واجب است یا ممنوع و مطلق
کوچ و مقام حلال است یا حرام بناء علیه تعین این احکام
مفوض است بر رای امام پس این احکام را هم از احکام
شرعیه باید شمرد نه از رسوم عرفی پس شرع عبارت است
از مجموع انچه از کتاب الله و سنت رسول الله و احکام خلیفه
الله مستفاد می شود پس چنانکه کتاب و سنت از اصول
دین متین است هم چنین حکم امام هم از اصول شرع مبین * پس
چنانکه سنت را در مرتبه ثانیه از کتاب باید شمرد هم چنین حکم
امام را در پایه فروتر از سنت باید نهاد پس اصل کتاب
الله است و متمم آن سنت نبوی و مبین آن حکم امام پس
ایمان بکتاب الله اول است و ایمان برسول الله ثانی و اذعان
خلیفة الله ثالث قال الله تعالی فی سورة النساء یَآاَیُّهَا
الَّذِیْنَ آمَنُوْآ اَطِیْعُوااللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ
مِنْکُمْ * ترجمہ ای گروه مومنان فرمان برید خدای را

و اطاعت کنند رسول را و سنت او را که از شرع باشد قال النبی صلی الله علیه و سلم علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین بنا برین علما را اعتقاد اطاعت امام در مواضع غیر منصوصه بر صحت قیاس موقوف نداشته اند بلکه اطاعت او را با وجود یکه قیاس او ضعیف باشد واجب انگاشته * و مخالفت او را اگر چه بملاحظه قیاسی باشد که اقوی و اظهر است از قیاس او جائز نه پنداشته * و سرش همین است که حکمش بذاته اصلی است از اصول دین و دلیلی است از ادله شرع مبین که اقوی است از قیاس صحیح اگر چه فی الحقیقة بقیاسی از قیاسات مستند باشد * فاماان قیاس اگر چه صحیح باشد ظنی است و این حکم اگر چه بنفس الامر مستند بقیاس است الا قطعی است مثل آنکه اجماع حجت قطعیه است و بسا است که مستند اجماع در نفس الامر قیاسی می باشد یا خبر غیر مشهور روان هم ظنی است * از انجمله آنکه حکم امام هم نص حکمی است که در مرتبه ثانیه است از نص حقیقی و اقوی است از سائر ادله شرعی چنانچه بسیار چیز است که در کتاب الله مسکوت عنه است و بسنت نبویه آنرا واجب یا حرام

[illegible]

وبدعت مباح ومساوی اسم فین بنظر می آید مگر امام او را واجب و حرام میکرداند * واز انجمله انکه تفویض بعض تغییر احکام بذمه امام یعنی چنانکه وقتیکه مقدمه از مقدمات دیانت یا سیاست پیش آید و مهمی از مهمات دین رو نماید پس اگر پیغمبر در میان امت موجود باشد پس ایشان را نمی رسد که بران امر مسابقت نمایند و قبل قال را در میان خود انداز ند وباهم مشاورت کرده چیزی مقرر و معین سازند و بر عقل و فهم پیرو رائی و قیاس خود دران بسازند * بلکه باید که دران مقدمه سکوت نمایند و انرا بحضور پیغمبر حواله سازند و منتظر باشند که او درین مقدمه چه حکم می فرماید و کدام رفیق معین می نماید * بالجمله فرمان روائی منصب او ست و زبان درازی مرتبه امت قال الله تبارک و تعالی فی سورة الحجرات یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ * ترجمه * ای ان کسانیکه ایمان اوردید سبقت نه نمائید نزدیکی خدا و رسول او و بترسید از خدای بدرستیکه خدا شنوا و داناست * هم چنین لازم است که اجرای احکام و سرانجام مهمات بسوی امام حواله نمایند یا او را قیل و قال و بحث و جدال ننمایند و خود

بجود بر مهمی از مهمات اقدام نکنند و زبان را بحذو را وکلام دهند و رای خود را و رسرانجام مقدمات دخل ندهند و دم استقلال بوجه من الوجوه با او نزنند قال الله تبارک و تعالی فی سورة النساء وَاِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ مِنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطَانَ اِلَّا قَلِیْلًا * ترجمه * وچون باید بمنافقان مهمی که موجب امن باشد یا سبب خوف ظاهر سازند انرا و اگر باز گردانند آن امر را بسوی پیغمبر و سرداران از ایشان هر آینه معلوم کنند آن امر را کسانیکه استنباط می کنند آنرا از ایشان و اگر نبودی فضل خدا بر شما و رحمت او امر هر آینه تابعداری کردید شما شیطان را مگر اندکی از شما یان * بالجمله کار بار خلافت برابر سیاست سلاطین قیاس باید کرد نه بر ریاست دهاقین * نکته رابع خلیفه را شهر بهتر که فرزند ولی عهد رسول است و دیگر ائمه دین بهتر که فرزندان دیگر * پس چنانکه مقتضای سعادتمندی سائر فرزندان همین است کرانچه مراتب پاسداری و خدمت گزاری که به نسبت والد کردنی است این همه به نسبت برادر جانشین پدر بجا ارند و او را بجای والد

خود شریک ندو با او در مشارکت ندارند بلکه بر منصب وزارت
مصاحبت کنند * هم چنین مقتضای امامت ائمہ ہدی ہمین
است که ایجا از مراتب اطاعت و اعانت بہ نسبت پیغمبر
آوردنی است ہمون طریق زمام اختیار خود بدست خلیفہ
راشد بدہند و در انقیاد او ہر وجہ کردن نہند ہرچند ہرکس
از ایشان در منازل وجاہت علم است و در مقامات ولایت
راسخ القدم و در نزول کلام والہام با او مشابہت میدارد
و در توجہ خطاب با او مشارکت منصب بعثت و ارسال
با او ہمی دارد و در فتح ابواب ہدایت با او مساوات
لکن صاحب سیاست کبری و خلافت عظمی ہمون خلیفہ راشد
کہ تمثال انبیاء اولوالعزم است و ارباب مناصب ہدایت
مثل ائمہ دین کہ ظلال انبیاء مرسلین اند از مقامیکہ منصب
امامت بایشان عطا گردیدہ از ہمان مقام حکم اطاعت و اعانت
او بایشان رسیدہ پس چنانکہ ہرکسی از انبیاء
مرسلین با اولوالعزم در منصب امامت مشارکت میدارد
و در نزول وحی مشابہت تامہ چنانکہ از بارگاہ کریم مطلق
مبعوث اند از ہمان بارگاہ باتباع انبیاء اولوالعزم مامور *
ہم چنین تمام ائمہ ہدی ہرچند از بارگاہ ملک علی الاطلاق و

ما لک بالاستحقاق بمنصب امامت رسیده اما از همان بارگاه
باطاعت خلیفه راشد مامور کردیده بالجمله معاملات ائمه ی
هدا با خلیفه راشد از معامله جناب فاروق اعظم با صدیق اکبر
و جناب حضرت مرتضیٰ با فاروق اعظم و جناب حسن مجتبیٰ
با حضرت مرتضیٰ توان دریافت که باوجود اتصاف کمالات
روحانی و فضائل نفسانی زمام اختیار بدست خلیفه راشد
دادند و بر اطاعت او گردن نهادند رضی الله عنهم اجمعین

قسم ثانی در ذکر اقسام امامت حکمیه

باید دانست که امامت حکمیه در هر کمالی از کمالات مذکوره
عبارتست از نقصان حصول معنی مشابهت بانبیاء الله در آن
کمال باوجود تحقق علامات و آثار آن * پس آثار و علامات
امامت درین صورت موجود است و حقیقت آن مفقود
هرچند انچه از اقسام امامت حقیقیه در قسم اول مذکور گردید
همچنانی هم آن اقسام امامت حکمیه است پس چنانکه
اقسام امامت حقیقیه بیشمار است همچنین اقسام امامت
حکمیه بیحد و حصار * اما تفصیل آن همه اقسام مقصود درینمقام
نیست بلکه مقصود درین مقام بیان امامت حکمیه در باب
سیاست است و بس پس می گوییم که فقدان امامت

شقیقہ در باب سیاست و حدوث امامت حکمیہ و از اں نسبت
امتزاج سیاست سلطانی است با سیاست ایمانی بس قدریکہ
سیاست سلطانی در سیاست ایمانی راہ خواہد یافت ہموں قدر از
امامت شقیقہ سلوب خواہد گردید و امامت حکمیہ غالب و
خلافت راشدہ در پوشش خواہد شد و سلطنت ظاہرہ در جروش *
بس سیاست ایمانی و سیاست سلطانی را امر از آب شیریں و
آب شور تصور تواں کرد بس ہر قدر آب شور با آب
شیریں آمیختہ گردیدہ باشد رطوبت آب شیریں پنہاں خواہد گردید
وحدت آب شور نمایاں بس چنانکہ مراتب اختلاط آب
شیریں متفاوت است کہ تفاوت در تغیر ذائقہ آب شیریں
رطوبت آں ہویدا خواہد گردید * ہم چنیں مراتب اختلاط
سیاست سلطانی با سیاست ایمانی متفاوت است
کہ تفاوت مراتب تغیر خلافت راشدہ بحسب آں پیدا
خواہد شد * تقسیمش اینکہ اختلاط آب شور با آب شیریں
بر چہار مرتبہ متصور می شود * اول * آنکہ قدری نمایاں
از آب شور بمقداری کثیر از آب شیریں وصاف و سرد
لوحی مخلوط شود کہ ہیچ ملحی و تلخی در ذائقہ آب شیریں ظاہر
نگردد و تا مالطافت و نعامت او معدوم شود * بس بس

لطیف طبعان نازک مزاج البته آب مذکور را پسند نخواهند کرد * و همچنین کسیکه بخوردن آب شیرین خالص معتاد است آب متغیر مذکور بر طبیعت او ناگوار خواهد گردید * فاما تشنه را سیراب خواهد کرد و نباتات را شاداب و جمیع اصناف طعام از و پخته خواهد شد و جمیع اصناف پارچه از و شسته پس این آب مذکور را اگرچه فی الحقیقت از جنس آب خالص نیست فاما ز آثار او مر تکب او ست و در منافع همه تک * دوئم * آنکه بحدی مخلوط شود که تلخی و تیزی در ذائقه او بوجهی نمایان گردد که خوردن آن بر طبیعت هر کس و ناکس ناگوار شود و کراهت ذائقه او آشکار فاما التهاب شورش تشنگی ازو زائل میتواند شد و لیکن شورش تشنگی از و تا حال و در دیگر منافع هم یک گونه تغیری راه خواهد یافت و تلخی او در اطعمه هم یک گونه خواهد شتافت و جامه هم از که درت چرک بالکل پاک نخواهد گردید و سرسبزی نباتات هم بکمال از رونق نخواهد رسید * مرتبه ثالث * آنکه آب شور با آب شیرین بحدی مختلط شود که تلخی و حدت بوجهی ظاهر و باهر گردد و حلاوت و لذت بوجهی مختلف شود که او را اهل عرف آب شور بدانند که هرچند عند الضرورت در حوائج خود استعمال

تا بنده و مها امکن از و بگیرند و از استعمال او بپرهیزند و جاهای لغو مدار روشن نه بنید و سیرابی اشجار لطیفه از و بخوانند که چه بعضی از ساعات کسیفه را مثل درخت ها کو از و آب دهند و عند الاضطرار لو جه من الوجوه استعمال کند * مرتبه رابع * آنکه آب شور با آب شیرین بحدی مخلوط شود که بالکل بمثل آب دریا شور محض تلخ کردد و شیرینی از اصل زائل شود و منافع آب بالکل باطل و کسی او را بحدی که دو رفع حاجتی از حوائج خود استعمال هم کند هرگز حاجت او اصلا حاصل نشود و منفعت مقصود بوجه من الوجوه بر و مترتب نکردد مثلا اگر برای تسکین تشنگی بخورد شورش تشنگی دو بالا گردد و اگر درختی را با و آب دهد درخت مذکور را از اصل مورد او اگر طعامی با و بپخته کند طعام مذکور محض خام باشد و اگر طعام مذکور رنجور دهد آمینه مضرت با و رساند پس در اینصورت از جنس آب شیرین بالکل خارج شد * جائیکه مثل این آب موجود است طالبین آب را توان گفت که آب اینجا مفقود اگر مسافری مثل این آب با خود خواهد داشت بالا ریب در میدان بی آب از شدت تشنگی جان خواهد باخت * چون امر تمثیل * واضح گردید پس بر اصل کلام بیائیم و در تفصیل

مراتب امامت کاملهٔ ربانی بگشائیم پس بیگوئیم اصل این از دو
وتخم این خار نقصان است در مقام عبودیت * چنانکه در
ذات بابرکات امام حقیقی بصفت نبوت تامه می‌بینیم که محض
رضای ربانی را قبلهٔ همت خود ساخته وهوای نفسانی را بالکل پس
پشت انداخته از استیفاء لذائذ خود محض پاک است ودر
طلب رضای مولای خود بغایت چست وچالاک از مقتضیات
نفس بالکل دست بردار است واز اتباع هوا وهوس محض
بیزار درون وبرون برنگ استقامت رنگین است وبوزن
مناسب تمکین از هرجانب چشم خود بسته واز هر سو پای
خود شکسته وبردر مولای خود نشسته وعلایق ماسوای الله را
گسسته واز محبت غیر وارسته فی المشکوة فی کتاب الایمان
مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰی لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ
* ترجمه * کسیکه محبت کرد برای خدا ودشمنی کرد وبرای خدا
وداد برای خداوند وندا د برای خدا پس کامل کرد ایمان را بیان
شان اوست ودرهمان باب وارد شده وَمَنْ کَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ترجمه * هرکس که باشد خدا وپیغمبر
او دوست تر بسوی او از ماسوای هردو (تفصیل حال او) بناء
علیه وقتیکه بمنصب خلافت میرسد ودرابواب سیاست محض

بنابرا صلاح حال عباد اسه و ادای حقوق نیابت رسول الله
مشغول می شود به آرزوی حصول منصبی نسبت ذات
خود در دل او میگردد و نه فنا ربصرتی مد امن همت او میرسا
مشارکت هوای نفسانی را در اطاعت ربانی از قسل شرک
می پندارد و تمنای حصول مقصد بر ابجز رضای حق نسبت
دل اخلاص منزل خود از جنس شرک می شمارد پس لابد
چیزی غیر از تربیت بندگان الهی او را نه در ظاهر مطلوب باشد
و نه در دل مرغوب* لهذا امریکه باعث انحراف او از قواعد
عبادات ایمانی باشد و باعث میلان او باین سیاست سلطانی
گردد اصلا و مطلقا در پیش نخواهد آمد* بلکه آرزوی مثال
این امر قبیح هم در دل او خطور نخواهد کرد و او را هیچ امری
از امور نفسانیه از ین راه هیچگونه نخواهد برد اما امام کی
از بسکه از مقتضیات نفسانیه بالکل منزه نیست و از علائق
ماسوای الله بالکل مبرا نه* بنابر علیه آرزوی حصول مال
و منال وجاه و جلال و تفوق بر اخوان و اقران و تسلط
بر امصار و بلدان و پاسداری اصدقا و اقربا و مدحوالهی مخالفین
و اعدا و استیفای لذات جسمانیه در مرغوبات نفسانیه در
دل ادمی ماند* بلکه این امور مذکوره را طلب هم می نماید

ذ ابواب سیاست را وسیلهٔ حصول مقاصد خود می گرداند و طریق حکومت را بحکمت عملی بر تمنای تابعی خود میسر ساند و همین است سیاست سلطانی که ابواب سیاست را بنا بر جلب منافع و دفع مضار خود اجرا نماید * پس همین آرزوی استیفاء لذات جسمانیه مذکوره وقتیکه با سیاست ایمانی مختلط می شود خلافت راشده مختفی می گردد و سیاست ظاہره بر ملا * و این طلب لذائذ نفسانیه متفاوت می شود بحسب اختلاف اشخاص همین هوا و هوس بر بعض اشخاص بحدی غالب می باشد که ایشان را از دایرهٔ دین و ایمان بر می کشد و بر بعضی همین قدر مسلط می شود که بحد فسق و فجور می رسد و بر بعضی همین قدر گزند می رساند که ایشان را در سلک بوالهوسان آرام طلب منسلک می گرداند پس اختلاط این هوا و هوس را با سیاست ایمانی بر چهار مرتبه باید فهمید (مرتبهٔ اول) آنکه طالب لذات نفسانی باشد باوجود پاسداری ظاهر شرع یعنی ظاهر شرع را از دست ندهد و براه اہل فسق و فجور و ارباب تعدی و جور نرود و اما مساعی تراحت رسانی نفس خود بوجهی بکار آرد که بظاهر شرع آنرا از مباحات می شمارد و این را سلطنت عادله می گوییم * و مرتبه

ثانیا آنکه طالب لذائذ نفسانی و خواهش راحت جسمانی آن قدر
جامه کند که گاهگاه باستیفاء لذات از حیطهٔ نواهی شرع بیرون
شود و براه فاسقان بیباک و ظالمان سفاک رود و باز
بران ندامت نکشد و ازان تائب نگردد و این را
مناهی جاریه می گوییم * مرتبهٔ ثالث * آنکه اتباع نفس روز
بجدی غالب شود که با حق یکباره سرگردد و عیاش زمانه * داو تکبر و
تجبر دهد و بنیاد ظلم و تعدی نهد * در دقائق تفتیش غور نماید و مراتب
تفرح را بکمال رساند و قوانین فسق و فجور و آئین تعدی
و جور در مقابله ملت و شوارع سنت فراهم آرد و انواع
جنس هنر و کمال و شمارد و این را مناهی ضلالت میگوییم
* مرتبهٔ رابع * آنکه آئین ساخته و پرداختهٔ خود را بر قوانین
شرع متین ترجیح دهد و راه و روش ملت و سنت را
اهانت نماید و بر رد و قدح و اعتراض و استهزاء آن متوجه گردد
و محاسن و منافع آئین خود شمارد و شرع را محض بیهوده
گردد و بیهوده سرائی مثل سبحان جام فریب داند
و احکام ملک علام و سنت سید الانام علیه الصلوة والسلام
را از جنس مزخرفات احمق فریب و نادان پسند قرار دهد
و بنیاد الحاد و زندقه نهد و این را مناهی کفری گوییم * پس

این مراتب چهارگانه را در ضمن تنبیهات اربعه ذکر می نمایم

تنبیه اول در ذکر سلطنت عادله

باید دانست که مراد از سلطنت عادله درین مقام آنست که حب ازدیاد جاه و جلال و عز و اقبال و آرزوی حصول معنی امتیاز در میان اقران و اخوان و تمنی منصب تسلط بر قری و بلدان و خواهش فرمانروائی و کشورکشائی و تفوق بر اعاظم و اکابر و اجتماع جنود و عساکر و بقاء نام و نشان تا انقضای ادوار زمان و وفور خزائن و دفائن و خیال پرورش دوستان و سرزنش دشمنان و هوس استیفاء لذات نفسانی و درجات جسمانی از عمارات بلند و بساتین طبیعت پسند و اطعمه لذیذه و البسه نفیسه و اسپهای خوش رفتار و اسلحه کارزار و دیدن بهار گلزار و چیدن میوه های اشجار و معاشرت معشوق ناز انداز و مصاحبت محبوبات طناز و عقد محافل طرب و نشاط و مجالس سرور و انبساط و مجالست همنشینان سخن سنج و بسر کردن عمری بی کلفت و رنج و امثال این امور از قسم هوا و هوس در دل میدارد و از ثمره سلطنت خود می شمارد و طالب آن بهر وجه می کند و در جستجوی آن بهر سو میدود ؛

اما در استیفای لزامات مذکوره ظاهر شرع از دست نمیدهد
در رنمای این تکاپو و در اثنای این جست و جو از احاطه دین
متین قدم بیرون نه نهد بالجمله اقتضای نفس اماره او را
بایں حد می کشد که از راه ظاهر شرع سر او را دور تر برد *
تفصیلش اینکه بسیاری از احکام اعمال و اموال در شرع
بر رای امام مفوض می باشد در ان مقدمات که در شرع
شریعت حکمی مصرح نیست بلکه انچه امام در ان مقدمات
حکم فرماید همانست حکم شرع اما احکامیکه متعلق باعمال است
مثال تعیین مقدار تعزیر چه کناهیکه حد شرعی بران معین نیست
طریق تعزیر آن مفوض است بر رای امام بسا است
که جرمی واحد از چند کس صادر کردیده و امام وقت یکی را
صرف حبس میفرماید و دیگری را تذلیل و تشهیر * و در حق
کسی سب مصب او اکتفا میفرماید و در حق دیگری بر مسجد
اظهار بی اعتنائی * و این همه راست و درست است و در ظاهر
شرع حائز حکم او درین مقدمات واجب الاداست
و اعتراض بر وی خارج از ایمان * و از انجمله است تفویض
خدمات که یکی را بپایه بلند میرساند و دیگری را فرو تر از ان *
و کسی را در پهلوی خود می نشاند و دیگری را بپایه تر از ان *

وکسی را افسر افسران بیکر داند و دیگری را از احاد
سپاهیان * درین مقدمات اعتراضی از جانب
مشرع برو متوجه نیست و خاتمی باو عائد نه بلکه هر که
در امثال این مقدمات برو اعتراض نماید و زبان طعن برو کشاید
هماننست عاصی مردود و باغی مطرود * و ازانجمله است قتل
عدیاست یعنی بعضی اقسام جرم است که اگر آن جرم از شخصی
نمامور گردید پس هر چند صدور جرم مذکور خواه مخواه شرعا
مقتضی قتل او نیست فاما اگر رای امام بقتل او امر فرماید پس
امام را جائز است که او را بقتل رساند * و ازانجمله است
ابواب صلح وجنگ بساکافر مرید وجابر عنید است که امام باو
همراه مسامحات می پوید و بسا مومن عاصی و مسلم باغی است که امام
باو جنگ می جوید کسی را یارا و درین مصالحت و محاربت مجال
قیل و قال نیست و محل بحث وجدال نه * اما احکامیکه متعلق
باموال است پس تفصیلی دارد بس طویل این قدر بالاجمال
درین مقام باید شنید که در صرف مال بیت المال سوای
تقسیم غنیمت رعایت مساوات جمیع مسلمین بر ذمه او
واجب نیست یکی را از هزاران دراهم و دنانیر یکمشت
می بخشند و دیگری را یک خرمهره هم نمیدهد حالانکه آن محروم را اتقا

دعوای استحقاق بر امام مبرهن شد و شاید آداغراض ملکی
کسی که در امثال این مقدمات مردستعرض شود و دست خود از
اطاعت او بیرون کشد پس از نست از بارگاه حق ترید و از
مساعدت فرصت بعید بالجملہ امثال این مقدمات و اشباه این
معاملات که برای امام وقت مفوض است بسیار از بسیار
است که نمونه از آن درین مقام ذکر کرده شد و انشاء الله
اکثر ابواب این معاملات مع دلائل و شواهد در باب ثانی
و ثالث بالاستیعاب مذکور خواهد کرد دید * و مقصود درین
مقام آنست که خلیفه راشد هر در مقدمات مذکوره خود داخل
سید یا و سلطان عادل هم * الحاصل تصرفات خلیفه راشد مبنی است
بر تربیت بنی آدم و اصلاح حال عالم و امتثال احکام ربانی
و اتباع الهام رحمانی * این معاملات کو تاکون و مقدمات
بوقلمون که از وصادر میگردد و این احکام رنگارنگ که ازو
ظاهر می شود همه بملاحظه انتظام امت و امتناع ملت است
اگر کسی را اکرام فرماید نه بنابر پاسداری علاقه صداقت
و قرابت است و اگر دیگری را اهانت نماید نه بنا بر انتقام
مخالفت و عداوت * هرچه برای کاملش انتظام امت و اتباع
ملت می انگارد همه را بجان و دل بجامی آرد و هرکس را که لایق

خدمتی می پندارد و خدمت مذکوره باو نمی سپارد خواه منصب
منصبی باشد خواه جدید و قدیمی * واما سلطان عادل پس هرچند
در همین امور مذکوره تصرفات می نماید نه در تغییر احکام
ملت و آثار سنت * اما در این احکام مختلفه جانب مقتضیات
نفسانی خود رعایت میکند مثلا یک جرم از دو کس صادر شد
و آن جرم از آن قبیل نیست که حدی از حدود شرعیه بر و معین باشد
بلکه از آن جنس است که در عوض آن تعزیری لازم میگردد
پس در حق یکی بضرب و حبس حکم صادر گردید و در حق دیگری
بر زجر و بی اعتنائی اکتفا کرده شد * پس خلیفه راشد درین
اختلاف حکم اصلاح حال ایشان را مرعی میدارد و وقتیکه
بدانست که شخص اول بدون حبس و ضرب بر راه راست
نخواهد آمد و شخص ثانی بمجرد اظهار بی اعتنائی هم درست
خواهد گردید و اگر او را اهانتی زاید از منا سبه بکنی که حمیت
جاهلیت دامن گیر حال او گردد و نوبت تا بتلف جان او
کشد بنابران آنرا تعزیر شدید مقرر ماید و این را بتعزیر
خفیف * سلطان عادل را در اختلاف این حکم گاه گاه این معنی
هم باعث می شود که به طبیعت بر شخص اول بر غضب بود
انتقام طلب اما چون الزام شرعی بر وی نمی یافت برا انتقام

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ بَدَءَ نُبُوَّۃً وَرَحْمَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَۃً وَرَحْمَۃً ثُمَّ مُلْکًا عَضُوْضًا

و نیز باید دانیست کہ سلطنت عادلہ دو قسم است اعلی و اسفل زیرا کہ پاسداری ظاہر شرع کہ لازم سلطنت عادلہ است یا بنا بر خوف خالق یا بنا بر پاس مخلوقات پس اول اعلی است و ثانی اسفل * بیانش آنکہ سلطان عادل کہ پاسداری ظاہر شرع میکند و از حیطہ آن قدم بیرون نمی نہد باعث این پاسداری یا این امراست کہ مالک علی الاطلاق و مالک بالاستحقاق را شاہ شاہان و مہتکبر ہر عاجز و ناتوان و قادر بر قابلیں کثیر قاہر بر ہر صغیر و کبیر می پندارد و خود را مقہور قدرت او می انگارد و بالیقین میداند کہ روزی در محکمہ حساب بحضور رب الارباب حاضر شدنی است و پاداش گستاخی و شوخ چشمی بلا ریب کشیدنی * بحضور او پادشاہ ذوی الاقتدار و مسکین ذوی لاخطر برابر اند و عدالت او بر ہر بزرگ و خورد یکساں ری * و تجبر و تکبر و ظلم و جور و فسق و فجور باعث نکبت و وبال و جالب تعذیب و نکال است ظالم ستمگار در درکات نار گرفتار است و سرکش خود پسند بحضور او بنہایت ذلیل و خوار بنا بر علیہ ہر چند نفس امارہ او را

جمیدان حالات میکشد تا خوف الہی دستگیری او میکند و او را مثل شتر بامہار نمیگذارد بلکہ اگر گاہی بمقتضای بشریت چپ و راست میرود ہمون خوف دست او گرفتہ کشان کشان براہ راست می آرد پس استیفاء مقتضیات نفسانیہ تا بحد اجازت شرعیہ میکشد و بس* و ہرچند شود بشی خشم می خواہد کہ دست تعدی برحاضری ناتوان دراز کند تا از خوف مجازات آن خود را جبر او کرنا بار میدارد و قبیلہ الزام شرعی بر دیا دہا نوقت کینہ دیرینہ خود را بر ارد و ہرچند دل او در عشق معشوقہ پیچ و تاب می خورد و شوق افطراب و صال بحر اضطراب می کشد اما تا وقتیکہ عقد نکاح متحقق نمی شود ہرگز پیرامون وصال او نمی گردد آری در طلب نکاح او ہرسو میدود و ہر راہ میرود و خواہ اوقات عزیزہ دران مصروف کرد و خواہ اموال خطیرہ* وہمچنین ہرچند نفس او تقاضای اظہار عادات اہل تجبر و تکبر می نماید تا حدیث اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِی وَالْعَظَمَۃُ إِزَارِی را ملاحظہ میفرماید پس بر ہرقدر کہ از امتیاز خود در نشست و برخاست و رفتار و گفتار مباح شرعی باشد اکتفا میکند و از عادات اکاسرہ و قیاصرہ بلکہ سایر جبابرہ کہ از قبیل محرمات

فقر فیه است باز می ماند پس هر چند سیرت انبیا و خلفاء راشدین راست راست بر آئین او منطبق نیست فاما اعتراض شرعی هم بر و متوجه نه * پس گویا که اصل شعلۂ ایمان در دل او افروخته است فاما دود هوا و هوس با او آمیخته و برق یقین بر دل او درخشیده فاما ظلمت تغیر نیت او را پوشیده
وَ فِيْهِ فِيْ كِتَابِ الْفِتَنِ كَمَا رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَ فِيْهِ دَخَنٌ قَالَ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ اَلْخ
ترجمہ روایت کرده شد از حذیفه بدرستیکه شان اینست که گفت حذیفه عرض کردم یا رسول الله آیا هست متوقع بعد ازین نیکی از شر فرمود آری عرض کردم و آیا خواهد شد بعد از آن شر خیر فرمود آمدنی در این خیر دودی و کدورتی است گفتم من چیست آنچه او را دخن خیر گفتی فرمود قومی اند که راه و روش گیرند بغیر راه و روش من و سیرت سازند جز سیرت من ا
و مراد از خیر اول زمان نبوت و خلافت راشده است و مراد از شر افتراق است در اواخر زمان خلافت راشده و مراد از خیر ثانی قیام سلطنت های ظالم است و کار

وغن و مابعد آن اشاره است باکه این حکومت سلطنت است نه حکومت خلافت راشده ہمین سلطنت را سلطنت کاملہ می گویم ﷺ یا پاسداری ظاہر شرع باینوجہ باشد کہ ہر چند خوف الہی باین حد میدارد کہ مانع نفس امارہ می تواند شد فاما شرم مخلوقات دامن او را نمی گذارد کہ نفس امارہ او را از حیطہ شرع برآرد و باعث این شرم مختلف می باشد گاہی باین وجہ متحقق می شود کہ در اقلیمی کہ سلطنت او قائم گردیدہ اہل آن اقلیم متدین باشند و متمسک بظاہر شرع یا تشرع در ان اقلیم بطریق رسم و عادات جاری باشد کہ ہر کس و ناکس متمسک و ہر مومن و منافق بان متقید شاید این سلطان مذکور میداند کہ اگر مخالفت ظاہرہ با شرع شریعت خواہد کرد ہر آئینہ در جمہور رعایا بد نام خواہد گردید یا بلوای عام از خواص و عوام بر سر او قائم خواہد شد یا ارکان سلطنت و ارکان سلطنت از وی بیزار خواہد گشت و از امتیاد او دست بردار ﷺ یا باین وجہ می باشد کہ کسی از سلاطین عالی مقدار و خوانین ذوی الاقتدار کہ سلطان کامل بود در ہمان اقلیم بمنصب سلطنت رسیدہ و بسبب دیانت و عدالت در خواص و عوام نیکنام گردیدہ

و نام نیک او تا وقت این سلطان زمان زبان زد سائر اہل قری و بلد است پس اگر سلطان کامل از آباء و اجداد این سلطان مذکور بوده پس میدانند که فرزند سعید و جانشین رشید ہما نوقت این را خواہد دانست که آئین او مطابق قوانین جد خود باشد و الا پسر ناخلف و جانشین بد او را خواہند گفت و اگر سلطان کامل از آباء و اجداد این سلطان نبوده بعض می خواہد که با او در باب نیکنامی مساوات پیدا کند بلکه درین مقدمه تدبیر و مبالغت نماید پس درین صورت احیانا این سلطان مذکور در ظاہر شرع زیاده تر استقامت می کند به نسبت سلطان اول * یا با ینوجه میباشد که زمان سلطنت او متصل زمان خلافت راشده واقع گردید پس میدانند که اگر بالکل آئین او مخالف بطریق خلفای راشدین خواہد شد لابد ہمه عمال و کبار از و متنفر خواہند گردید و ہرگز زمام اختیار خود با و نخواہند داد بنا علیه پاس ظاہر شرع از دست نمیدہد و بالکل قدم از خیطه شرع بیرون نمی نهد لیکن از انجا که افعال اہل تکلف و تصنع ممتاز می باشند از افعال اہل صدق و اخلاص و این امتیاز را ہر که او نای فراست ہم داشته باشد بخوبی می فہمد و در دل خود بالیقین میداند که افعال این شخص محض صورتی است

بی مال و مالی است بی روح * سابع آنکه دیانت و تشرع او
هر مومن را پسندیده نیست و ناپسندیده هم * اما پسندیدن
او پس باعتبار آنکه بظاهر امر شرعی است * و اما ناپسندیدن او
پس باعتبار آنکه صادر است از مرد مکار ریاکار پس افعال
او در نظر مومنین بحاسن هم معروف است و هم منکر
فِی المِشکٰوۃِ فی کِتَابِ الاِمَارَۃِ وَالقَضَاءِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللہ علیہ وسلم یَکُونُ عَلَیکُم اُمَرَاءُ تَعرِفُونَ وَتُنکِرُونَ
* ترجمه * خواهند شد بر شما امیران پسند خواهید کرد و ناپسند خواهید نمود
افعال ایشان را) واین رسالت ما قصه میگوئیم و دربن بقام
چند لطیفه ایست که در ضمن چند نکته بیان میکنیم * نکته اولی * سلطان
کامل خلیفه راشد حکمی است یعنی هرچند بمنصب خلافت راشده
نرسیده اما عمده آثار خلافت راشده که خدمت ظاهر شرع
است بصدق و اخلاص او صادر گردید * پس اگر فی وقت
من الاوقات سلطان کامل بر سریر سلطنت قائم باشد و امام
حق که لیاقت خلافت داشته باشد هم دران زمان موجود *
پس انسب همین است که امام حق بر منصب امامت قناعت
نماید و سعی خود را در نشر هدایت مبذول فرماید و تا او
در امور سیاست دست گریبان نشود و زیاطر خود را

بر پا کردن جنگ و جدال بی سر و سامان نکند هر چند منصبی بس عالی که عبارت از خلافت راشده است از دست او برود فاما این امر را بملاحظه خیر خواہی عباد اللہ بر خود گوارا کند و آنرا از قبیل رضا به قضا شمارد و از جنس تصدق بر جماہیر مسلمین انگارد چنانچہ جناب حسن مجتبی علیہ السلام با سلطان شام ہمین راہ پیمودند و باب مخالفت نگشودند و باین مصالحت بر زبان رسول مقبول صلی اللہ علیہ و سلم ممدوح و محمود گردیدند فی المشکوۃ فی باب مناقب اہل بیت النبی قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم ان ابنی ھذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین * ترجمہ * فرمود نبی صلی اللہ علیہ و سلم بدرستی این پسر من سید است امید کہ خدا صلح دہد بسبب وی میان دو جماعہ بزرگ از مسلمانان) و از ہمین حدیث مفہوم گردید کہ اجماع امت بر سلطان کامل ہم مرضی خدا و رسول است و اطاعت او در بارگاہ حق مقبول * نکتہ ثانیہ سلطان کامل بمنزلہ برزخ است در میان سلاطین و خلفای راشدین اگر حال سلاطین ملاحظہ کنند پس او را خلیفہ راشد انگارند و اگر حال خلفای راشدین ملاحظہ کنند پس او را از جملہ سلاطین شمارند چنانچہ سلطان شام فرمودہ است

لَسْتُ وَكَمْ مِثْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَلَكِنْ سَتَرَوْنَ الْأُمَرَاءَ مِنْ بَعْدِي * ترجمہ * نیستم در میان شما مثل ابی بکر و عمر لیکن قریب تر خواہید دید امیران را (انتہیٰ) سابع زمان سمت ادوار یک کوبار مان بوے و خلافت راشدہ مشابہت میدارد پس بلحاظ این مشابہت توان گفت کہ ابتدای زمان خلافت راشدہ تا زمان انتہای این مشابہت کامل در زمان ترقی اسلام است چنانچہ در حدیث شریف وارد شدہ فی المشکوۃ فی کتاب الفتن تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلٰثِيْنَ أَوْ سِتٍّ وَثَلٰثِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلٰثِيْنَ فَإِنْ يَهْلِكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا * ترجمہ * می گردد آسیای دین اسلام در مدت سی و پنج سال یا در مدت سی و شش سال یا سی و ہفت سال پس اگر ہلاک شوند پس سبیل ایشان سبیل کسانیست کہ ہلاک شدند از قرون ماضیہ و اگر برپا و تمام شود دین ایشان برپا و تمام می شود دین مرایشان را ہفتاد سال و کلمہ ان یہلکوا اشارت است بظہور فتنہ و تخلل انتظام خلافت در اخر زمانہ خلافت راشدہ و کلمہ ان یقم لہم دینہم اشارت است بترقی دین در مجموع زمان ظہور شوکت

نبوه و خلافت راشده و سلطنت کامله * و نیز در حدیثی دیگر
وارد شده في المشکوة فی کتاب الامارة والقضاء
تعوذوا بالله من رأس السبعين الخ * ترجمه * پناه جوئید
بخدا از شر سر هفتاد سال) و این کلمه اشارتست بانقضای زمان
سلطنت کامله پس گویا که مجموع این هر سه از منه را زمان
برکت قرار داده اند که شر و فساد یکه قابل تعوذ باشد بعد
انقضای سلطنت کامله ظاهر خواهد گردید * نکته ثالثه * سلطان
کامل هم نوعی از نیابت پیغمبر میدارد هر چند ریاست
او را خلافت نبوت نتوان گفت اما سلطنت نبوت توان
گفت چنانچه در کتب سابقه الهیه در نعت سید المرسلین
علیه الصلوة والسلام نازل شده مهاجره طيبة وملكه بالشام
* ترجمه * جای برآمدن او از مکه مدینه است و پادشاهی او در
شام) پس انچه از انقیاد و کامل و اطاعت بلیغ به نسبت نبی
باید کرد هم چنین به نسبت سلطان کامل هم باید نمود
اگرچه در اقتباس انوار هدایت و اتباع آثار ولایت
و رتهذیب اخلاق و تکمیل مقامات و سلوک طرق تقرب
الی الله و حسن معاشرت با خلق الله و تربیت عباد الله
از و نتوان آموخت * نکته رابعه * سلطان کامل چون

اصل ایمان و اخلاص میزان دو کارهای عمده از دست او سرانجام می پذیرد و ترقی ظاهر شرع باقبال او رونق میگیرد پس اگرچه بنابر مقتضای بشریت در ابواب تهذیب اخلاق و امثال آن بعضی امور خلاف سنت ازو ظاهر میگردد از آن چشم باید پوشید و در خیرخواهی او بجان و دل باید کوشید و حسنی قلیل او را کثیر باید شمرد و عیبی صغیرا و را بجای عیبی کبیر حساب باید کرد که هر چند با ستیفاء لذات نفسانیه مشعوف است اما خوش مت گذاری دین زیب النسا همین موصوف (بیت) کمال صدق و محبت ببین نه نقص و گناه * که هر که بی هنر افتد نظر بعیب کند

تنبیه ثانی در ذکر سلطنت جابر *

باید دانست که سلطان جابر عبارتست از شخصیکه نفس امارهٔ او بحدی شورش کند که نه خوف خالق مانع او می تواند شد و نه حرمت مخلوقین در اجرای مقتضیات نفس خود نه پاس شرع دارد و نه پاس عرف هر چه نفس امارهٔ او رای فرماید بلا تکلف آنرا بجای آرد مخالفت و موافقت شرع هرگز پروائی ندارد بلکه همین استیفاء لذات نفسانیه را ثمرهٔ سلطنت خود می شمارد

همین را سلطنت جابره میگویم * و سلاطین جبابره در مخالفت
شرع مختلف می باشند بحسب اختلاف طبایع * یکی را عادت
تکبر و تجبر مرغوب طبعی می باشد و دیگر یرا ناز و تبختر کسی را
تعدی و جور مرغوب می باشد و دیگریرا فسق و فجور و کسی را
انهماک در شهوات مرغوب می باشد و دیگریرا استعمال
مسکرات و کسی را اطعمه لذیذه مرغوب می باشد و دیگریرا
البسه نفیسه و کسی را لهو و لعب مرغوب می باشد و دیگریرا
نشاط و طرب بالجمله ابواب هوا و هوس نفس اماره بیشمار
اند و مقدمات نفس پرستی هزاران هزار * اگر تفصیل آن
کرده شود تا سالها بانجام نرسد فاما اصول آن چند است
و فروع آن بیشمار * از انجمله سفاهت است شخصی
کیاست و فراست نداشته باشد و همت خود را در راه دوربینی
نگماشته نصیبه از استقامت نیافته و در راه متانت اصلا نشتافته
یعنی تمکین و وقار بحوالی نمی شمارد و حرف ننگ و عار به خیال هم
نمی آرد هرچیزیکه به خیال او می گذرد همانرا می خواهد که بر روی
کار آرد و در منفعت و مضرت او اصلا تامل نمی کند و بر راه
عاقبت بینی مطلقا نمی رود بلکه دیوانه وار مثل اطفال
می بارد و بمشابه شتر بی مهار دست می اندازد چون مثل این

شخص بمنصب سلطنت می رسد تمامی کار و بار سلطنت را
برهم می زند افعال او مطابق قوانین شرعی است و نه موافق
آئین عرفی از قیام این سلطنت هرکس و ناکس نالان می باشد
و هر صغیر و کبیر در آه و فغان * این بلای است پس عظیم که
برخاستن و سفیه ازان گردد و برشانان و غیره ازان برپا گردد فی المشکوة
فی کتاب الامارة قال النبی صلی الله علیه وسلم أُعِیذُكَ
بِاللّٰهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ * فرمود آن حضرت در پناه خدا می آرم
ترا از امارت بیوقوفان) و نیز در همان باب حدیثی دیگر منقول
است تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِینَ وَإِمَارَةِ الصِّبْیَانِ
* ترجمه * پناه جوئید بخدا از شر سر هفتاد سال و
امارت طفلان و فیه فی کتاب الفتن هَلَكَةُ أُمَّتِی عَلَی یَدَیْ
غِلْمَةٍ مِنْ قُرَیْشٍ * ترجمه * هلاک امت من بر دو دست
کودکان است از قریش) و از انجمله ابواب عیاشی است
تفصیلش آنکه بعضی اشخاص بحسب جبلت مغلوب قوت شهویه
می شوند که تمام همت ایشان در استیفاء لذات نفسانی
و راحت جسمانی مصروف می باشد و عقل ایشان بدقائق
عیاشی مشغول ه شب و روز در تدقیقات طعام
مرغوب و لباس خوش اسلوب و مشروب خمور و دیگر

مسکرات مولد فرح و سرور و شطرنج بازی و مزمار نوازی
و عقد محافل رقص و سماع و انہماک در اغلام و جماع
و بنای عمارات بلند و تفرج بساتین دلبند و امثال ذلک
غور و فکر می کنند و داد فسق می دہند چون امثال این اشخاص
بمنصب سلطنت می رسند و عقلای دقیقہ شناس بحضور
ایشان مجتمع می شوند چون رغبت ایشانرا بامور مذکوره
می دانند سعی بلیغ در استخراج ابواب لہو و لعب و نشاط
و طرب بجای آرند و آنرا فنی بس طویل و عریض می گردانند
و این فن را بغایة الکمال می رسانند * این سلاطین ہم ارباب
این فن را مستحسن و خیرخواه می شناسند و مقرب بارگاه
خود می شمارند پس ہر کہ از ایشان عیاش بر ملاست
و تنقال بامجیاو قانبان حیلہ بازاست و نغمی مزمار نوازہاست
مقرب بارگاه و معظم درگاه * و از بسکہ این ابواب فسق
و فجور بدون اسراف بکمال نمی رسند و اسراف بدون کثرت
خزینہ محال * پس لابد انواع ظلم و تعدی در باب تحصیل اموال
از و صادر می گردد و بر رعایا دست درازی می کند و در
ملک فسادی راه می یابد اکثر بین ضعفا و غرباخانہ ویران
می شوند دا اہل زراعت و تجارت بی سرو سامان * و نیز

بسمی فسق . قہر یعنی اعیان بہ بہرہ دوری ار باب تمامت
دوست درازی رناموس اہل عزت متحری کردد *
وایہم باعث بربادی سہاکت می شود * دنمرو قتیکہ ساشان وقت
در ابواب لہو ولعب ونشاط وطرب مستغرق کردید لامحال
عدالت وثقافت بخرابی کشید * پس درمیان رعایا ہم نشاط
جاری می شود بالجملہ فسق وفجور سلاطین بظلم وتعدی وفساد
ملک وخرابی رعایا منجر میشود فی المشکوۃ فی باب بعد باب تغیر الناس
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا الامر بدءہ نبوۃ ورحمۃ
ثم یکون خلافۃ ورحمۃ ثم ملکا عضوضا ثم کائنا جبریۃ وعتوا
وفسادا فی الارض یستحلون الحریر والفروج والخمور
یرزقون علی ذلک وینصرون حتی یلقوا اللہ * ترجمہ * فرمودند
آنحضرت کہ امر دین وملت پیدا شدہ اول نبوت ورحمت پستر
می باشد خلافت ورحمت بستر می باشد بادشاد کزندہ
بستر شوند است این کبر وقہر واز حد درگذشتن در زمین
حلال می دانند این شاہان اخیرہ جامہای ابریشمی را وفرجہای
زنان را وانواع شرابہا را رزق دادہ می شوند باوجود این
کارہا ویاری دادہ می شوند در کارہا تا آنکہ ملاقات کنند از خدا)
واین سلطنت فسق وظلم در حق امت وملت بلای ایست بس

عظیم چه ارباب گیاست و دیانت اکثر از سلاطین و قت دوری گریزند و از صحبت ایشان بپرهیزند و در محافل و مجالس داخل نشوند و تقرب ایشان حاصل نکنند پس معاش ایشان تا سد میگردد و اطمینان قلبی هیچگونه دست نمیدهد نا با صلاح معاد متوجه شوند و در طلب راه حق مشغول گردند و اگر تقرب جویند و راه مقربان ایشان پویند لا بد اول از دین و ایمان دست بردار شوند و از ننگ و عار بیزار * نصیحت کوئی را کمال خود شمارند و سر و دسرائی را هنر خود انگارند پس چاره کار همین است که اصل دین و ایمان را بر باد دهند و زنهار ملازمت ایشان اختیار نکنند هرگز این چنین محال در دل بیارند که دین خود را محفوظ دارند و بقدر ضرورت که اصلاح معاش از ان متصور باشد قدری از سعی و کوشش و رسانی خود بحضور ایشان بجا آرند که این خیالیست پر اختلال و وهمی است سر سر ابا طل و محال (بیت) هم خدا خواهی و هم دنیای دون * این خیال است و محال است و جنون) و از ان جمله حب مال است (تفصیلش آنکه بعضی اشخاص مجبول می باشند بر حب مال بوجهیکه بنفس اجتماع اموال مسرور می شوند اگرچه از لذاید تمتع و تصرف نه نمایند بلکه نفس اجتماع مال را از آعظم لذائذ

می شمارند و کثرت آنرا از بهترین راحات می انگارند
هر گاهیکه خزائن دو فائن خود می بینند از دل شادان و فرحان
می شوند و راه افزونی او میطلبند هزار تکالیف و رنج در فراهم
کردن جریده و گنج بر جان خود گوارا میدارند هرچند در گرسنگی
درماندگی می میرند لکن جرعه از آب می برآرند و چون امثال
این اشخاص بمسند سلطنت میرسند دا د حرص و بخل
میدهند (الاحرص) پس حالش آنکه در استیفاء حق خود از اهل
زراعت و تجارت و اغنیاء و فقرا و سایر رعایا
تا تقصیر و تطمیر می شمارند و یک جرعه نام بطمع بیق
مسامحت نمی گذارند بلکه از دل خود خواهان این معنی می باشند
که از کسی رعایای ایشان گناهی واقع شود یا عصیانی بر
سنت ایشان متحقق گردد پس او را بهمین حیله دار و گیر
کرده اموال و اجناس او را بلطایف الحیل می کشند * (البخیل)
در انفاد اموال خود هم عور و تامل می نمایند و همنشینان ایشان
هم در همین باب عقل خود را کار می فرمایند پس هر که
تدبیری برای اخذ مال جست بر دست و تردیری برای اهمال
رعایا از زر مکان نشست پس همو نست بر د ایشان در رتبه
مشیر و امیر و گیر * پس بسبب مساعی ایشان فن حیله

بغازی و فریب بازی با تمام می رسد و اصول و فروع آن
هوسش می کردد (واما بخل) پس بیانش انکه از ملازمان
خود می خواهند که خدمت ایشان بجان و دل بجا ارند و ان را
مفاخر خود شمارند تا مال از خزانه عامره چیزی کم نگردد
و از دفینه وافره یک خرمهره نه براید بنا بران حیله ها
بسیار بنا بر منصب استخدام ایشان می انگیزند و حسن
خلق و تالیف خلق در فن ریاست و سیاست می اموزند برکسی
الزام نهاده ند منتی او را بر باد می کنند و دیگر بر ابجهد تعظیم
و تکریم فریب می دهند بالجمله مقصود ایشان همین معنی
است که خدمت از ایشان بگیرند و چیزی با ایشان ندهند
و جائیکه لابد دادن چیزی لازم گردد پس بوجهی دهند که حق ایشان
با ایشان کامل نرسد بلکه چیزی از حق ایشان در خزینه بماند
مثلا زر و سیم کم عیار بدهند و کامل العیار در حق خود بگیرند
و چند ایام را از زمان خدمت گزاری ایشان خارج از
حساب شمارند و بعد از خدمت گاری بسیار در دفتر حساب
نام ایشان بر نگارند و این سلطنت طمع و بخل اخر بفساد
مهلکت می کشد و اصل حکومت بر باد میرود لیکن مصلحت
وقت در حق رعایا همین است که بر کد و کاوش سلاطین مجبلی

معاملت ننمایند و راه منازعت با او نه پیمایند که مبادا
بالعیان در پرده حیله بازی و سخن سازی می کنند بر تقدیر
منازعت دست تعدی بی پرده بر کشایند چه او مجبول است
بر طمع و حیله برای تحصیل مال هیچ راه خواهد یافت بر تعدی
صریح بالضرور خواهد شتافت فی المشکوة فی کتاب الامارة
والقضاء کما قال النبی صلی الله علیه وسلم لابی ذر کیف
انتم وائمة من بعدی یستاثرون بهذا الفیئ قلت اما والذی بعثک
بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب به حتی القاک قال اولا
ادلک علی خیر من ذلک تصبر حتی تلقانی * ترجمه فرمود آنحضرت
در حق ابی ذر چه گونه باشد حال شما و ائمه که خواهند شد بعد من اختیار
خواهند کرد برای خود این فیئ این مال را که بدون قتال بدست آید
عرض کردم من آگاه باش سوگند خدائیکه برانگیخته است ترا می نهم
شمشیر خود را بر دوش خود پس میزنم بهمان شمشیر تا آنکه ملاقات
کنیم ترا فرمود نشان دهم ترا امر خیر که بهتر است از شمشیر زدن صبر کنی
تا آنکه ملاقات کنی از من فی المشکوة فی کتاب الامارة والقضاء
قال النبی صلعم انکم ستلقون بعدی اثرة وامورا تنکرونها
ترجمه * فرمود نبی صلعم بدرستیکه قریب است که ببینید بعد از من
... بر گزیدگی را و ببینید کارها را که انکار میکنید شما

باز ان کارہا یعنی بعد من جماعتی مفضلی خواہد شد بر شما در عطایا و لایات و حقوق کما فیه روی عن بعض الصحابة انه قال یا نبی الله ارایت ان قامت علینا امراء یسئلونا حقهم و یمنعونا حقنا فما تامرنا قال اسمعوا و اطیعوا فانما علیهم ما حملوا و علیکم ما حملتم * ترجمہ * روایت کردہ شد از بعضی صحابہ اینکہ گفتند ای نبی اسد خبر دہ اگر پایستند با ما امراء کہ طلب میکنند از ما حق خود را و نمی دہند مرا حق ما را پس چہ می فرمائی مرا فرمود بشنوید و قبول کنید سخن ایشان را و فرمان برداری کنید ام ایشان را پس نیست بر ایشان مگر چیزیکہ بار کردہ شدند و نیست بر شما مگر چیزیکہ تکلیف دادہ شدید شما از سمع و طاعت) و از انجملہ حب خون خواری و مردم آزاری است * بیانش آنکہ بعضی اشخاص بحسب اصل فطرت مغلوب الغضب و کینہ کش می باشند کہ در وقت شورش خشم و سوران غضب بوجهی سخت رو و درشت کو می شوند کہ داد بدخواہی میدہند ہرگز رعایت مقدار جرم مجرم نمی کنند و برادنای تقصیر از دل میر نجند و قدر کناہ را بر میزان عقل نمی سنجند بلکہ تا قید بقتل و نہب نوبت نرسانند

یا او را رد بروی یگانه و بیگانه ذلیل و خوار نامرد انند هرگز
دل ایشان تسلی نمی گیرد و خاطر ایشان اطمینان نمی پذیرد
و اگر از تمام قوم یک کس با ایشان مخالفت کرد ایشان با تمام
قوم عداوت می نمایند و زبان طعن بر نیک و بد آن قوم میکشایند
چون امثال این اشخاص بمنصب سلطنت میرسند داد ظلم
وجور میدهند بندگان الهی را در انواع تعذیبات گرفتار
میکنند و اهل عزت و اعتبار را بانواع تذلیل و اهانت ذلیل
و خوار در حق بنی آدم بمثابه گرگ جهنده اند یا سگ گزنده
مضرت ایشان در حق صغار و کبار دارباب عزت و اعتبار و
مساکین ذوی الاضطرار و سائر اغنیاء و فقراء بحدیست که پایانی
ندارد حتا که ضعفای و غربای مسلمین تسلط کفار نابکار را
از تسلط این جبار بهزار درجه بهتر می شمارند و آنرا باعث
اطمینان خلق الله می انگارند چنانکه رعایا از سلطان ظالم در
رنج اند همچنین سلطان ظالم هم از رعایای خود بیزار است ایشان
برای او در و بدمی خواهند و او برای ایشان فی المشکوة فی
کتاب الامارة قال النبی صلعم خیار ائمتکم الذین یحبونهم
و یحبونکم و تصلون علیهم و یصلون علیکم و شرار ائمتکم
الذین تبغضونهم و یبغضونکم و تلعنونهم و یلعنونکم الخ

* ترجمہ * فرمود آں حضرت صلعم بہترین اماماں شما کسانی اند که دوست میدارید شما او شاہان را و دوست میدارند او شاہان شماہان را و دعا برحمت میکنید شما برایشان و دعا میکنند ایشان بر شما و بدترین اماماں شما انکسانی اند که دشمن میدارید شما ایشان را و دشمن میدارند ایشان شماہان را و لعنت میکنید شما ایشان را و لعنت میکنند ایشان شمارا) چنانکه جور سلاطین معاش رعایا را برباد میدہد

ہمچنین ایمان ایشان را از بیخ میکند چه از خوف او گاہی نمیرہند که باقامت دین و ایمان مشغول شوند پس قیام سلطنت ظالمہ مثل انتشار مذاہب باطله است که قوانین ملت را برہم میزند و آئین سنت را گم میکند فی المشکوة في كتابِ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ قال النبي صلعم ثَلٰثٌ اَخَافُ عَلٰي اُمَّتِيْ الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ وَحَيْفُ السُّلْطَانِ وَتَكْذِيْبٌ بِالْقَدْرِ

* ترجمہ * سه خصلت اند که می ترسم برامت خود طلب باران کردن بمنازل قمر و ظلم سلطان و انکار کردن تقدیر الٰہی) او در بعضی احیان بہ نسبت بعضی اقوام پر غضب میشود و انتقام طلبد پس انتقام کسی عاصی را از مطیع امتیاز نمی کند و گنہگار را از بیگناه بلکه تیغ بیدریغ بر سر ایشان

میباشد دا بالیم و مله ان ر الی جراع میکند فی المشکوة فی
کتاب الامارة والقضاء قال النبی صلعم من خرج علی امتی
بسیفه یضرب برها وفاجرها ولا یتحاشی من مؤمنها و لا یفی
لذی عهد عهده فلیس منی و لست منہم * ترجمه * کسیکه
بیرون آید بر امت من بشمشیر خود در حالیکه میزند
نیکوکار امت را و بدکار امت را و باک ندارد و وارکشتن
مسلمان امت و وفا نمی کند و نسبرنمی برد برای هیچ خداوند عهد
عهد او را پس نیست آن کس از من و نیستم من از ایشان الا
و در بعضی احیان شورش غضب به نسبت بعضی اقوام در دل
او جوش میزند اما بالفعل قدرت انتقام نمیدارد و پس
تخم کینه به نسبت ایشان در سینه می کارد و منتظر میماند که
کدام وقتی برسد که کینه دیرینه را بروی کار آرد و فیه فی
کتاب ایضا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من وال یلی
رعیة من المسلمین فیموت وهو غاش لهم الا حرم الله علیه
الجنة * ترجمه * فرمود پیغمبر خدا صلعم نیست کدامی والی
که تصرف کند رعیتی را از مسلمانان پس میرد آن والی
و حال آنکه آن والی خیانت کننده و ظلم کننده است مر ایشان را مگر
آنکه حرام می گرداند خدای تعالی بروی بهشت را (واز جمله)

تجبر و تکبرات بیانش انکه بعضی اشخاص بحسب اصل جبلت سرکش و خودپسند و صاحب دعوی بلند می باشند بخود و ستائی مشعوف می شوند و بخودنمائی معروف * جان خود را دور تر می کنند و هر صغیر و کبیر را فروتر از خود می بینند * اعلای کمالات غیر را بادنای هنر خود اگر چه محض خیالی باشد مثل علو حسب و نسب هرگز همسنگ نمی سازند و مساوات خود را با دیگران به نسبت خود عار و ننگ می دانند غرض که تحقیر اقران را عین عزت خود می شمارند و تعییر اخوان را عین عظمت خود می انگارند و بر کمالات خود می نازند و کمال دیگر برا از پایه اعتبار می اندازند منتهای آرزوی ایشان همین است که ایشان را در میان جمیع افراد انسان بوجهی امتیازی حاصل شود که کسی با ایشان مشارکت نجوید و راه مشابهت نپوید * چون مثل این شخص بمنصب سلطنت می رسد واو تجبر و تکبر می دهد و در رفتار و گفتار و نشست و برخاست و القاب و آداب و در سائر معاملات و عادات امتیاز خود می جوید و از هر باب چیزها برای ذات خود بوجهی مخصوص می گرداند که از مشارکت دیگری در رو بغایت بیم تجبر و راه مساوات دیگران را بالکل می بندد و مثلا برای

نشستن خود وقتیکه تخت ساخته دیگرانرا از نشستن بر تخت منع کرد و در مجلسی که خود نشسته دیگرانرا از نشستن مانع شد و لفظکه برای خود مقرر ساخت مثل سلطان و شاه و بادشاه و ملک و حضور اقدس و امثال ذالک اگر کسی ان الفاظ را بر فرزند ایشان هم بار بی گرداند آنرا گنه‌گار سخت می داند و تعزیر سخت بد باو می رساند غرض که دل ایشان همین می خواهد که جان خود را در بنده‌گان الهی در میان رسالت پناهی نه شمارند و ایشان را از جنس خود انکارند و در هر باب راه علیحده اختیار کنند و جان خود را بهر وجه امتیاز دهند و نیز می‌خواهند که آئین ایشان بمنزله اصول دین و بمثابه احکام شرع متین مسلم طوائف انام شود و متبوع هر خاص و عام * کسی را با ایشان مجال قیل و قال نماند و مجال بحث و جدال نباشد گویا که با حکام الهی مخاطب هستند و بر مخالفت او معاتب بر همین امر دو امر یعنی خودکشی و تمنا نذناذ حکم اما تا ترقی می گیرد و صورت تعالی می پذیرد تا اکه برتبه ادعای الوهیت رسوة میرساند و او را از اخوان فرعون و نمرود می گرداند هیچ و صفی ازاو صاف رب مجید نیست که حا رشید او را در ضمن تحریر فرامین و پروانجات بخود نسبت ندارد و هیچ اسمی

آنرا اسماء خالق اکبر نیست که این جاهل ابتر ذات خود را بان لقب
بنهاده و هیچ منصبی از منصب انبیاء مرسلین نیست که
این عدو دین ادعای آن نه نموده و هیچ مرتبه از مراتب
خلفای راشدین نیست که این رئیس المفسدین دران
براه مساوات با ایشان نه پیموده * و این سلطنت تکبر و
تجبر چنانکه درحق کافر است و درین ملت بغایت مضر
است همچنین هزار چندازان درحق این داعی جاهل سم
قاتل هیچ سلطانی را از سلطنت خود انقدر مضرت
نرسیده که متکبر را از سلطنت خود رسیده که جان
خود را خالق رعایای شما ر دو یا نبی برایا خصوصا و قتیکه
زمانه یار او باشد و بخت یاور او که اکابر اهل زمان زیر
دست شوند و سرکشان اقران بغایت پست * درین
صورت استکبار او دوبالا میگردد و دماغ نخوت او
بعالم بالا میرسد فی المشکوٰة فی باب تغیر الناس قال النبی
صلعم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتهم ابناء الملوک
ابناء فارس والروم سلط الله شرارها علی خیارها * ترجمه
وقتیکه براه روند امت من خرامان بطریق تکبر و
چاکری کنند ایشان را اولاد فارس و روم

برکنار و خدای تعالی بدان امت را برنیکان ایشان
فی المشکوٰة فی باب الغضب والکبر قال النبی صلعم یقول الله
تبارک وتعالی الکبریاء ردائی والعظمة ازاری
فمن نازعنی واحدا منهما ادخلته النار * ترجمہ * فرمود پیغمبر خدا
صلعم بیشک پروردگار بزرگ و برتر فرماید کبریای چادر من
است و عظمت تہبند من پس کسیکه نزاع کند و مشارکت
جوید بمن در یکی ازین دو صفت می در آرم آن کس را در
آتش دوزخ ومنه فی کتاب الامامی قال صلعم اغیظ رجل
علی الله یوم القیٰمة واخبثه رجل کان یسمّی ملک الاملاک
لا ملک الا الله * ترجمہ * خشم آرنده ترین مردم و خبیث
ترین ایشان بر خدای تعالی بروز قیامت مرد یست که بوم
تسمید کرده می شد در دنیا ملک الاملاک زیرا که نیست
بادشاه بحقیقت مگر خدا عز اسمہ ومنه ایضا قال علیه
السلام لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید الله وکل
نسائکم اماء الله ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی
ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی * ترجمہ * باید که
نگوید کسی از شما بنوکر خود را بنده من و کنیزک من
همه مردان شما بندگان خدا اند و همه زنان شما کنیزکان خدا اند

ولیکن باید که گوید غلام من وکودکی من و جوان من و جوانیه من
و نگوید غلام اخاه خود را رب من ولیکن بگوید سردار من
وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ فَانَّ مَوْلَاكُمُ اللهُ
* ترجمه * و در روایتی این قدر لفظ زیاده
کرده که نگوید مملوک مالک خود را مولی من زیرا که
مولای حقیقی شما الله است) باید دانست که این
سلاطین جابره که چندی او صاف او مذکور کرده بر دو قسم
است * قسم اول * انکه سلاطین جابر با وجود این شوخ چشمی و
بیباکی که بالا مذکور گردید قدری از ایمان هم داشته باشند
و به بعضی اعمال صالحه همت گماشته * اگرچه آن اعمال را
هم بوجهی ادا می کند که مطابق بر طریقه مشروع نیست و نزد
اهل دیانت مسموع نه * بلکه موافق آئین خود آنرا ادا می نماید
و بروجه مطبوع خود در آن می درآید تا ماه در دل خود همانرا
وسیله تقرب الی الله می سازد و باطلا ص نیت بجا می آرد
مثلا چنانکه در ابواب هوا و هوس خود خزائن وافره و دفائن
متکاثره صرف می نماید هم چنین مسجدی بس لطیف نفیس
مطلا و مذهب و مصفا و منقش بنا کرده و آنرا از عبادت مالیه
شمرد اگرچه بنای مثل این مسجد هم در جنس اسراف

است کہ در شرع لعایت نامحمود و عنداللہ نامقبول * لیکن
از انجا کہ طریق انفاق نز داو ہمیں اسراف است پس نفی المناق
فی سبیل اللہ ہمیں مید اند کہ در مصارف محمود و مشروعہ
ہر قدر کہ اسراف کند ہماں قدر عنداللہ محمود است و عند
الشرع مقبول نا علیہ تقرب الی اللہ اموال خطیرہ دران
صرف نمودن شاہر زیادت خوابیت را اسراف پنہود
* قسم ثانی * انکہ سالطان جابر در دل این قدر خوف الہی
می دارد کہ افعال شرعیہ را ہم باخلاص نیت بجا آرد بلکہ
آنرا ہم بطریق رسم و عادت و بنا بر حصول نیکنامی در میان
اہل زمان و اظہار مسابقت بر اقران لعمل می آرد و آنرا
نیز از لوازم جاہ جلال خود می شمارد پس چنانکہ اعمال
صالحہ سالطان اول باعتبار ظاہر مردود بود و باعتبار نیت
محمود * و ہمچنیں اعمال این سالطان ثانی ہم از بیرون فاسد
است و ہم از درون کاسد * و درین جا چند لطیفہ است کہ در
ضمن چند نکتہ بیان باید کرد * نکتہ اولی * سالطان جابر ہرچند عنداللہ
مردود است واز سعادت قرب مطرود * اما در نوع انسان
یک کونہ از صفتی ہموصین و مصرفی لکافرین می رسد مثلا
بنابر طلب جاہلت و سہاکت عنادای مسلمین در اد دیرد امیر

می گرداند و بسلاطین کفار مصرفی می رساند اگرچه بر ورش مومنین بنا بر پاس دین و سرزنش کافرین بنا بر اعلای کلمه رب العالمین بعمل نیاورده پس منفعت آن اگرچه بذات او هیچ نرسیده تا مادین و اهل دین یاکاونه سرسبز گردید پس او را پسان کور مثعال داریا اسیر خدمنگذار باید فهمید و در کارنیک شریک او باید گردید * وجود او را بهتر از عدم باید شمرد و حتی المقدور از منازعت او اعراض باید کرد بلکه از درگاه مجیب الدعوات اصلاح حال او باید طلبید و ظلم و تعدی او را از قبیل بلای آسمانی باید فهمید فی المشکوٰة فی کتاب الامارة والقضاء قال النبي صلعم ان الله تبارك وتعالى يقول انا الله لا اله الا انا مالك الملوك وملك الملوك قلوب الملوك في يدي وان العباد اذا اطاعوني حولت قلوب ملوكهم عليهم بالرحمة والرافة وان العباد اذا عصوني حولت قلوبهم بالسخطة والنقمة فساموهم سوء العذاب فلا تشغلوا انفسكم بالدعاء على الملوك ولكن اشغلوا انفسكم بالذكر والتضرع كي اكفيكم ملوككم * ترجمه * فرمود پیغمبر خدا صلعم بدرستیکه الله تبارک وتعالی می گوید منم خدای نیست کسی معبود بجز من مالک پادشاهانم و پادشاه پادشاهانم دلهای

پادشاہان در دست من است و بدر مستیکہ بندگان
چون فرمان برداری کنند مرا می گردانم دلہای پادشاہان
ایشان بر ایشان برحمت و رافت و بدرستیکہ بندگان
ہرگاہ نافرمانی کنند مرا بر گردانم دلہای پادشاہان را بغضب
و کراہت پس می چشانند ملوک شما را عذاب بد
پس مشغول مدارید ذاتہای خود را بدعای بد کردن سلطان
ولکن مشغول دارید خود را در ذکر و تضرع تا کفایت کنیم
شر ملوک شما را * نکتہ ثانیہ * سلطان جابر از بسکہ جان خود را
از مسلمین می شمارد گاہ گاہ حمیت دین متین و غیرت
شرع مبین از دل او می جوشد و بنا بران در اعلای کلمہ
رب العالمین می کوشد پس درین صورت تائید دین
متین از وصورت می پذیرد و شرع مبین از و رونق می گیرد
فی المشکوۃ فی باب المعجزات قال النبی صلعم ان اللہ
لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر * ترجمہ * فرمود
نبی صلعم بدرستیکہ پروردگار عالم تائید خواہد کرد این
دین را از بندہ بدکار) پس درین صورت اطاعت ا
از جملہ ارکان اسلام است و اعانت او خدمت
سید الانام قال النبی صلعم الجہاد ماض الی یوم القیٰمۃ

لَا یبطلهٗ عدْلُ عاْدِلٍ وَلَاجُوْرُ جَائِرٍ فرمود نبی صلعم جہاد
جاری خواہد ماند تا قیامت باطل نخواہد کرد او را عدل
عادل نہ ظلم ظالم * نکتۂ ثالثہ * سلطان جائر را بسبب محتاج
امر بالمعروف است و اظہار حق بحضور را وافضل عبادات
وَفِیْهِ فِیْ کِتَابِ الْاِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ قَالَ النَّبِیُّ صلعم اَفْضَلُ الْجِهَادِ
مَنْ قَالَ کَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ * ترجمہ * فرمود پیغمبر
خدا صلعم فاضل ترین جہاد قول کسی است کہ گوید
کلمہ حق را نزد سلطان جور کنندہ) فاما امر بالمعروف
او را بوجہی باید کرد کہ بحد مخالفت و منازعت نکشد
و بسرحد بغی و خروج نرسد کہ خروج بر امام جائر شرعا جایز
نیست فی المشکواة فی کِتَابِ الْاِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ قَالَ
النَّبِیُّ صلعم اَلَا مَنْ وُلِّیَ عَلَیْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ یَاْتِیْ شَیْئًا مِنْ
مَعْصِیَةِ اللّٰهِ فَلْیَکْرَهْ مَا یَاْتِیْ مِنْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا
مِنْ طَاعَةٍ * ترجمہ * فرمود رسول خدا صلعم آگاہ باشید
کسیکہ والی و امیر گردانیدہ شد بروی دالی و حاکم پس دید
آنکس والی را کہ می آید و می کند چیزی از نافرمانی خدا پس
باید کہ ناخوش دارد چیزی را کہ می کند وی از نافرمانی و
معصیت خدا پس ناپسند دارد آن چیز را کہ می کند امیر او

از معصیت و هرکشد دست خود را از طاعت

تنبیه ثالث در ذکر سلطنت قباله

باید دانست که چون زمان سلطنت جابره منتهی می گردد و سلاطین
جبارین سالها سال برهمون آئین بر تکبر و تجبر بالی می گذرند
و در کار رسانه سلطنت گویا که زمانه جاهلیت که قبل خاتم الانبیاء
علیه الصلوة والسلام بود نمودی نماید و احکام خلافه راشده
و سلطنت عادله مثال خواب فراموش از یاد میرود و از لفظ
مطلق ریاست و سیاست همین سلطنت جابره مفهوم می گردد
پس کسی از اهل هدایت و دیانت امر ریاست و سیاست را
از جنس طاعت و عبادت نمی شمارد بلکه آنرا از قبیل انواع
دنیاپرستی و افحش اقسام سرکشی و مستی می انگارد
پس اکابر ملت و اعاظم امت ازین دور دور می گریزند و از
قرب و جوار می پرهیزند و از مجالست سلاطین دست بردار
می شوند و از مصاحبت ایشان پرهیز # پس فراعنه سلاطین
بسان ملاعنه شیاطین بلا تکلف در پی نفس اماره دویده در
می روند بلا قید در میان نخوت و غرور می دوند و عقلان و کلا
ایشان و همنشینان ایشان در استخراج دقائق فسق و فجور
و ابواب اخذ جرمانه و عزل و نصب عمال و ابواب تعذیب

رعایا و تخریب برایا و ابواب تکبر و تجبر مشغول می شود و استنباط اصول و فروع آن می کند * و بحکم هر که آمد بران مزید کرد این فن قبیح روز بروز ترقی می گیرد و قرن بقرن رونق می پذیرد تا اینکه کلیات آن مضبوط می گردد و جزئیات آن مبسوط و اصول آن مقرر می شود و فروع آن محرر * در هر امری از امور ریاست و سیاست حکمی مخالف شرع متین ثابت میگردد و در هر معامله ازین معاملات بنی آدم اصلی مقابل دین قایم می شود و پس ملتی مقابل ملت مصطفوی بر پای بود و سنتی مقابل سنته نبوی برملا * آئین سلطانی مخالف احکام ربانی پیدا می گردد و قوانین خاقانی مخالف شرع ایمانی هویدا * بسا چیزا ست که در بشرع ربانی حرام است و در آئین سلطانی واجب و هم چنین بالعکس * مثلا اطلاق لفظ شاه شاهان و خداوند جهان و جهانبان و حضور اقدس و عرش آشیانی و بنده خاص و پرستار با اختصاص و قائم قدر تو ام و استادن امراء دست بسته و سرنگون و منعقد مجلس رقص و سرود و لبس حریر در ایام جشن و عید و استعمال ظروف سیم و زر و اظهار فرحت و سرور در اعیاد کفار مثل نوروز و مهرجان و هولی و دیوالی و سلونو

آن از مقدمات هزاران هزار و معاملات بیشمار* آیین قمه در شرع ربانی حرام است و در آئین سلطانی واجب بالاهتمام* وجواب السلام علیک وحضور شماتات وحسن معاشرت و خلق نیک با ضعفای مدکان الهی و مصافحه و معانقه باهر مسلمان و اجابت دعوت هر وضیع وشریف و احتیاط با جماهیر اهل اسلام وحج بیت الله الحرام وخدمت اولیاء الله و دوام ملازمت ایشان و دوام ملازمت در مجالس علم و ذکر و عدم مخالفت کسی از رؤساء و ضعفاء و شنیدن حوائج ذوی الحاجات و امثال ذلک* این همه در شرع ربانی مامور است و در آئین سلطانی ممنوع* و اخذ محصول مال تجارت زاید از قدر زکوة وتعیین ظالمان مردم آزار بر هر گذر دریا و رهگذر صحرا و بر هر دروازه شهر تا بردارد وگیر مسافران و اخذ چیزی از اموال ایشان و امثال ذلک* این همه مخالف شرع ربانی است وموافق آئین سلاطین دنیا جرم است که تعزیر آن در شرع ربانی دیگر است و در آئین سلطانی دیگر* حد دزدی در شرع قطع ید است و در آئین سلطانی قتل یا حبس برادران بادشا

ؤ بر سر و که پدر خود بحکم شرع شریک اند و بحکم آئین محروم * تمام مال بیت المال در شرع حق کافه مسلمین است و در آئین ملوک سلاطین * بالجمله آئین سلطانی تمام بس طویل و عریض مستوجب احکام رنگارنگ و اصول گوناگون مقابل شرع ربانی بمرسید * و تعلیم و تعلم آن درمیان اراکین سلطنت و اساطین مهمات مروج گردیده که پدران مشفق برای تربیت پسران خود برهمین آئین استادان این فن را که ایشانرا اتالیق می گویند تعیین می نمایند و تدریجا همین فن را تعلیم می فرمایند * و انرا از کمالات ایشان می شمارند و از مفاخر آنها می انگارند * و خیرخواهان سلطنت و ترقی خواهان مهمات که در صنعت تحریر و تقریر قوت لسانی و براعت بیانی میدارند بسوی همین آئین مردمانرا دعوت می کنند و بسوی آن ترغیب می دهند و کتب و رسایل در آن درست می کردانند و نزاید کر شواهد و دلائل بپایه اثبات میرسانند * چنانچه رساله در تکلیف لبس حریر مشهور راست و مسئله تجویز سجده برای سلاطین معروف * و آئین اکبری درین فن کتابی است بس مبسوط در اصول و آئین او که منسی بدین

الہی است و کتاب در دبستان المذاہب مضبوط * بالجملہ
این سیاست سلطانی مذہبی است غیر مذہب اسلام و
ملی است غیر ملہ سید الانام مثل سائر مذاہب باطلہ
مثل یہود و مجوس * نہ مثل شیعہ و خوارج کہ مذہب
این ہا ہم اگرچہ فی الحقیقت باطل است * اما دعاوی
ایشان ہمین است کہ مستفاد از کتاب و سنت ہمین
مذہب است بخلاف آئین سلاطین کہ ایشان احکام خود
را مستفاد از کتاب و سنت نمی شمارند بلکہ محض حکم عقلی
بملاحظہ قیام سلطنت و انتظام مملکت مبنی می انگارند * پس
فی الحقیقت آئین ایشان شعبہ ایست از مذہب فلاسفہ
از ملہ اسلامیہ * چنانچہ پیغمبر صلعم از وجود این سلاطین مضلین
اخبار فرمودہ اند چنانچہ فی المشکوۃ فی کتاب الفتن قال النبی
صلعم انما اخاف علی امتی الائمۃ المضلین * ترجمہ *
نمی ترسم من بر امت خود مگر امیران و بادشاہان را کہ
گمراہ کنندہ اند دیگران را و فیہ ایضا عن حذیفۃ قال قلت یا
رسول اللہ ایکون بعد ھذا الخیر شر کما کان قبلہ شر قال
نعم قلت فما العصمۃ قال السیف قلت وھل بعد السیف
بقیۃ قال نعم یکون امارۃ علی اقذاء و ھدنۃ علی دخن

قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تَنْشَاءُ دُعَاةُ الضَّلَالِ * ترجمہ * گفت
حذیفہ عرض کردم یارسول اللہ ایا می باشد بعد از ین نیکی کہ
دین اسلام است بدی کہ کفر است چنانکہ بود پیش از ان
بدی فرمود آری باقی می ماند وی گفتم پس چیست طریق
نجات از ان بدی فرمود شمشیر است و قتال کردن باکافران
گفتم ایا باقی می ماند اہل اسلام بعد محاربہ کردن باکافران
فرمود آری می باشد ملک و امارت ولیکن باقذاء یعنی غبار
آلودہ و می باشد صلحی بر دخان یعنی باخداع و نفاق گفتم بعد
از ان چہ خواہد شد گفت پستر پیدا می شوند خوانندگان بگمراہی
ونیز درہمان حدیث آمدہ یَكُوْنُ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا
دُعَاةٌ عَلَى اَبْوَابِ النَّارِ * ترجمہ * فرمود آنحضرت فتنہ
خواہد شد کور و کر یعنی مردم دران فتنہ محجوب خواہند بود از
دیدن حق و ممنوع خواہند گشت از شنیدن آن دران
فتنہ خوانندگانند بسوی آتش دوزخ ایستادہ بر درہای
آن) ہرچند امثال این سلاطین فی الحقیقت از قبیل اکابر
شرار اند واز جنس اہل نار * فاما ازینکہ بزبان خود دعوی
اسلام می کنند پس کفر ایشان مستور است وایمان
ایشان ظاہر * وشاہد تصدیق ہمین دعوی ضلال

از رسوم اسلام * مثل عقد نکاح و ختان و اظهار تجمل روز عید الفطر و الضحی و تجهیز و تکفین و نماز جنازه و دفن در مقابر مسلمین در میان خود جاری می دارند * و از شرع ربانی بالکل دست بردار نمی شوند * آری آئین سلطانی را در حق خود ملازمان خود واجب العمل می انگارند * چنانچه در محاورات خود آئین را با شرع هم کرده در تلفظ استعمال می کنند * مثلا می گویند که هرچند شرع اصل است اما در باب سیاست با شرع طوره هم باید و مراد از طوره آئین جنگیز خان است * پس نظر بهمین دعوی اسلام که بظاهر از زبان ایشان سر میزند ایشانرا از کفر صریح محفوظ می دارد * اگرچه کفر خفی هم در مواخذه اخرویه کافیست * واما اسلام ظاهری مقتضی همین معنی است که با ایشان در احکام دنیویه معامله مسلمین عمل آرند * و ایشانرا هر در باب معاملات از جنس مسلمین شمارند * کو که در آخرة با کفار شرار در درکات نار متحد باشند * و در دار و گیر رب قدیر تا ابدالاباد مانند * و یا وسعت رحمت الهیه دست گیری ایشان نماید خواه قبل التعذیب و خواه بعد التعذیب ایشان را مغفرت فرماید * بالجمله حال عاقبت ایشان برعلم علام الغیوب سپارند و در احکام معاش معامله مسلمین با ایشان ۔

بعمل ارند باجمله چون سلطنت جابره بحد ضلالت رسید ثم
تبر حد فسق و ظلم بر آمده در اقسام بدعت و ضلالت داخل
گردید پس حکم سلاطین مضلین حکم سائر فرق باطله مبتدعین
است اختلافی که در تکفیر و عدم تکفیر سلاطین مبتدعین واقع است
همچون اختلاف در تکفیر و عدم تکفیر سلاطین مضلین متحقق
و ازبسکه احتیاط در محل اختلاف لازم است بنا علیه توقف
در حال همین مضلین واجب و نیز باید دانست که سلطان
مضلان هم دو قسم است * متمرد * و مقلد * بیانش انکه چون
آئین سلطانی بمشابه مذاهب جاری و ساری گردید و بپایه اشتهار
رسید پس بعضی از سلاطین متاخرین اگرچه بحسب اصالت
جبلت بعیش و نشاط راغب نمی باشند و عادات تکبر و تجبر
را طالب نه * فاما بر اعانت آئین اسلاف محض بر مبیان
رسم و عادت اثر ایشان می ارند اگرچه در دل کراهتی از ان
می دارند بلکه در بعضی احیان بر بطلان آئین این سلاطین هم
آگاه می شوند فاماچار و ناچار در همین راه می روند که رعایت
آئین ریاست بر ایشان غالب است به نسبت پاسداری
قوانین دیانت * و محبت جان و مال بر ایشان غالب
است به نسبت محبت رب ذو الجلال * و پاسداری

منصب سکایت برایشان قوی تر است منسبت پاسداری
احکام رب العزة * این قسم سلاطین را سلاطین مقلدین
می گویند و بعضی دیگر از یشان بحسب اصل خلقت هم
باموز مذکوره مائل می باشند و از حقیقت ایمان ناکامل
قائل * و چون آئین اسلاف با رغبت حلی در امیخت
تعیش و تحمر ایشا را و بالا انگیخت پس رعایت
آئین از ایشان بوجه اتم می شود بلکه رونق او از
ایشان بکمال میرسد گو یا که او را از صنبه مجتهدین
این ملت توان گفت و ترسالک مجدد دین این صنعت
توان صنعت این را سلاطان منسرد میگویند و درین مقام چند
لطیفه ایست که در ضمن چند نکته باید گفت * نکته اولی *
سلطان مفضل هرچند رئیس المفسدین امت و امام المسد عین
و ریاست او رست دین مسمی است تاتل و امامت
او بحکم کتاب و سنت و همی است باطل الا از انجا که راه معامله
اسلام با او مسادک است تکفیر او مشکوک * سابره علیه
اظهار لعن بروی و خروج از اطاعت او نیز از مسائل
اختلافیه است پس شخص محتاط را لازم است که خود بر آن
اقدام نه فرماید و دیگری را هم ملام نسازد یعنی خود را او

یعنی بغی و خروج نه باید و اگر کسی با او مخالفت و منازعت نمود زبان طعن بر و نکشاید چنانکه بسیاری از علمای اهل سنت خود بر قتل و نهب روافض دست نمی کشایند فاما بر مجوزین این امر مثل علمای ماورا النهر اعتراض نمی نمایند و چون بغی و خروج بر سلاطین مضامین احتیاطا ممنوع است . لاجرم سلطنت ایشان از اقسام امامت معدود * نکته ثانیه * هذا سلطان مقلد به نسبت ملة اسلام اقرب است پس احتیاط در مخالفت و منازعت او واجب * کسیکه با او به منازعت بر خاست و دست از متابعت او بر داشت هر چند بر ظاهر شرع مطعون نیست اما این عمل به مصلحت وقت مقرون نه بلکه آنکه قیام خلافت راشده با سلطنت عادل بر تقدیر بر همزدن ریاست او متیقن باشد پس درین صورت بر افراختن اعلام قتل و قتال و بر انداختن آن مبتدع ضال در حق ملة و اهل ملة منفعتی خواهد بخشید و الا بعوام و خواص بیشک مضرتی خواهد رسید

* تنبیه رابع در بیان سلطنت کفر *

باید دانست که مراد از سلطنت کفر درین مقام حکومت کفار اصلی نیست بلکه مقصود ازان سلطنت قومیست

که چنان خود را در زمرهٔ مصاحبین می شمارند و موجبات
کفر صریح لعین می آرند و از ایشان نسبت احکام
شرع آنقدر مخالفت و عنادها روی می شود که بر ایشان
حکم کفر و ارتداد ثابت می گردد بیانش اینکه بعضی اشخاص
ماقبا را ز اهل جماعت ملحد مزاج و زندیق طبع می باشند
که هر چند بظاهر کلمه اسلام می خوانند اما خدا و رسول را
و دین و مذاهب را و حساب کتاب را بالیقین
می دانند همین شیب و فراز دنیای را سعادت و
شقاوت می پندارند و همین حصول جاه و جلال و تحصیل
مال و منال را اصل کمال می انگارند هر که در همین
ابواب غریق و منهمک است همون است نزد ایشان زکی
و عاقل و هر که از ان معرض و بیخبر ما نفعت است همون
است نزد ایشان غبی و جاهل * چیزیکه باعث تحصیل
دنیای دون نباشد همون است نزد ایشان لغو
ولاطائل و مشقتی که مثمر حصول نام و نشان نباشد همون
است نزد ایشان رنج بی حاصل * پس انبیاء الله و سائر
ادیان راه حق را از جنس عقلای جاه طلب می شمارند
و اتباع ایشان را از جنس سفهای بی عقل می انگارند که

بر سخن های احمق فریب ایشان مغرور گردیدند و بهوا عید بر بسته ایشان مسرور * پس رعایت ملت و سنت را از جمیع اقوال وافعال از جنس حماقت می شمارند و قید مذهب و مشرب را در عادات و معاملات از قبیل سفاهت و کشیدن رنج و کلفت در عبادت نزد ایشان محض نادانی است و تبتل و توکل علامت عجز و ناتوانی * پس چون امثال این اشخاص بمنصب سلطنت می رسند و متمکن بر سریر مملکت می شوند آئین سلطانی را اگر بظاهر باعث از دیاد رونق سلطنت است مطابق فراست و کیاست می دانند و شرع ربانی که نزد ایشان بیحاصل است از جنس رسوم سفاهت می شناسند پس لابد زبان طعن بر وی می کشایند و او را بنظر علما زمان خود محقر می نمایند و بلطائف الحیل استیصال او می جویند و راه معارضه او می پویند در هر امر حکم آئین سلطانی را ترجیح می دهند و حکم شرع ربانی را تسفیه می نمایند منافع آن را بحرب زبانی تفضیل می دهند و مضار این را بر تلبیس تبیین می کنند بالجمله در هر کلام ایشان رمزی می باشد بمانه رب العالمین و طنزی می باشد بر سنت سید المرسلین گاهی کلام خود را با شعار شعرا زیاده کو

می پوشند و گاهی به تشبیهات علمای ربانی جو * و گاهی دعوای خود
را بکلام ملاحده مدلل می کنند و گاهی برموز ملاحده * پس این
قسم سلاطین بلاشک از جنس کفار مرتدین اند و زنادقه
مرتدین جهاد بر ایشان از ارکان اسلام است و اطاعت
ایشان اطاعت سید الانام مخالفت ایشان اصلا از جنس
امامت کاملہ نیست و اطاعت ایشان بوجهی من الوجوه از
اوامر شرعیه نه کما فی المشکوة فی کتاب الإمارة والقضاء
عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال بایعنا رسول الله
صلعم علی ان لا ننازع الامر اهله الا ان تروا کفرا بواحا
عندکم من الله فیه برهان * ترجمہ * روایت است از
عبادة ابن صامت رضی الله تعالی عنه اینست که گفت بیعت کردیم
ما از رسول خدا صلعم بر این که مخالفت نکنیم امیر را مگر
به دیدن کفر ظاهر را که نزد شما از خدا در آن دلیل روشن بود
و در بعضی احیان این سلاطین مرتد را چنان اتفاق میرسد که
عوام چندانکه در اتباع انبیا و مرسلین مساعی جمیله بجا می آرند و
آنرا از کبار عبادات خود می شمارند بالقدر در اتباع
سلاطین سرگرم می باشند بلکه بسیاری از ایشان از این
امر ننگ و شرم میدارند بلکه بر آن ادعای ثواب را بادعوای

مخالفت ضم باید کرد تا عقلاء بطمع جاه و مال اطاعت اختیار
کنند و سفهاء بنابر حسن مال پس ادعای نبوت بر ملا می کنند
و فتنه جدیده برپا و ازبسکه تجبر و تکبر مقتضای سلطنت اوست
پس ادعای الوهیت با ادعای نبوت منضم می گردد و کفر
او از کفر فرعون بالاتر می شود و قیام سلطنت ارتداد بمثابه
غلبه کفار است که بر ذمه مسلمین فرض عین می شود که بر وجهاد
قایم بگردانند و این شورش و فساد بشمشیر بنشانند
و اگر نتوانند از آن اقلیم هجرت نمایند و بدار الاسلام
فرود آیند باید دانست که ذکر سلطنت ارتداد درین
مقام باوجودیکه این قسم موضوع است برای بیان
اقسام امامت حکمیه و این سلطنت مذکوره خارج است
از ان اقسام محض بنابر همین امر واقع گردیده که در میان
همین سلاطین مدعیان اسلام گاهی سلطانی می باشد که محض
از جنس کفار شرار است و از مرتدین الحاد شعار استیصال
او عین انتظام است و اهلاک او عین اسلام و اطاعت
هر متسلط از احکام شرعیه نیست و انقیاد هر متجبر از اوامر دینیه نه

* خاتمه *

در بیان آنچه از لفظ امام درین کتاب مراد است باید دانست

کہ مراد از لفظ امام درین کتاب مطلق مفہوم امام نیست بلکہ ہمان امام است کہ تعلق بسیاست دارد * پس اصحاب امامت خفیہ مثل ابدال و اقطاب و ارباب امامت باطنہ محضہ مثل مبعوثین برای ہدایت و ارشاد از مبحث این کتاب خارج اند ذکر ایشان محض بنا بر طریق تیمن و تبرک در صدر این قسم واقع گردیدہ پس مراد از امام صاحب سیاست است نہ خاص خلیفہ راشدہ کہ آن بمنا اکثیر اعظم است نادر الوجود و کبریت احمر است در اکثر ازمان مفقود * نہ مطلق صاحب سیاست بحر یکہ ہر فاسق بدکار درو داخل باشد و ہر ظالم ستمگار درو شامل و ہر خون خوار عنید درو مندرج باشد و ہر جبار مرید با و ممترج ہر مضل بدآئین باو موصوف باشد و ہر ملحد بیدین با و معروف * چہ مضرت این سلاطین بہ نسبت دین و ملت بغایت ازیداست از منفعت ایشان و موافقت این خواقین بہ نسبت اکابر امت نہایت البعد است از مخالفت ایشان بلکہ مراد از لفظ امام درین مقام صاحب حکومت یعنی کسیکہ علم جہاد بر اعدای دین بر افراختہ باشد و احتیاج کافہ مسلمین درین مقدمہ ذرخواستہ و برا عانت شرع

مبین کمر بسته باشد و بر مسند سیاست دین بر نشسته و قدمی بغیر مذهب ملت نگرفته باشد و مشربی غیر مشرب سنت نپر بسته و در عدالت و سیاست آئینی غیر آئین نبوی نساخته باشد و قانونی غیر قوانین مصطفوی نپرداخته و در باب مصالحت و منازعت و جنگ و صلح غیر از موافقت و مخالفت دین اظهار نکرده باشد و در سیاست و عدالت طریقی غیر احکام ملت و آثار سنت اختیار ننموده پس همون است صاحب دعوت فاما اینکه در مقدمات ریاکار است یا اخلاص شعار و در معاملات خاصه خود مردود الافعال است یا محمود الاعمال پس با مثال این امور در مقام هیچ غرضی متعلق نیست تفصیل این اجمال و تشریح این مقال در ضمن دو تنبیه بیان باید کرد

تنبیه اول در تشریح مفهوم صاحب دعوت

باید دانست که ریاست و سیاست را دو باب است باب صلح و جنگ با مخالفین و باب نظم و نسق بموافقین و در همین هر دو باب صاحب دعوت امتیاز میدارد از سائر اصحاب سیاست اگرچه در اعمال و افعالیکه اختصاص بذات او میدارد هیچ امتیازی به نسبت دیگران نداشته باشد اما باب

صلح و جنگ پس تحقیق این مقام موقوف است بر تمهید یک مقدمه ۞ بیانش آنکه کسیکه بر عمرو دیگری لشکرکشی می نماید و از قوی رفاقت خود میخواهد لابد سببی برای وقوع منازعت مقرر میکرده باشد و وجهی برای حصول معنی رفاقت ایشان را میفهماید اگرچه فی الحقیقت سبب منازعت وجهی دیگر باشد و باعث رفاقت وجهی دیگر * لیکن بنا بر تمامی قیل و قال در اثبات و ابطال همان سبب واقع میکرد و دو زبان زد هر خاص و عام همان وجه می شود مثلا زید با عمرو بمنازعت برخاست و از بکر رفاقت خود درخواست و سبب منازعت همین بیان نمود که بر مال مصر و که پدر من متغلب و قابض گردیده و وجه رفاقت بکر همین فهمانید که تو از آغاز بی من هستی و عمرو از اجانب * پس هرچند ممکن است که باعث بر پاشدن منازعت بالفعل فی الحقیقت امری دیگر باشد غیر از تغلب مذکور چه در بعضی احیان از مدت مدید ۰ تغلب متحقق می باشد و زید در تمامی آن مدت ساکت میماند تا آنکه امری جدید حادث میگردد که منازعت قدیم از و بر منتهیه ظهور میرسد مثلا از عمرو تحقیری یا سببی یا شتمی بر نسبت زید صادر گردید که کینه دیرینه بهمان سبب بر جوشید تا آنکه بنا بر

همین دعوای تغلب بر روی کار است و همین سبب ساز فت
نه و شمار رهمه اثبات و ابطال برهمان متوجه است و تمامی بحث
و جدال و در همان متحقق بالجمله پیش نظر درین منازعت
همین سبب جلی است نه آن سبب خفی * چه بر زبان هر دور
و نزدیک و هر اجنبی و شریک ذکر همین سبب ظاهر جاریست .
نه ذکر آن امر مخفی * پس جمیع خواص و عوام همین میگویند
که زید بنابر طلب متروکهٔ پدر خود با عمر منازعت میجوید نه
اینکه غبار سب و شتم او از خود می شوید کسیکه زید را ملزم
خواهد گردانید بهمین وجه خواهد گردانید که متروکهٔ پدر تو در دست
عمر نیست تو چرا با او منازعت میکنی نه اینکه سب و شتم از وجه
نسبت تو بجا در نگردیده چرا با او مخالفت می نمائی و همچنین
کسیکه عمر را الزام خواهد داد بهمین وجه خواهد داد که متروکهٔ
پدر زید را چرا بزید نمیدهی نه اینکه سب و شتم چرا میدهی و همچنین
در میان کافهٔ انام ذکر همین امر جاری و ساری خواهد شد که
عمر چه ظالم است که مال پدر زید در قبضهٔ خود نهاده نه اینکه چه
بدزبان است که زید را سب و شتم داده * همچنین ممکن است
که وجه مرافقت همراه زید فی التحقیق طمع حصول مالی باشد
یا خوف ملالی اما زبان زد خواص و عوام همین خواهد شد که

مگر رفاقت زید بجهت قرابت او اختیار فرمود بلکه بار قسم
همین وجه اظهار خواهد نمود که چگونه رفاقت او اختیار نه نمایم
که او قریب من است ٭ چون این مقدمه ممهد شد پس
باید دانست که کلام درین مقام در اسباب ظاهره و وجوه
باهره است نه در اسباب خفیه و وجوه کامنه ٭ یعنی
امتیاز صاحب دعوت از غیر او بر همین ظواهر اسباب
منازعت است و ظواهر وجوه رفاقت فاما در حقیقة الامر پس
خواه نیات صحیح داشته باشد خواه نیات فاسده ٭ پس
می گوییم کسانیکه با اهل ریاست و سیاست بمنازعت می خیزند
و از قومی رفاقت خود جویند لابد سببی برای منازعت اظهار
می کنند و وجهی برای اختیار رفاقت بیان می نمایند پس این
اسباب و وجوه یا از جنس مقدمات دنیویه باشد و یا از مقدمات
دینیه ٭ اما اسباب و وجوه دنیویه پس مثل طلب مملکت
موروثه است که از شاهزادگان اسلاف سلاطین
سر بر می زند که مملکت از خاندان ایشان برباد رفته و در دست
دیگران افتاده و بعد مرور دهور شاهزادگان مذکور همت سر
بر می آرند و دعوای مملکت موروثه بر روی کار می آرند
پس سبب برپا شدن منازعت تغلب همین سلاطین زمان

است بر سہاکت اسلاف * این شاہزادہ گان بنابر طلب سہاکت
اسلاف خود بر خاستند و حق قدیم خود را بپایہ اثبات بر سانیدند
بہ ہمین سبب شہرہ عالم می شود و زبان زد جمہوری آدم
کہ فلان شاہزادہ بنابر طلب سہاکت اسلاف خود بر خاست
و حق خود را از سلاطین متغلبین در خواستہ و انانکہ رفیق خود
می گرداند و جوہ متعددہ می فہماید بعضی را از ہوا خواہان
خاندان خود می گرداند و بعضی را توقع حصول منافع کثیرہ
از مناصب جلیلہ و اموال خطیرہ می فہماید و بعضی را بعلاقہ
نوکری در می پذیرد و از محض ہمین خدمت ظاہری می گیرد
و ایشان را منافع نمک حلالی و مضار نمک حرامی می فہماید
و ہمین امر را در اذہان ایشان بپایہ اثبات می رسانند
ہمین وجوہ و امثال آنہا باعث رفاقت ایشان می شوند
و بیان ہمین وجوہ زبان زد ہر خاص و عام می گردد مثلا
ہر کس ہمین گوید کہ شکر ہوا خواہان قدیمی دولت جویان
صمیمی و نوکران خدمت گذار و ملازمان شجاعت شعار
ہمراہ او مجتمع گردیدہ ہر کہ میرود ہمین اظہار می کند کہ من
خانہ زاد قدیمی ام یا طالب نوکری * و ہر کہ رفاقت او اختیار
نمی کند ہمین عذر پیش می آرد کہ من نہ از قدیمان قدیمی ام

و نه طالب توکری مرا بر اختیار رفاقت او هیچ باعث نیست
دیا مثال دفع مفاسد ظالم متعدی مثلا شخصی از بادشاهان
اولو العزم لشکر کشی کرده بر سر قومی آمد تا ملدان و امصار
ایشان را زیر نگوست خود در آرد و آنها را از رعیت رعایای
خود شمارد و مال و منال از ایشان تحصیل نماید و ابواب
سیاست بر ایشان جاری فرماید پس بنابر دفع مفسده او
رؤسای آنقوم مجتمع می شوند و یا او منیا د منازعت می نهند
و از اقوام دیگر استعانت می جویند و براه تالیف ایشان
می پویند پس بسبب منازعت ایشان با او همین دفع تعدی
او هست و وجه رفاقت اقوام دیگر با ایشان بظاهر گاهی قرابت
می باشد که همین طاهر برادری را بر روی کار می آرند
آن را باعث رفاقت می شمارند و گاهی معاهده و مباد له
می باشد که ایشان هم در مثل این اوقات اعانت این
اقوام نموده اند و راه رفاقت ایشان پیموده پس در
عوض آن رفاقت سابقه بالفعل از ایشان رفاقت می جویند
و گاهی سد باب مفسده می باشد که هرچند بالفعل میسر تی اند
دست آن متعدی بان اقوام نمی رسد اما ان قوم اول
ایشان را همین معنی می فهمانند که چنانکه امروز بر سر ما ایشکر

نکشید فردا بر سر شما خواهد کشید و بلائیکه امروز بر سر ما رسید فردا بر سر شما خواهد رسید پس بهتر همین است که ما و شما مجتمع شده از اول با طالب فتنه را ستده و گردانیم و پاداش تعدی با او رسانیم بالجمله امثال این اسباب و وجوه در اجتماع جنود و عساکر و فراهم شدن اکابر و اصاغر بر روی کار می آرند و هر کس آنرا بزبان اظهار می نماید که در نفس الامر بسیار اسباب و وجوه مخفی باشند مثل طمع مال یا اظهار کینه دیرینه یا حسد یا امثال آن * و اما اسباب و وجوه دینیه پس بیانش اینکه شخصی از مسلمین بمنازعت کفار برخاست و از جماهیر مسلمین رفاقت درخواست و حسب منازعت همین مخالفت دین اظهار نمود و وجه رفاقت همین موافقت دین بیان فرمود و همین امر شهره عالم گردید و زبان زد بنی آدم که فلان کس برای نصرت دین برخاسته از کفار جنگ می جوید و راه منازعت ایشان را بنا بر اعلای کلمه اسلام می پوید پس جماهیر اهل اسلام باوجود اختلاف اقوام با دعای حمیت دین و اظهار غیرت شرع متین رفاقت او اختیار کردند و اعانت او فرض عین شمردند * و هر کرا بنی طایفه همین وجه می طلبد که من مسلمانم و در اعلای کلمه

اسلام می کوششم و شمام دعوی اسلام می دارید پس شریک این سعادت شوید* و هرگز می آید همین وجه زبان خود اظهار می نماید که اهل دین بر فلان شخص مجتمع گردیده اند و بر سر کنار رسیده پس ما هم بنا بر خدمت دین متین شریک او می شویم وطی مسافت دور و نزدیک می کنیم و هرگز در مجالس و محافل خود ذکر این مقدمه می کند همین می گوید که فلان مقام امراء فلان شخص مسلمانان بنا بر استیصال کفار مجتمع گردیده اند واجتماع ایشان باین قدر وانقدر رسیده * پس وقتیکه ذکر دین و خدمت دین در مقدمه مخالفت وموافقت او ظاهر و باهر باشد پس همونست صاحب دعوت در ینباب و واجب الدعوات بحکم رب الارباب * تفتیش نیت بحکم سنت ممنوع است و دعوای ظاهر در ظاهر شرع مسموع و اما باب نظم ونسق * پس اقسام بسیار دارد و مثل تحصیل اموال و تعزیر افعال و فیصل خصومات و خبرگیری ذوی الحاجات وامثال آن * وصاحب دعوت در تمامی این اقسام امتیازی میدارد بنسبت سائر اصحاب سیاسات و تنقیح این مقام موقوفست بر تمهید یک مقدمه * بیانش اینکه یک در ابواب ریاست

دانا و ہوشیار می باشد و در مقدمات سیاست عاقل و تجربہ کار * لابد در اقسام نظم و نسق آئینی می نہد و در مقدمات احقاق حق قانونی * بوجہیکہ کلام قیل و قال و بحث اثبات و ابطال چون بان قانون می رسد چار ناچار گفتگوی طرفین بران منقطع می گردد و باز مجال بحث و جدال نمی ماند. کسیکہ حیلہا می انگیزد و حق را با باطل می آمیزد منتہای مساعی او ہمین می باشد کہ بوجہی گفتگوی فریب آمیز پیش آرد کہ قانون مذکور بمرتبہ ظہور نرسد فاما وقتیکہ بمرتبہ ثبوت رسید تمام سخن سازی و حیلہ بازی منقطع گردید مثلا زید بر عمر دعوی صد روپیہ می دارد و عمر با او وجوه مرد و انکار پیش می آرد پس مجال قبول و اقرار و رد و انکار نا بما نوقت است کہ معاملہ مبایعت یا مداینت ثابت نکردید و ثبوت آن بر منصہ ظہور نرسید این ہمہ چرب زبانی و خوش بیانی ہمین است کہ معاملہ مذکورہ ثابت نکردد فاما بعد ثبوت معاملہ مذکورہ پس کسی را ممکن نیست کہ بگوید ہرچند معاملہ مبایعت نمودہ ام فاما قیمت مبیع بذمہ من نمی رسد یا مبالغ مذکور بطریق قرض گرفتہ ام فاما ادای آن بمن واجب نمی شود یعنی من اصلا این قانون را مسلم

نمیدارم کہ قیمت مبیع واجب الادا است و بدل این لازم
او یعنا از ہر کہ مثل این کلام صادر گردد ہر آئینہ از جملہ
مجانین بی اعتبار یا ظالمین ستمگار معدود شود ہر گز کسی
کلام او را سمع قبول نخواہد شنید و نزد کسی عاقل و جاہل
این عذر او مقبول نخواہد گردید اگر حاکم وقت ہم بنابر طمع
مال یا پاسداری قرابت و صداقت تائید ہمہ خواہد فرمود
در ہمین امر پاسداری او خواہد نمود کہ معاملہ مذکورہ اگرچہ
فی الحقیقت واقع شدہ باشد امابہ بثبوت نرسیدہ
براہل محکمہ وقوع او ظاہر نگردید فاما بعد ظہور آن پس
اصلا حاکم وقت را ہم مجال تائید او نمی ماند و مجال پاسداری
او نمی باشد بلکہ میرسد کہ احدمن الرعایا معاملہ مذکورہ را
ثابت کردہ خود حاکم زمان را ملزم گرداند و سلطان دوران را
منفحم بالجملہ در قبول قانون مذکور ہم رعایا ناچار می باشند و
ہم حاکم وقت * آری در ثبوت آن حیلہا می انگیزند و
حق را باباطل می آمیزند * چون این مقدمہ ممہد شدہ
پس باید دانست کہ ہر قوم را در ابواب نظم و نسق آئینی
می باشد مسلم الثبوت و قانونی می باشد واجب الاذعان
کہ در حقیقت ہمون آئین و قوانین حیلہ بازی مکاران سخن بستہ

وجاسب داری حکام ہوا پرست وایرو سائر نمی باشد آما اصل آن آئین را برہم نمیدہند وبنج آن قوانین را از بن نمی کشند وگاہی از حیطه آن قدم بیرون نمی نہندو برا بیکه مخالف آن باشدصراحته نمی روند و ثبوت آن قانون راہم نزد ایشان طریقی می باشد معین و سندی می باشد مسلم مثلا برای ثبوت معامله مدانئت نزد مسلمین یا شہود می باشد یا اقرار و سند از کتاب الله می باشد یا سنت رسول الله یا اقوال مجتہدین * پس دراعانت قوانین نظم و نسق این ہرسه امر لازم آمد یکی قانون مسلم و دیگری طریق ثبوت آن دسیوم سند آن پس این ہرسه امر مختلف میباشند بسبب اختلاف اقوام وادیان * قومی قانونی می نہند و برای ثبوت آن طریقی معین می کنند و سند آن از آئین کسی از سلاطین اسلاف می گذرانند و قوانین ہمان سلطان را واجب الاذعان می شمارند و قومی قانونی می نہند وطریقی دیگر معین می کنند و سند آن از کلام دانایان ہوشیار و عقلای تجربه کار می گذرانند و ہمین احکام عقلیه را واجب الاذعان می شمارند که ہرچه عقل حکم نماید که رعایت فلان قانون مفید است دربابت بندوبست کارخانه سلطنت و نظم و نسق

ابواب مهمات پس همان قانون واجب الرعایة است و همان
آئین واجب المحافظة * پس سند هر قانون نزد ایشان
همین که منافع او را بیان نمایند و فوائد او را اظهار فرمایند
و قومی اتباع قانونی می کنند و طریقی برای ثبوت آن پیش
نظری آرند و سند آن از علم منطقی و حسن ناموسی می گذرانند
و همین احکام ربانی و آئین ایمانی را لازم الادعان می شمارند
پس برپا کردن قانون جدید اگرچه بنظر عقل بشری انفع
و اید باشد نزد ایشان از قبیل مدخلات مردوده است
و استخراج طریقه غیر طریق مقرر از مخترعات مطروده *
و حکم عقلی صرف درین ابواب نزد ایشان نامسموع
و اتباع کسی از سلاطین اسلاف درین مقامات نامشروع
پس سند مقبول نزد ایشان شریعت است و بس * و
همیشه دعوای ایشان همین است که در ابواب نظم و
نسق اتباع قوانین ربانی و پیروی آئین ایمانی می باید * آری
اگر کسی از ایشان هواپرست می باشد در دایرهٔ همین
آئین هواپرستی می نماید و سخن سازی و حیله بازی در حیطهٔ
همین قوانین بر روی کار می آرد و آنرا از هنر و کمال خود
می شمارد که فلان کس را بفلان فقهی ملزم گردانیدم و دعوای

خود را بشواهد شرعی بپایهٔ اثبات رسانیدیم ثانیه آنکه این قواعد
و شواهد را بحرب زبانی ابطال کردیم و اشکالات بحث وا
جدال بران وارد نمودیم که این اصلا از ایشان مسموع
نیست و این کلام اگرچه بظاهر مدلل باشد بدلایل عقلیه
هرگز نزد ایشان مطبوع نه پس هر صاحب ریاست و
سیاست که در ابواب نظم و نسق برعایت قوانین ربانی و
آئین ایمانی موصوف باشد و در تمامی اهل زمان بوجهی معروف
که هر کس و ناکس از رعایای او بجای خود میداند که وقتیکه
مقدمهٔ خود را بر قواعد فقهیه و شواهد شرعیه منطبق گردانیدیم و
دعوای خود را بهمین دلایل بپایهٔ اثبات رسانیدیم پس در
محکمهٔ عدالت هرگز مغلوب نخواهم گردید و منازع خود را
تاوان ملزم خواهم گردانید و حاکم وقت هم اگر پاسداری
او خواهد کرد او را مفحم خواهم ساخت پس همونست
صاحب دعوت و واجب الاطاعت در باب نظم و نسق *
پس کسیکه صاحب دعوت باشد در هر دو باب یعنی در باب
صلح و جنگ و در باب نظم و نسق پس همونست امام
واجب الاعانه و الاطاعت ترک رفاقت او در ابواب
جهاد و ترک اطاعت او در احکام ریاست و سیاست هرگز شرعا

جائز نیست * بیان فساد بنت او درین آنواب نامسموع و ذکر سائر قبایح اعمال و اخلاق او غیر مشروع رفاقت و اطاعت او عین عداوت ملک علام است واطاعت دین سید الانام وخروج و بغی بر و شرعا حرام است و بدخواهی دین اسلام * پس مراد از لفظ امام همین صاحب دعوت است پس همین معنی را در ذہن محفوظ باید داشت و در مباحث آینده همین معنی را ملحوظ باید کرد * تتمه ثانی * در بیان انکه کدام کدام از ارباب حکومت در مفهوم صاحب دعوت داخل است و کدام کس از و خارج * باید دانست که افضل و اکمل افراد این مفهوم خلیفه راشد است بلکه همون است صاحب دعوت حق و متبوع مطلق * و بعد از ان سلطان عادل خواه ناقص باشد خواه کامل و سلاطین مضایین و ملوک ملحدین اصلا از افراد او نیستند اما سلطان جابر پس حال او تفصیل میدارد و بیانش انکه سلطان جابر چند اقسام است * از انجمله طبقه مراح و سفیه طبع است که اتباع هیچ قانونی از قوانین شرعیه یا عقلیه نمیدارد و اقتدای هیچ آئینی خواه ربانی باشد خواه سلطانی بجوی نمی شمارد بلکه دیوانه وار و شتر بی مهار محض تابع خیال خود است هرچه بر خیال او

میکذرد ہمان امر را از جملہ مقاصد خود می شمرد نہ با قامت سنت غرضی میدارد نہ باشاعت بدعت * و از انجملہ فاسق مجاہر است کہ بر تدقیق وجوہ عیاشی ہمت گماشتہ و در ینباب از رعایت شرع و عرف دست بر داشتہ ماہر آن فن را مقرب بارگاہ خود ساختہ و وجوہ مناہی و اسباب ملاہی را بکمال رونق آراستہ و ارباب لہو و لعب و نشاط و طرب را از ہر سو فراہم آوردہ و تکمیل و تتمیم این فن را از کمالات خود شمردہ پس قیام سلطنت او باعث شیوع فواحش و سبب ظہور قبایح پس پاسبان حال بفسق و فجور رداعی است اگرچہ بزبان مقال باین قبایح داعی نباشد و ہمین اقسام مذکورہ را در باب ظلم و تعدی و تجبر و تکبر قیاس باید کرد و از انجملہ سلطان شرم گین است کہ ہر چند انواع غیر مشروع بعمل می آرد اما آنرا از جنس قبایح و فضایح می شمارد کہ بسان عیوب آنرا می پوشد و در بستر آن قان و دل میکوشد اگرچہ محافل لہو و لعب و بساط طرب می آراید و بشرب خمور و ضرب طنبور اشتغال می نماید * اما در خلوتخانہ فارغ از بیگانہ بایاران مجالس و معاشران موانس این شغل را گرم می سازد و از اشتہار این امر شرم میدارد اگر احیانا کسی او را باین قبایح نسبت می نماید ہر آینہ

بانواع حیله بازی وسخن سازی او را وقیع مشتهر نماید و همچنین
اگر احیانا ناسمع حصول مال یا تطبیق دعصب از و نسبت
بشخصی نوعی از ظلم وجور صادر گردیده و گمان او یا مال او کرندی
رسیده و کسی او را از این معنی سر زنش نمود و بر صلاح و راین
قسم او را معاتب فرمود پس بایست این امر را از خود دفع
میکند که این امر از فلان شخص صادر گردیده از من و فلان
کس امیر کبیر است که مرد دست من بامنحو نمیرسد که او را
باز پرس کنیم ما دار و گیر نمایم آری تدبیر و تدبیر از و انتقام
این امر خواهم کشید و پاداش ظلم و تعدی او را خواهم رسانید
یا تصدد را این جرم یعنی تعدی و ظلم اعتراف می نماید و مکافات
او اقرار میکند که آن مظلوم را راضی خواهم کرد و ابدو مال او را
باو خواهم رسانید و همچنین در اظهار رسوم تجبر و تکبر یکحیله
مشرحیه هم می آمیزد مثلا مسندی برای خود معین کرده دل او
ظاهر تحمر و تکبر می خواهد که کسی دیگر بر نه نشیند بلکه کسی برو
دست هم نرساند اما چنان خود را زمره متوسطین شهر و بهمین
حیله رسم تکبر و تجبر ادا کرده و بظاهر همین معنی اظهار نمود که
در باب طهارت و نجاست و سواس بسیار میدارم و آنرا
از حسن احتیاط و تقوی می شمارم * اگر کسی باو دست

خواهد رسانید هرآینه ذر زعم من آنرا انجص خواهد کردانید بناهر آن
بآین امر راضی نیستم که کسی متصل او بخشیده یا باو دست خود
برساند پس در پرده این حیل و امثال آن اتباع هوای نفسانی
واقتدای وساوس شیطانی می نماید و باین جرب زبانی جان خود
را باتهام این قبائح نمی آلاید * پس این قسم سلاطین جابرین
اگر در باب صلح و جنگ ونظم ونسق صاحب دعوت باشند پس
در مفهوم امام داخل اند فاما اقسام سابقه احیانا در افراد
صاحب دعوت مندرک نیست پس احکام امام که در مباحث
آینده مذکور خواهند گردید آنهمه باین سلطان باحیا منسوب اند *
نه بمدهوش غافل و فریفته لایعقل و نه بمفاسق بی باک و ظالم
سفاک و نه بمتجبر عنید ومتکبر مرید * و درین مقام چند لطیفه ایست
که در ضمن چند نکته بیان باید کرد * نکته اولی * باید دانست
که هرچند هر سلطان عادل را این معنی لازم نیست که در باب
صلح و جنگ صاحب دعوت باشد چه ممکن است که باکفار شرار
یا بمبتدعین بدکردار معرکه قتال و جنگ و جدال برپا فرماید
و ایشانرا استیصال نماید و شوکت ایشان را زیر دست خود
آرد و سلطنت ایشان را زیر و زبر گرداند * لکن نه بنا بر مخالفت
دین و اعلای کلمهٔ رب العالمین بلکه بنا بر کشورکشائی و فرمان

روائی پس ہر چند این مقابلہ و مقاتلہ از ممنوعات شرعیہ نیست کہ عدالت او را مرتفع نماید از جنس جہاد فی سبیل اللہ ہم نیست کہ بسبب آن صاحب دعوت شود لکن از انجا کہ ترقی اقبال او باعث ترقی اسلام است و شکست شوکت او باعث شکست رونق اسلام * چہ اگر مغلوب و مقہور گردد لابد مخالفین او کہ مبطلین اند بر بلاد اسلام تسلط خواہند یافت و در تخریب ملت و امت خواہند شتافت پس گرمد عظیم باسلام و اہل اسلام خواہد رسید بناء علیہ اعانت او بر مخالفین کہ فی الحقیقت مخالف دین اند بر ذمہ کافہ مسلمین لازم آمد پس در باب ہرچند حقیقۃ صاحب دعوت نیست اما حکم صاحب دعوت پیدا کردہ این است کلام در باب صلح و جنگ * فاما در باب نظم و نسق پس ہر سلطان عادل در ین باب بالضرورۃ صاحب دعوت خواہد بود و الا عادل نخواہد شد پس ازین بیان واضح گشت کہ مطلق سلطان عادل در باب نظم و نسق حقیقۃ صاحب دعوت است و در باب صلح و جنگ یا حقیقۃ صاحب دعوت است یا حکما بناء علیہ مطلق سلطان عادل را در مفہوم صاحب دعوت مندرج کردہ شد * نکتہ ثانیہ * باید دانست کہ از بیان سابق واضح گشت

که مطلق سلطان جایر در مفهوم صاحب دعوت داخل است
از ان خارج بلکه بعضی از افراد آن مثل سلطان باحیا در اقسام
او مندرج است و بعضی ازان مثل فاسق بیحیا و ظالم بیهوشی
و مدهوش لایعقل و متجبر جاهل ازان خارج * پس اگر یکی
بگوید که سلطان جایر از اقسام امام نیست و اعانت و اطاعت
او واجب نه و دیگری بگوید که سلطان جایر هم از اقسام امام
است و از ظلم و تعدی امامت او باطل نمی شود بلکه اعانت
و اطاعت او بر کافهٔ مسلمین واجب است و صبر بر شدائد او
لازم این هر دو کلام در نفس الامر صادق اند چه حکم بعضی
افراد او موافق قول اول است و حکم بعضی موافق قول ثانی
پس ازین بیان واضح گردید که انچه احادیث مختلفه درین باب
وارد کردیده اند و بظاهر میان آنها تعارض معلوم می شود فی
الحقیقت دران هیچ تعارض نیست بلکه هر حدیث را بر محل
آن حمل باید کرد کما فی المشکوة فی باب الامر بالمعروف
عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلعم انه
تصیب امتی فی اخر الزمان من سلطانهم شدائد لا ینجو منها
الا رجل عرف دین الله فجاهد علیه بلسانه ویده وقلبه فذلک
الذی سبقت له السوابق الخ * ترجمه * روایت است

از عمر ابن الخطاب رض گفت که فرمود رسول خدا
درستیکه شان این است که میرسد است مراد در زمان آخر از
ارباب سلطنت ایشان سختیها تا نجات نمی یابد ازان ما یا
مگر مردیکه شناخت دین خدا را پس کارزار کرد برای خدا
به آن سلطان بزبان و بدست و بدل خود پس آن شخصی
است که پیش رسیده است او را سابقها از سعادت
در دنیا و آخرت عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم كَيْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِيْ يَسْتَأْثِرُوْنَ
بِهٰذَا الْفَيْءِ قُلْتُ اَمَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اَضَعُ سَيْفِيْ عَلٰى عَاتِقِيْ
ثُمَّ اَضْرِبُ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ قَالَ اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ
تَصْبِرُ حَتّٰى تَلْقَانِيْ ترجمه این حدیث سابق گذشته است
وفیه فی باب ایضا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ
صلعم قَالَ اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ يَاْوِيْ اِلَيْهِ كُلُّ
مَظْلُوْمٍ مِنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ
الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ
روایت است از ابن عمر رض اینکه آنحضرت فرمود که
درستیکه بادشاه سایه خدا است در زمین سایه آرد بسوی
وی هر ستم دیده از بندگان او پس چون عدل کند باشد مر او را

پاداش عدالت و واجب گردد بر رعیت شکرگذاری این
نعمت و چون جور کند سلطان باشد بروی گرانی گناه و بر رعیت
لازم است صبر کردن بران) و تحقیق کلام درین مقام آنست
که ترک رفاقت سلطان جابر و خلع بیعت او و اظهار خروج
و بغی بر و یا بنابر سرزنش جرم او ست و معاوضهٔ ظلم او و
تسکین لهب غضب که بسبب تعدی او افروخته و تسلی
قلب که بنا بر جور او سوخته * یا بنا بر حفظ ملت و نظم امت است
که بسبب شیوع فواحش و قبایح در احکام ملت فتنه و فساد
راه یافته و بسبب ظهور ظلم و تعدی نظم امت برباد رفته پس
اول بنهایت مردود است از افحش معاصی و منکرات و ثانی
نهایت محمود است از افضل عبادات و طاعات پس
حدیث اول ناظر است بشق ثانی و حدیثین آخرین بشق اول *
پس مراد از شدائد در حدیث اول شدائد دینی است یعنی
ظهور فواحش و شیوع قبایح چنانچه کلمهٔ لَا يَنْجُو مِنْهَا إِلَّا رَجُلٌ
عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ بران دلالت می دارد * چه بلاییکه باعث نجات
از ان معرفت دین حق تواند بود همین فتنه دینیه باشد نه فتنه
دنیویه و از مخالفت سلطان وقت نجات عارف را متصور
است نه جاهل را و نیز اختلافی که در میان علماء امت درین

مسئلہ واقع است کہ امام بسبب فسق و ظلم از امامت
خود معزول می شود یا نہ کلام اکثر علمای حنفیہ ناظر است بنانی ؤ
کلام بعضی از علمای شافعیہ باول * این اختلاف را بعضی المحققین
اختلاف ساید فہمید بلکہ کلام ہر دو فریق را بایک وجہ تطبیق باید کرد ۔
ہر کس کہ حکم بانعزال او کردہ مراد از فسق و ظلم مجاہرت
فسق و ظلم است بحدیکہ دعوت بسوی این قبایح حالا یا قالا متحقق
گردد و کسیکہ حکم بعدم انعزال او کردہ پس مرادش از
فسق و ظلم ہمان است کہ بحد مجاہرت و دعوت نرسیدہ باشد *
پس مذہب واجب القبول درین مسئلہ ہمین است کہ
مجاہرت فسق و ظلم امام را معزول می گرداند یا مستحق عزل
و مطلق صدور فسق و ظلم بی مجاہرت و دعوت ہرگز او را
معزول گرداند و نہ مستحق عزل * و تفصیل دلایل آن
موقوف است بر تمہید مقدمہ * بیانش آنکہ شارع جلشانہ
بعضی احکام امر می فرماید و آنرا وسیلہ امور دیگر میسازد
یعنی مقصود از اقامت آن احکام تحصیل غرضی می باشد و حصول
منفعتی کہ آن احکام را بنا بر تحصیل آن غرض معین فرمودہ و
شامل آن منافع مقرر نمودہ * مثلا عقد بیع بنا بر ہمین معنی
مشروع گردیدہ کہ مشتری تملک بیع حاصل شود و بایع را

تملک ثمن و مقصد نکاح بنا بر ہمین معنی مشروع شده که جانبین را اہل استمتاع بدیگری حاصل شود و بس اگر معاملات مذکوره وجہی منعقد شود که غرض مقصود برو مترتب نگردد پس آن معامله از اصل باطل است یا قریب البطلان که ہر واحد را از طرفین نقض آن معامله میرسد مثلا مال شخصی در دریا افتاده او را بدست کسی فروخت پس ہر چند آنمال در ته دریا موجود است و ملک بایع بر و متحقق اما از انجا که حصول تملک مشتری که غرض از عقد بیع است درین صورت متعذر بنا بر علیه این بیع باطل گردید و ہم چنین نکاح مسلم با مشرکه ہر چند ہریک از طرفین بجای خود لایق عقد نکاح است و ارکان نکاح که ایجاب وقبول است ہم درین صورت متحقق گردد اما از انجا که حل تمتع مفقود است نکاح مذکور باطل و ہم چنین عنینیت در جانب زوج و رتق و فتق در جانب زوجه که این عیوب ہم مانع لزوم نکاح است ❁ چون این مقدمه ممہد شد پس باید دانست که مقصود از نصب امام حفظ احکام ملت است ونظم اجتماع است چنانچه ملا علی قاری در شرح فقہ اکبر فرموده اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ لَا بُدَّ لَهُمْ مِنْ اِمَامٍ یَقُوْمُ بِهٖ تَنْفِیْذ

أحكامهم وإقامة حدودهم وسد ثغورهم وتجهيز جيوشهم وأخذ صدقاتهم وقهر المتغلبة والمتلصصة وقطاع الطريق وإقامة الجمع والأعياد وتزويج الصغار والصغائر الذين لا أولياء لهم وقسمة الغنائم ونحو ذلك من الواجبات الشرعية التي لا يتولاها آحاد الأمة انتهى * ترجمه * بدانکه مسلمانان را ضرور است از امام که قائم شود بان اما تنفیذ احکام ایشان و اقامت حدود ایشان و بند کردن سر حد کفار ایشان یعنی کافرانیکه بر سرحد ایشان واقع اند و درست کردن اسباب لشکر ایشان و گرفتن صدقات ایشان و مقهور کردن ظالمان و دزدان و ره زنان و اقامت جمع و اعیاد و تزویج پسران و دخترانیکه ولی آنها نباشد و تقسیم مال غنیمت و مانند این از واجبات شرعیه که متولی این واجبات شرعیه آحاد امت نباشد) پس سلطان جایر وقتیکه فسق و ظلم او بحدی رسیده باشد که این منفعت مذکوره بر ریاست او مترتب نگردد بلکه مضرتی از و بامه و امت برسد مثل ظهور قبایح و شیوع فواحش و مداهنت در دین و ظلم مفسدین و ترک جمعه و اعیاد بلکه ترک اصل صلوات و امثال ذالک * پس درین صورت

لابد از امامت خود معزول خواهد گردید یا مستحق عزل خواهد شد واما اگر این غرض متحقق و مترتب است گو که در معاملات خاصه خود فاسق باشد پس حکم بانعزال او هرگز متوجهه نیست چه کلام درین مقام در امامت سیاست است نه در امامت باطنه که از اتباع اقوال و افعال واقتدای اخلاق واحوال او موجب نجات است و باعث رفع درجات و سبب حصول عطیات و جالب نزول برکات * بلکه همین بند وبست صالح وحکومت و نظم و نسق عدالت و سیاست بر قوانین شریعت درین مقام کافیست * نکته ثالثه * باید دانست که از بیان سابق چنان واضح گردید که مدار ثبوت امامت بر وجود معنی حکومت است حالانکه کسی از علماء سلف وخلف این معنی را از شروط امامت نشمرده اند بلکه کسی از ایشان در مقام بیان شروط امامت این معنی را بطریق رمز واشاره هم ذکر نکرده پس لابد نوعی از استعجاب و استبعاد سامعین را لاحق حال خواهد گردید که این مشاهیر علما و جماهیر فضلا مثل این رکن رکین را چگونه در مقام ذکر امامت فرو گذاشته و در بیان شروط دیگر همت گماشتند و شرح این اجمال وحل

این اشکال موقوف است بر تمهید یک مقدمه* بیانش آنکه هرگاه
لفظی از الفاظ بر مفهومی از مفهومات دلالت می دارد لابد بعضی
از لوازم آن مفهوم بحدی ظاهر و باهر می باشد که از نفس
اطلاق لفظ مستفاد می شود یا از بیان تفسیر او یا بیان منفعت
او و بعضی دیگر بنوعی مخفی می باشد که احتیاج به بیان می دارد و پس
در مقام ذکر لوازم و شروط همین امور خفیه را ذکر می نمایند
تا قیل و قال و بحث و جدال و اثبات و ابطال بر ان متوجه
گردد و حق از باطل متمیز شود * و اما لوازم ظاهره پس ذکر
آنرا در ضمن همان لفظ در حکم مذکور می شمارند * مثلا هرگاه
لفظ رسول الله اطلاق کنند لابد از ان مفهوم می گردد که صاحب
این منصب را در مراتب وجاهت عند الله بنسبت سایر
افراد انسان امتیازی حاصل است که دیگران را حاصل نیست
و هرگاه تفسیر این لفظ میکنند که مراد از رسول شخصی
است که از جانب حق برای تربیت خلق مبعوث باشد لابد
از ان مستفاد خواهد گردید که او را علمی از بارگاه حضرت حق جلشانه
حاصل می شود که دیگری را حصول این علم بلا واسطه متصور
نیست و چون منفعت آنرا بیان کنند که مقصود از رسالت هدایت

اہل سعادت ست و اتمام حجت بر اہل شقاوت لابد
ازین مستفاد می شود کہ صاحب تربیت کاملہ باشد و دعوت
بالغہ * پس امثال این امور از لوازم ظاہرہ منصب رسالت
است ولہذا کمتر در مبحث نبوت مذکور می گردد و منصب
رسالتہ ز الوازمی است خفیہ کہ حقیقت آن بعد استعمال
افکار عمیقہ و افکار دقیقہ منکشف می گردد مثل عصمت
ایشان از صغائر و کبائر و تفضیل ایشان بر ملائکہ
مقربین و امتیاز ایشان از اکثر افراد انسان
بحسب حقیقت و ماہیت پس امثال این امور از لوازم
خفیہ منصب رسالت است ولہذا تمام مبحث نبوت
از امثال ہمین مسائل مشحون است کہ مطرح
انظار اہل تدقیق است و مطمح ابصار اہل تحقیق
چون این مقدمہ ممہد شد پس می گوئیم کہ ہر گاہ
منفعت نصب امام بیان گردید کہ لابد لہم من امام
فیجمع شملہم و یسد ثغورہم الخ خود بخود ازین بیان
واضح گشت کہ درین ابواب صاحب دعوت
باشد تا بتجدید ذکر او ہیچ حاجت نیست بخلاف

زمصنفِ ذو فخر بیب انشاء الله تعالی احکام آنام
در ابواب آینده بالاستیعاب مذکور خواهد گردید
والله یهدی من یشاء الی سواء السبیل وهو حسبی و
نعم الوکیل الحمد لله علی اتمامه

خاتمة الطبع

پر آرای خورشید ضیای کسانیکه ایمان با خلاص
دارند و در محبت دو یان دین اختصاص مختفی
و محتجب نماند که بارگاه جناب مولوی سخاوت علی
صاحب ساکن جونپور بعزیمت صحیح بیت الله
بدارالاماره کلکته وارد شده روزی ذکره این معنی علانیه
فرمودند که هر چند کتب بسیار ورسائل بیشمار
بقالب طبع در آمدند مگر افسوس رساله
منصب امامت که از آخر تصنیفات مقبول بارگاه
رب الجلیل مولانا محمد اسمعیل است بقالب
طبع در نیامد اگر در آمدی بقالب انسان ایمان
در آمدی و بکالبد ایمان جان اگر انسانی قوی

الایمان به تطبیع و تصحیح آن کرامت بند دیار پیشد
مصداق فعله فاز فوزا عظیما گردد چه هزاران مردمان
از مرض مهلک که عبارت از عدم معرفت امام
زمان است و حدیث نبوی من لم یعرف امام
زمانه فقد مات میتة جاهلیة بر آن مشاهد است
بصد زبان شما خواهند یافت که یادرین فن تصنیف
جدید است پس نقال نسخه هذا معرفت یعنی احباب
از نزد مولوی جعفر علی صاحب داماد جناب مولوی محمد علی
صاحب مرحوم بامید نجات اخروی خلاصه خاندان
مصطفوی نقاوه دودمان مرتضوی داود فهمید
مظهر علی صاحب باهتمام تمام طلبید و باعانت منشی
عبد الحکیم صاحب بتاریخ چهارم جمادی الثانی سنه ۱۲۶۵
هجری بمطبع مظهری حلیه طبع پوشیدند و من خاکسار
عبد الجبار که از غلامان آن خاندان ام به نظر
تسهیل آن اعراب و ترجمه و نشان آیات و احادیث
که در کدام سوره و کدام مسند و کدام باب واقع
است بر کتاب موصوف رایدکرده و نشان

* و یک حدیث که در کتب یافته نشد *
* بلا نشان گذاشته بماده مذکور بفضل فضال حقیقی *
* از تصحیح آن فراغت کشیدم جزانا الله *
* خیر الجزاء امید از ناظرین رساله هذا *
* همین که اگر جائی در اعرابت یا ترجمه *
* سهوی یا خطای یا بنسبت آن بمصنف *
* نکنند بلکه بسوی فقیر منسوب *
* نمایند وحتی الوسع در اصلاح *
* آن کوشیده فقیر را *
* مشکور فرمایند و *
* عند الله ماجور *
* شوند *

شکر ہی اُس اللہ کا کہ جسنے اپنے محض فضل سے ہر چیز اُگنے کے واسطے
موسم ٹھہرایا :: یعنے کسیکے واسطے جاڑا اور کسیکے واسطے گرمی کسیکے
واسطے برسات :: اور آفتاب کی تاثیر کو ہر چیز کے پیدا ہونے مین دخل
دیا :: ای اللہ تو درود بھیج اپنے رسول مقبول پر کہ جو آفتاب ہین دین کے
اور دین کی آبادی مین تاثیر کو اُس آفتاب دین کے دخل رکھا :: یعنے جس
عمل پر اُس آفتاب دین کا عکس نہین پہنچا وہ ناقص ہوا :: اور اُسکے
سب آل و اصحاب پر اور سب نائبون پر کہ پرتو اُس آفتاب کا اُنمین آیا
اور مثل ماہتاب کے اُنکی روشنی سے تمام عالم روشن ہوتا ہی اور اُنکی
تاریکی سے تمام عالم تاریک رہتا ہی بعد اسکے سنا چاہیئے کہ کتنے لوگ
صراط المستقیم پر بلکہ جناب امام حضرت سید احمد صاحب پر اعتراض اور
نسبت بدعت کی کرتے ہین :: وجہ یہ کہ مولانا اسمعیل علیہ الرحمت کا رسالہ

جسکا نام ایضاح الحق ہی بدعت کے باب مین فارسی زبان مین جو تصنیف فرمایا اُسکے سمجھنے کی اکثر لوگون کو لیاقت نہین ؛ اس سبب اس عاجز سے بدعت کے باب مین اکثر پوچھتے اور تنگ کرتے ؛ اسواسطے ہندی زبان مین تھوڑی سی تقریر بدعت کی جو آسان اور سہل اور سوا تقریر مولانا ممدوح کے ہی لکھہ دیا کہ ہر کسیکے سمجھہ مین آوے ؛ اور آیت سے اُسکو مدلل کردیا سیدھی سمجھہ والے کو بہت ہی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بولی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نئی نکالی ہمارے کام مین کہ یہہ ہی وہ چیز کہ نہین ہی اس مین سے سو وہ چیز مردود ہی ؛ ف ؛ اس حدیث کے دو ٹکڑے ہین ایک تو یہہ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا جسنے نئی نکالی ہمارے کام مین کہ یہہ ہی ؛ اس سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ کام کی حضرت نے دو قسم کی ایک تو حضرت نے اپنا کام ٹھہرایا یعنے جس کام کے واسطے حضرت مبعوث ہوئے ؛ دوسرے وہ کام جسکے واسطے حضرت مبعوث نہین ہوے ؛ مثلا درزی کہے کہ ہمارے کام مین جو کوئی نئی بات نکالے وہ مردود ہی ؛ تو سارے لوگ یہی سمجھینگے کہ سینا پرونا کترنا بیونتنا اسمین غیر کو دخل دینے سے منع کرتا ہی ؛ اور اگر لوہاری یا مستری کے کام مین کوئی ایجاد نکالے تو درزی کو اسے کچھہ غرض نہین اور اگر لوہار کہے کہ ہمارے کام مین جو کوئی نئی بات نکالے تو وہ مردود ہی ؛ تو یہان بھی یہی مراد لینگے کہ لوہا گلانا اور پیٹنا اور بڑھانا اور چکو قینچی تلوار بندوق

وغیرہ کا کام لوہے کے جو اُسسے متعلق ہین اُسمین غیر کو دخل دینے سے منع کرتا اگر کوئی درزی کے یا مستری کے کام مین ایجاد کرے تو لوہار کو اُسسے کچھ غرض نہین ٭ پس جس کام کے بتانے کے واسطے حضرت نہین آئے اُسمین سیکرون باتین نئی نکالا کرو سنت بدعت کو کچھ دخل نہین ٭ وہ کام کون ہین جیسے کپڑا کھانا مکان اور مثل اسکے ٭ اسکی وضع بتانے کو حضرت نہین آئے ٭ مثلاً کپڑے کی قطع جسطرح کی چاہو ہمیشہ ایجاد کیا کرو حضرت کو کچھ اس سے غرض نہین ٭ لوگ پگڑی ٹوپی ہمیشہ طرح طرح کی بنایا اور باندھا کیا کرتے ہین ٭ انگرکھہ کرتہ میرزائی جامے قباؤن کی تراشش طرح طرح کی ایجاد ہوا کرتی ہین ٭ پاجامے طرح طرح کے بنایا کرتے ہین ٭ کھانے ہر زمانے مین نئے طرح کے ایجاد ہوتے ہین ٭ مکان کی قطع اور وضع ہر دیار مین نئی نئی طرح کی رواج پائی ہے ٭ اُس سے حضرت کو کچھ غرض نہین ٭ کیونکہ حضرت اسکے واسطے مبعوث نہین ہوے اور جسکے بتانے کے واسطے حضرت آئے مثلاً حضرت اِسواسطے مبعوث ہوے کہ اُمّت کو منع کرین کہ جس چیز سے غفلت پیدا ہو اور دنیا مین تنگی ہو وہ نکرین ٭ چنانچہ مکان کھانے کپڑے مین حد باندہ دی کہ بہت اسراف نکرین ٭ حرام چیزین نہ کھا دین ریشمی زری اور کوسم زعفران کا رنگا کپڑا نہ پہنین ٭ اور اُمت کو حکم کرین کہ جن باتون سے خدا کا دھیان بڑھے اور دنیا کا انتظام درست ہو وہ کرین ٭ چنانچہ فرمایا کہ خدا کو فلانے فلانے وقت یاد کرین اور اسطرح یاد کرین ٭ اور مال فلانے وقت دین اور اسطرح دین اور جہاد زبان سے اور جان اور مال سے کرین ٭ پس نبوت کا کام وہ ٹھہرا کہ جسسے اصلاح معاش اور معاد بندون کی ہو دوسرا ٹکڑا حدیث کا ما لیس

پسلے فضول ہوتی ہی اسواسطے یہہ ہین دو چیزنہین ہی اسمین سے وہ
چیز مردود ہی ۔ یعنے نہین ہی اُس کام سے جسّے اصلاح معاش آور معاد کی بندونکی
ہوتی ہی ۔ مثلاً میّت کے طرف سے چوتھے روز کھانا کھلانا یا میّت کی طرفسے
حسنات نکرکے اپنی طرف سے حسنات کرکے اُسکو ثواب بخشنا ۔ آور نکاح
مین تحول کو بھی ضروریات سے بانٹنا ۔ یا ایک قوم کے واسطے مہر کی حد
باندھنا اتنا کہ اتفاقاً بعضون سے ادا ہوسکے آور اکثر دن کی استطاعت
سے باہر واقع ہو ۔ پس جب اول تکرے کو اس ثانی تکرسے ملادینگے
تو حضرت کے کام مین بھی نئی بات نکالنے کی دو صورت پیدا ہوگی ۔ ایکتو
وہ کہ جسّے اصلاح معاش اور معاد کی بندونکے ہو ۔ دوسرے وہ کام کہ
جسّے اصلاح معاش آور معاد کی بندون کے نہو ۔ پس بمجرد اس بات کے
کہ کسی قوم نے کسی کام مین اصلاح معاش اور معاد کی بندون کے سمجھکر
اسکو رواج دیا بدعت نہین کہینگے ۔ بلکہ علماء دین اس عصر کے تامل کرینگے کہ اُس
اصلاح معاش آور معاد کی بندون کے ہوتی ہی یا نہین ۔ اگر ہوتی ہی تو اکثر علماء
دین کے نزدیک سنت قولی ہی ۔ کیونکہ مَا کَانَ مِنْہُ مین داخل ہی ۔ یعنے اجتہاد
تو کیا حضرت کے کام مین لیکن ایسی چیز جو اُسی نبوت کے کام کی جنس سے ہی ۔
آور اگر اصلاح معاش آور معاد کی بندونکے اکثر علماء دین وار عصر کے نزدیک نہین
ہوتی ہی تب وہ بدعت ہی ۔ کیونکہ مَا لَیْسَ مِنْہُ مین داخل ہی ۔ یعنے ایکتو
حضرت کے کام مین نئی بات نکالی دوسرا اسکے جنس کی نہین نکالی ۔ تو یہہ ایسی
صورت ہوئی جیسے درزی کہے کہ ہمارے سینے پرونے کے کام مین اگر کوئی
بھی دخل دے لیکن بشرطیکہ ایسی بات نکالے کہ اسّے فائدہ سینے پرونے کا
نکلے تو وہ ہمارے نزدیک مردود نہین ہی ۔ غرض خلاصہ اِس معنے کا جو ہنے لکھا

یہہ ہی کہ دین کے کام میں جو کوئی ایسی بات نکالے کہ اسکی جنس سے نہو وہ مردود ہی اور اگر کوئی اس حدیث کے معنے یوں کہے کہ جسنے نکالا ہمارے دین کے کام میں وہ چیز جو نہیں ہی دین سے سو وہ مردود ہی ؛ تو ہم پوچھینگے کہ دین بتاؤ کیا چیز ہی ؛ اُسنے اگر کہا کہ احکام آسمانی یعنے جو احکام آسمانی مین کچھہ کمی زیادتی کرے وہ مردود ہی ؛ تو ہم کہینگے جو لوگ ہر چیز کو بے سمجھے بوجھے بدعت کہتے ہین اُنکا مطلب اور بھی دور پڑا ؛ کیونکہ اس سے یہہ بات نکلتی ہی کہ نماز روزہ کے اندر کوئی نئی بات نہ نکالے تو چہلم چہارم عرس فاتحہ کے بدعت ہونیکا بھی ثبوت اس حدیث سے خوب نہین ہو سکتا ہی ؛ کیونکہ اگرچہ یہہ کام نکلا لیکن نماز روزہ میں نہین نکلا اور وہ معنے کیئے جو پہلے لکھا ہی تو اس سے یہہ بات نکلتی ہی کہ جو دین کی جنس سے نہین ہی وہ نماز روزہ کے اندر بھی نکالنا نادرست اور نماز کے باہر بھی ؛ پس اسی حدیث سے بدعت ہونا چہلم چہارم وغیرہ کا بھی نکل آیا ؛ یہہ مضمون اور حدیثوں سے بھی صاف معلوم ہوتا ہی ؛ چنانچہ مشکواۃ کے کتاب العلم مین ؛ روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْأً وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْأً رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نکالا اسلام مین طریقہ نیک کو پھر اُسکے واسطے ہی ثواب اُسکا اور ثواب اس شخص کا جسنے عمل کیا اُسپر پیچھے اسکے ؛ بغیر ناقص ہونے ثواب اُنکے سے کچھہ اور جسنے نکالا اسلام مین طریقہ بد کو ہوگا اسپر گناہ اُسکا اور گناہ اس شخص کا

اُ عمل کریگا اسپر سیچھے اُسکے ؛ بغیر اسکے کہ کم ہو انکے گناہ میں سے کچھ ؛ روایت کیا
اِس حدیث کو مسلم نے ف ۔ یعنے راہ حسن وہی ہی کہ جس سے اصلاح
معاش اور معاد کی بندون کے ہو ۔ اور بد وہی ہی کہ جسے اصلاح معاش اور
معاد کی بندون کے نہو ۔ پس بدعت خلاف السنت ٹھہری ؛ اور اس حدیث
سے یہہ بات بھی معلوم ہوتی کہ بعضے لوگ جو انہون نے سنا کہ یہہ بات
رسول الله صلی الله علیه وسلم کے پیچھے نکلی جہت بدعت کہ سمجھتے
ہین ۔ سو انکے بے علمی کا سبب ہی کہ بدعت کی تعریف نہیں سمجھی ؛
وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلَى اَزْوَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ
اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا
وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ
اِنِّي لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّي اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّي وَاَرْقُدُ
وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ
روایت ہی انس رضی الله عنه سے کہا کہ آئے تین شخص ازواج نبی صلی الله علیه
وسلم کے پاس پوچھتے ہوے احوال عبادت کا نبی صلی الله علیه وسلم کے ؛
پھر جب خبر دے گئے اُسکی گویا کہ کم جانا اُسکو ؛ تب کہا آپسمین کہان
ہین ہملوگ ، برابر نبی صلی الله علیه وسلم کے اور تحقیق بخشا الله نے انکے واسطے
جو پہلے ہوے گناہ انکے اور جو پیچھے ہوے ؛ پھر کہا ان مین ایک نے کہ میں نماز

جاگا کرونگا تمام رات ہمیشہ ؛ آور کہا دوسرے نے مین روزہ رکہا کرونگا دن کو ہمیشہ آور افطار نکرونگا ؛ آور کہا تیسرے نے مین الگ رہونگا عورتون سے آور نکاح نکرونگا کبھی ؛ پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس پھر فرمایا کہ تمہی لوگون نے کہا ایسا آور ویسا ؛ خبردار ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق مین تم سے زیادہ ڈرتا ہون اللہ سے آور تم سے زیادہ پرہیزگار ہون اللہ کے نزدیک ؛ پر مین روزہ بھی رکہتا ہون آور افطار بھی کرتا ہون ؛ آور نماز بھی پڑہتا ہون آور سوتا بھی ہون ؛ آور نکاح کرتا ہون عورتون سے سو جسنے منہ موڑا میری سنت سے وہ نہین ہی مجھسے ؛ نکالا اِس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ؛ ف ؛ اِس سے معلوم ہوا کہ جس کام کی شرع سے جو حد تھہر گئی ہی اسمین اُسّے تجاوز و تفاوت نکرے ؛ مثلاً جہان کرنا کرنا دونو حضرت کے قول یا فعل سے ثابت ہو وہان ایک پر جم جانا یہہ بھی خلاف السنت ہی ؛ پس اگر جم جاویگا تو بدعتی ہو جاویگا ؛ آور یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ بھی بدعت ہی کہ جس سے اصلاح معاش آور معاد کی بندون کے ہو اسواسطے لوگون نے اسکو جاری کیا آور اسکو نبی کا فعل بھی نہین کہتے ہون اسکو منع کرنا جیسے مذہب آور طریقہ امامون کے ہین ؛ آور جس سے اصلاح معاش آور معاد کی بندون کے ہو اسمین اصلاح سمجھ کے اسکو جاری کرنا ؛ جیسا چار مذہب آور طریقہ مقرر کر کے اپنی اپنی حد جدی جدی حد باندہ لی ہی ؛ جن لوگون نے طریقہ قادریہ مین بیعت کر کے طریقہ قادریہ کا ذکر و شغل شروع کیا وہ طریقہ نقشبندیہ جانیوالے کے ہاتھ پر بیعت نہین کرتے آور اُسکا ذکر آور شغل نہین کرتے یہہ نہین سمجھے کہ یہہ جو بزرگان دین کے ہاتھ پر لوگ بیعت کرتے ہین اسکو بیعت توبہ کہتے ہین ؛ پھر توبہ کرنا جس بزرگ کے ہاتھ پر چاہے کرے ؛

آور ذکر وشغل تو الله کا دھیان بڑھنے کے واسطے ہی ۔ جسطرح جو تا وے جس مین الله کا دھیان بڑھے کرے ۔ اسیطرح لوگون مین یہہ بات باطل بھی پھیلی ہی ۔ کہ حنفی شافعی کا فعل نکرے شافعی حنفی کا فعل نکرے ۔ یہہ نہین سمجھتے کہ امام ابی حنیفہ آور امام شافعی رحمہما الله اپنی طرف سے کوئی بات نہین فرماتے تھے ۔ سبکو پیروی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی منظور تھی آور بہوت زانا حضرت کے دین مین منظور نہ تھا ۔ اگر حنفی نے حدیث صحیح سے کوئی فعل ایسا پایا کہ اُسکو شافعی کرتے ہین اُسکو کیا اسمین کیا مضائقہ اُسکے نکرنے مین کیا اصلاح معاش آور معاد کی بندون کے ہوتی ہی ۔ بلکہ اسکے کرنے سے انکار کرنا صاف حدیث کا انکار کرتا ہی ۔ نہ طریقہ چار ہین آور نہ مذہب مجتہدین کے چار بلکہ طریقہ آور بھی بہت ہوے ہین لیکن مشہور یہی چار طریقہ آور مذہب ہین اسواسطے لوگ انہین سے واقف ہین آور دوسرون سے نہیں ۔ آور اگر کوئی قادری چشتی یا حنفی شافعی کہلایا اِسنے دوزخ مین نہین جاتگا ۔ دوزخ مین جاتگا جب آیت حدیث یا کے اُسپر چلنے کو بُرا جانیگا ۔ چنانچہ الله صاحب نے سورۂ بقر مین فرمایا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ بیشک مومن لوگ آور یہودی لوگ اور صابئین جو ایمان لاوے الله پر آور پچھلے دن پر اور کام کرے اچھے ۔ سو اُنکو اُنکی مزدوری اُنکے رب کے پاس آور نہ کچھ خوف آور نہ وے غم کھاوین گے ۔ ف ۔ دو جگہ اٰمَنُوْا آور مَنْ اٰمَنَ جو فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ پہلا جو اٰمَنُوْا فرمایا صرف اس سے مومن کہلانے والے مراد ہین آور پیچھے جو مَنْ اٰمَنَ فرمایا یہان صفت ایمان مراد ہی ۔

یعنے اپنے کو کوئی مومن یا یہودی یا نصاری یا صابئین کہے جنمین صفت
ایمان پائی جائیگی جنت مین جائیگا ۔ پس یہہ بات ثابت ہوئی کہ مومن پر
آور حنفی آور شافعی پر کیا موقوف ہی کوئی اپنے کو یہودی آور نصاری بھی
کہیگا تو بھی بے کھٹکے جنت مین جائیگا ؛ پھر جو اپنے کو حنفی شافعی کہے یا
قادری چشتی کہے اُس سے جھگڑنا نادانی ہی ؛ بلکہ جو لوگ چار و طریقونکو
ملاکر بیعت لیتے ؛ آور چارو کے ذکر آور شغل کو جو موافق قران آور حدیث
کے ہین ملاکر کرتے آور کرواتے ہین ؛ آور جو لوگ چارو مذہب کے فعل کو
جو موافق قران آور حدیث کے ہین ملاکر کرتے آور کرواتے ہین ؛ آور چارو
طریقہ کے بزرگون کو ۔ آور چار مذہب کے اماموں کو اپنا پیشوا جانتے ہین ؛
یہی امت وسط مین ہین ۔ جنکی تعریف قران مین اللہ رب العالمین نے فرمائی
كَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ترجمہ اسیطرح کیا ہمنے تمکو
اُمّت وسط تاکہ ہو تم گواہ لوگون پر آور ہو رسول تمپر گواہ ؛ غرض اُن لوگونکے
ملانے سے یہی ہی کہ دین مین پھوٹ آور اختلاف باقی نرہے ؛ کیونکہ لوگ
وقت بیعت کے ایکہی بزرگ کے طریقہ کا ذکر کرتے تھے ؛ آور کئے طریقونکا
ذکر منع ٹھہرا رکھا تھا ۔ اِسکو توڑنا منظور رہا ؛ آور مباح کو سنت غیر
موکدہ ٹھہرانا ۔ آور غیر موکدہ کو موکدہ آور موکدہ کو واجب ۔ آور واجب
کو فرض کفایہ ۔ آور فرض کفائہ کو فرض عین ؛ آور اسیطرح مکروہ تنزیہی
کو تحریمی ۔ آور تحریمی کو حرام قطعی ۔ آور صغیرہ کو کبیرہ ۔ آور کبیرہ کو کفر ۔۔
اور کفر کو شرک ؛ یعنے جس کی شارع نے حد باندھ دی ہی آور شرع
مین قران آور حدیث سے اسکا درجہ مقرر ہو گیا ہی اُسمین کمی بیشی کرنے

اگر کریگا بدعتی ہو جائیگا: اگرچہ ان درجون کا نام علمانے رکھا ہی سب نام حدیث اور قرآن سے ثابت نہین، جُدا جُدا اِس خوف سے نام رکھا ہی کہ ہر ایک درجہ بین خلط کرکے مدعتی نہ بن جادین۔ لیکن درجہ بین خلط کرنا اور ان نامون کا اُلٹ پلٹ کرنا اسکی بھی برائی اللہ کے نزدیک ایک درجہ بین سمجھے اور یہان ایک بات اور بھی سمجھی گئی کہ قیاس جو مجتہدین کا ہے اسکو معرفت کے برابر نہ سمجھے: مثلا ایک مسئلہ حدیث ضعیف سے بھی ثابت ہوا سکے خلاف ہر کسی مجتہد کے اجتہاد کو ترجیح نہ دے اور اپنے قیاس کو ہر شخص مجتہدین کے قیاس کے برابر نجانے: اور حد سے مو بڑھانا بات کا صرف منہ کے کہنے سے نہین ہوتا ہی بلکہ قول اور فعل سے حد کی رعایت معلوم ہو۔ کتنے لوگ منہ سے کہتے ہین کہ حدیث کے مقابلہ بین اجتہاد کو دخل نہیں۔ لیکن جب کوئی مسئلہ قرآن و حدیث بین النفس کے مخالف نظر آیا: تو اسکو چھوڑ کر مجتہد قول کو پکڑ لیتے ہین بلکہ کسی مولوی کے قول کی دلیل لاتے ہین: پس اصل جگہ یہ بات بڑے کام کی سمجھی گئی کہ حضرت جس کام کے واسطے مبعوث ہوئے وہ کام دو قسم ہین ایک تو وہ جسکی جڑ اور شاخ اور پھنگی اور پتا حضرت نے خود ٹھہرا دیا: دوسرے وہ کہ جڑ تو حضرت نے ٹھہرایا اور شاخ اور پھنگی پتا امت کے ہم پر چھوڑا: جسکی جڑ اور شاخ پھنگی اور پتا سب حضرت نے ٹھہرا دیا اسمین کوئی اپنی طرف سے ڈال شاخ یا پھنگی پتا کچھ لگادیگا بدعتی ہو جاویگا۔ جیسے نماز روزہ حج زکواۃ بیاہ شادی عمی لڑکا ہونا اور سوا اسکے: مثلا نماز بین اسطرح جڑ اور شاخ پھنگی پتا ٹھہرا دیا کہ اسکے واسطے وضو کی ترکیب وقت کا شروع اور آخر پانچ وقت چار رکعت قیام و قعود رکوع سجود تشہد اذان اقامت قبلہ رخ ہونا پڑھنا۔ یہ سب بتادیا: اسیطرح روزہ

حج زکواۃ شادی غمی لڑکا ہونا ۔ اُنمین بھی جڑاور شاخ پھننکی بتا ٹھہرا دیا
اب اسمین کوئی کمی اور بیشی کریگا بدعتی ہوجائیگا ۔ اور جسکی جڑ ٹھہرایا
ڈال وشاخ امت کے فہم پر رکھا اُسمین امت کو اختیار ہی جتنی ڈال
شاخ جھنگی بتا لگایا کرین وہ مردود نہین ۔ جیسے جہاد اور ذکر اللہ اور تہذیب
نفس اور سیوا اسکے مثلا جہاد فرمادیا کرکرو ۔ اور اسکی ڈال شاخ
جو ہی ۔ کہ کس مقام سے شروع کرین ۔ اور کس مقام پر تمام کرین ۔ اور مورچہ
کسطرح کرین ۔ لوگ کپڑے کیسے پہرین ۔ ہتیار کسطرح لگادین ۔ گھوڑے
پرکس طرح چڑھین ۔ دشمن کو کس طرح مارین ۔ فریب اُسکو کسطرح دین
صلح اُس سے کس طرح کرین ۔ یہہ سب امت کے فہم پر چھوڑا ۔ جیسے
نمازمین ذری ذری بات ٹھہرادیا اسمین نہین ٹھہرایا ۔ بعضے بات
قرآن حدیث سے ثابت ہوتی ہی تو ایسی نہین معلوم ہوتی کہ یہی کرین
سیوا اسکے اور کوئی وضع نکرین اور اُسکو نہ بدلین ۔ مثلا حضرت
کے وقت مین لوگ تیر سے جہاد کرتے تھے اور اسکی فضیلت بھی آئی
ہی اب کوئی باوجود ثابت ہونے فضیلت تیر کے بندوق توپ
جو حضرت کے پیچھے ایجاد ہوئی اُس سے جہاد کرے اور تیر سے نکرے
تو وہ بدعتی ہوویگا ایسا نہین معلوم ہوتا ہی اسیطرح ذکر اللہ ہی
چنانچہ اللہ رب العالمین نے سورۂ آل عمران مین فرمایا ہی اَلَّذِیْنَ
یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ الآیۃ ترجمہ
جو لوگ کہ یاد کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے کروٹون پر آخر
آیت تک ۔ اور اُسی سورۂ انفال مین ہی وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۔ ترجمہ اور یاد کرو اللہ کو بہت شاید کہ تمہارا بھلا ہو ۔ یہہ ذکر سوا

بیگانہ کے مقصود ہی - اور اسکی کوئی وضع شرع کے اندر میں نہیں ہوئی ۔
تو آست کو اختیار کی کہ ایسی وضع نکالیں کہ جسمیں اللہ کا دھیان زیادہ ہوتا
ہو - مثلاً کسی نے چھ لطیفہ کے طرف دھیان کیا کسی نے جہر کیسی ذکر جلی
کسی نے پاس انفاس یہ سب مَا کَانَ مِنْهُ میں داخل ہی اسطرح تہذیب
نفس کی تاکید اللہ نے فرمایا چنانچہ سورۂ وَالنّٰزِعٰتِ میں آیا ہی وَاَمَّا مَنْ
خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝
ترجمہ اور لیکن جو ڈرا کھڑے ہونے سے اپنے رب کے پاس اور روکا جی کو اپنے
خواہش سے سو جنت اسکا ٹھکانا ہی - اور سورۂ قیامت میں فرمایا
وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ترجمہ اور قسم کرتے ہیں ہم نفس ملامت
کرنے والے کی - اور تہذیب نفس کی کوئی وضع شارع نے معین نہیں کی
تو اگر نفس کسیکا شیری بہت طلب کرے ؛ اسکے واسطے چند روز اسکو
ترشی دے یا باتیں لغو اور جھوٹھ بولنے کی کسیکو عادت ہو اسکے
چھڑانے کے لیئے زیادہ چپ رہے - یہ بھی مَا کَانَ مِنْهُ میں ہوگا
ہاں اگر اسکو اپنے خاندان کا طریقہ اور سلسلہ سمجھ کر نکالا دے اور اسکو
ایسی راہ ٹھہرا دے ۔ یا اسی پر جم جاوے جیسا دو تین محال ہم گیئے تھے
تو مَا لَيْسَ مِنْهُ میں داخل ہو جاوگا اور اسیکو رہبانیت کہتے ہیں - جیسے بعضے
فقیر لوگ پھیکا آنالا کھانا اور ریاضات شاقہ اختیار کرتے ہیں - اور اسیکو
طریقہ خدا سے ملنے کا جانتے ہیں - یہ نہیں سمجھتے کہ اسمیں مخالفت نفس نہیں
ہوتی بلکہ جان انسان سست ہوتی ہی - اور جس دن جیوں طاقت زائل ہوتی
ہی نفس کے اختیار میں آدمی ہوتا ہی مخالفت نفس

نفس اسطرح ہوتی ہی کہ جسوقت نفس نے جس چیز کو چاہا ندیا کسیطرح خواہش جوش کرے جب مہیا دو مہیا وہ چیز نہین ملی آپ جوش اسکا جاتا رہتا ہی نفس کی تعلیم گھوڑے کی سی ہی گھوڑے کو کوئی کم دانا دیا کرے اسے عیب ذاتی اسکا نہین جاتا ہی بلکہ دبلا کم زور ہو جاتا ہی ؛ جب طاقت جاتی رہی توجس کام کے واسطے مقرر ہی وہ کام بھی اسسے کم ہونے لگتا ہی اور بدذاتی کی بھی سکت کم ہو جاتی ہی ؛ عیب گھوڑیکا جاتا ہی اس سے کہ جسوقت جس جگہہ اڑے وہان سے مارکے اسکو نکال دے اور جسوقت تنگ کیا چاہے تو تنگ کرنے ندے ؛ اور کسیکو سلطان الذکر جاری ہونے لگے یعنے تمام بدن مکان زمین دیوار درخت سب سے اللہ کی آواز آنے لگے ؛ یا نور نظر آجاوے ؛ یا کسی بزرگ ؛ یا فرشتہ کی زیارت ہو ؛ اور انسے کچھہ بشارت ملے ؛ یا دل مین الہام ہو ؛ یا غیب سے آواز آجاوے ؛ یہہ نہ سنت مین داخل ہی نہ بدعت مین ؛ کیونکہ سنت اور بدعت وہی فعل ہی جو اپنے اختیار سے ہوتا ہی ؛ اور جو ہمارے اختیار سے باہر ہی نہ اسمین سنت کا ثواب اور نہ بدعت کا عذاب ؛ بلکہ اسکو واردات و مقامات کہتے ہین ؛ وہ ایک چیز فضل سے اللہ کے متعلق ہی ؛ مثلاً اللہ نے کسیکو خواب صحیح دکھا دیا چنانچہ کسی نے خواب مین دیکھا کہ میرے بیٹے کی شادی ہوئی بعد تھوڑے دنکے ظہور مین وہ بات آئی ؛ پھر اسنے دیکھا کہ میرے بیٹے کی نوکری لگی پھر بعد چند روز کے وہ بات بھی ظہور مین آئی ؛ تو یون سمجھے کہ یہہ بات اللہ کے فضل سے ہوئی کچھہ اُسکے اختیار سے نہین ہی ؛ اور یہہ بات بھی نہین عقیدہ مین رکھنا چاہئے کہ کوئی کتنی ہی عبادت اور نماز روزہ کرے جب تک اسکا خواب ایسا صحیح نہین ہوا کریگا یا الہام نہو اور غیب سے آواز نہ آوے یا کسی

بزرگ یا فرشتے سے بشارت نہ ملے تب تک کبھی اللہ کا مقبول نہیں ہوتا ؛
اللہ کا مقبول ہونے کی نشانی یہی ہی کہ یہ باتیں ہوا کریں ؛ بلکہ یون سمجھنا چاہئے
کہ یہ بھی ایک نشانیوں میں سے اللہ کے مقبول ہونے کی ہی ؛ اور صحابہ کو اکثر نور
نظر آتے تھے اور بشارتیں فرشتوں کے معرفت ملتی تھیں اور الہام بھی ہوتا
تھا اور غیب سے آواز بھی آتی تھی۔ چنانچہ باب مناقب عمر رضی اللہ میں مشکواۃ کے
آیا ہی کہ مَا كُنَّا نَبْعُدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ
دور نہیں جانتے تھے اس بات کو کہ سکینہ بولتی ہی زبان پر عمر کے اور انکے دل پر
خود دل میں اللہ کے طرف سے کسی بندے صالح کے کوئی بات آجایا کرے اسکو
ملق سکینہ کہتے ہیں الہام کی یہ بھی ایک قسم ہی۔ اور دوسری حدیث میں
حضرت عمر سے مشکواۃ کے باب الکرامات میں ہی کہ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ الْجَبَلَ
ای ساریہ پہاڑ پکڑ لے پہاڑ پکڑ لے ؛ یعنے حضرت ساریہ کو حضرت
عمر نے سردار کر کے ایک لڑائی پر بھیجا تھا اور لڑائی سخت آپڑی اور حضرت
اسوقت منبر پر خطبہ پڑھتے تھے کہ اللہ نے یہ معاملہ اُن پر کھولا پکارا ساریہ کو
کہ پہاڑ کی آڑ پکڑ لے جب قاصد لڑائی سے آیا تو اسنے بھی ویسا ہی نقل کیا کہ
ہم لوگوں پر وہاں لڑائی سخت آپڑی تھی تب ایک آواز آئی کہ پہاڑ پکڑ لے پہاڑ
پکڑ لے ای ساریہ ہم لوگوں نے ویسا ہی کیا اللہ رب العالمین نے فتح دی اور اللہ
صاحب نے سورہ حج میں فرمایا وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ
اور جو رسول بھیجا ہم نے تجھسے پہلے یا نبی اور قرات میں ابن عباس کے یون آیا ہی
وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ وَّلَا مُحَدَّثٍ ترجمہ اور نہیں بھیجا ہم نے
پہلے تیرے کوئی رسول اور نہ کوئی نبی اور نہ کوئی محدث اِلَّا اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ
فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

حکیم

حَكِيمٌ لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ
قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا
إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ
بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ترجمہ سو جب خیال باندھا شیطان نے ملا دی
اسکے خیال میں پھر اللہ ہٹاتا ہی شیطان کا ملایا پھر پکی کرتا ہی اپنی باتیں اور رب خبر
رکھتا ہی حکمتون والا اسواسطے کہ اس شیطان کے ملائے سے جانچے انکو جنکے دلمیں
روگ ہی اور جنکے دل سخت ہین اور گنہگار تو ہین مخالفت میں دور پڑے اور
اسواسطے کہ معلوم کرین جنکو سمجھ ملی ہی یہ تحقیق ہی تیرے رب کی طرف سے پھر اسپر
ایمان لاوین اور دب جاوین اسکے آگے انکے دل اور اللہ سمجھانیوالا ہی یقین لانیوالونکو
راہ سیدھی اور منکرونکو ہمیشہ رہیگا اسمین دھوکھا جبتک آپہنچے انپر قیامت
بےخبر یا آپہنچے انکو آفت ایک دن کی جسمین راہ نہین خلاص کی ؛ ف ؛ جسکو
پردہ غیب سے آواز آجاتی ہی اسکو محدث کہتے اصطلاح مین قرآن اور حدیث
کے اگر نبی نہو یہ بھی ایک قسم ہی الہام کی اس زمانہ مین علماؤن نے نام رکھا ہی
انکا جو قرآن اور حدیث پر چلتے ہین کسیکی تقلید نہین کرتے اور جنکے دل مین روگ
ہی یعنے کچے مسلمان اور جنکے دل سخت ہین یعنے منافق ؛ اور خواب تین قسم کے
ہوتے ہین ایک تو حدیث نفس دوسرے تخویف شیطان تیسرے بشری من اللہ ؛ چنانچہ
آگے حدیث مین آویگا تو اب اس آیت سے معلوم کیا چاہئے کہ جو خواب یا الہام تحدیث نفس
یعنے خیالی ہی اسمین شیطان ملا دیتا ہی اور جو وعدہ شیطان کیطرف سے ہوا کرتا ہی
وہ پورا نہین ہوتا ؛ اور جو من اللہ ہوتا ہی وہ پورا ہوا کرتا ہی ؛ اور جس مقبول کے
خواب یا الہام مین شیطان کچھ ملا دیا کرتا ہی تو اللہ جلد اسے مطلع فرما دیتا ہی

ہرچند شیطان کے دھوکھے مین وہ لوگ نہین پڑتے لیکن شیطان کے دھوکھا دیے مین بھی کتنے فائدے ہین کہ امتحان ہوتا ہی منافق کا ؛ اور اس آیت سے یہہ بات بھی معلوم ہوئی کہ سواے نبی کے اور بندون کو بھی الہام ہوتا ہی اور اسکو بھی الہ شد آیت فرمایا اور نفی کیا چیز ہی کہ نیند کو قابو مین کرنا کہ جب چاہین تب آجاوے ؛ یہہ کسب اور ہنر ہی اسکو بھی بدعت سنت سے علاقہ نہین ، جیسے کسی نے کرتب کیا کہ جب چاہے تو کوئی چیز نگل جاوے اور جب چاہے تو پھر اسکو اگل دے ؛ یا پانی مین تیرنے یا کشتی کرنے سیکھا ؛ یہہ چیزین مباحات مین داخل ہین بدعت مین نہین شک سب ہنر کو خدا کے کام مین صرف کرے ثواب پاوے گا شیطان کے کام مین صرف کریگا عذاب پاوے گا ؛ بالذات یہہ ثواب عذاب کے مستحق نہین ؛ اور نیند کا حال یہہ ہی کہ جس کو جیسا دن کو خیال اور کاروبار رہتا ہی ویسی ہی رات کو خواب دیکھا کرتا ہی ؛ مثلاً جو دن بھر فسق و فجور مین رہتا ہی سو رات کو اکثر خواب مین بھی وہی فسق فجور دیکھا کرتا ہی اور جو دن کو معاملہ مقدمہ مین فن فریب مین رہتا ہی رات کو اکثر خواب مین بھی دیکھا کرتا ہی اور کبھی خواب صحیح بھی دیکھتا ہی ؛ تو اس کا خواب اکثر خیالات دنیا یا شیطانی ہوتا ہی اور کبھی رحمانی ؛ اور بعضے لوگون کا شغل دن بھر نماز روزہ ذکر خدا و رسول و صحابہ ملائکہ اور علما و صلحا رات کو اکثر خواب مین بھی وہی دیکھتے ہین ؛ اور بہ سبب برکت ذکر دین کے اکثر خواب رحمانی ہوا کرتا ہی اور کبھی شیطانی ؛ جو لوگ کسب سے نیند کو قابو مین کرتے ہین جب چاہین آجاوے انکا بھی حال ویسا ہی ہی یعنے جیسا انکا اپنا اور دن رات کا کاروبار ہوتا ہی ویسا ہی نظر آتا ہی ؛ اصل اسکی یہہ ہی کہ بیہوشی دو طرح کی ہوتی ہی ؛ ایک تو بسبب بیماری کے بیہوشی ہوتی ہی اسکا اثر یہہ ہوتا

کہ دماغ مین انتظام باقی نہین رہتا اَور اُسکے سبب سیر عالم مثال کی موقوف ہوجاتی
ہی جیسے غش اَور سکتہ اَور مرگی وغیرہ بیماریون مین ہوتا ہی ؛ دوسرے
آدمی کہ حالت صحت مین بے ہوشی دنیاسے ہوجاتی ہی اَور دماغ وغیرہ اعضاء
رئیسہ مین کسیطرح کا خلل واقع نہین ہوتا اَور سیر عالم مثال کی موقوف نہین
ہوتی جیسے سونے کی حالت ہی یا نفی کی حالت ہی ؛ سوا اسکے جس مین
سیر عالم مثال کی ہو ؛ اِن سب کو اصطلاح مین شرع کے نوم کہتے ہین ؛
اَور جو اسمین سیر عالم مثال کی ہوتی ہی اسکو رویا کہتے ہین ؛ چنانچہ مشکوٰۃ
کے کتاب الایمان مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی بَیْنَمَا اَنَا
جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى
سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ
سَلَامَهٗ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ
مَا شَعَرْتُ اَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ ترجمہ پھر اسوقت مین بیٹھا تھا کہ آئے
میرے نزدیک عمر اَور سلام کیا سو خبردار نہوا مین اسپر ؛ پھر شکوہ کیا عمر نے
ابوبکر سے ؛ تب آئے دونو یہان تک کہ سلام کیا مجھپر اکٹھے ؛ پھر فرمایا ابوبکر
نے کیا سبب ہوا تجھے اسپر کہ جواب ندیا تو نے اپنے بھائی عمر کو اُسکے سلام کا
کہا مین نے ایسا تو نہین کیا مین نے ؛ فرمایا عمر نے ہان قسم خدا کی البتہ کیا تو نے ؛
فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مین نے قسم خدا کی خبر نہوئی مجھکو کہ تم آئے اَور
خبر نہوئی کہ سلام کیا تم نے ؛ ف ؛ ایسی ہی حالت کو حالت نفی کہتے ہین ؛
یعنی کسی بات کے تصور مین ایسی بےخودی ہوجاوے کہ یہ بھی دھیان جاتا رہے
کہ ہم کہان بیٹھے ہین ؛ اللہ رب العالمین کے دھیان مین اِس بات کی مشق کرتے ہین ؛
اَور رویا کا ہر کتاب مین حدیث کے باب جدا ہو کر تا ہی ؛ اسمین رویا اکثر صحابہ کا

منقول ہی ۔ اور یہہ بھی لکھا ہی کہ رؤیا مین اگر یہہ معلوم ہو تو یون کرنے اور یہہ
معلوم ہو تو یون کرے ۔ اور رؤیا صالح لوگون کا دین مین ہمارے حجت ہوا
دو طور سے ایک تو یہہ کہ بعضے خواب اس جنس کا ہوا کرتا ہی کہ سنتے ہی آدمی کا
دل پکار اٹھتا ہی کہ یہہ خواب رحمانی ہی شیطانی نہین نہ اسکے خیال نے تراش
لیا ہی اگرچہ وہ خواب دیکھنے والا نبی نہو ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی
جسمین اذان کی بنا رؤیا پر ایک مرد مومن کے ہوئی ۔ وہ مشکوۃ کے
باب الاذان مین آئی ہی ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ
لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْمَلُ بِالنَّاقُوْسِ لِيُضْرَبَ
بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا
فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ
نَدْعُوْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ
فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَكَذَا الْاِقَامَةُ
فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا
رَاَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ
مَا رَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ
فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ مَا اُرِيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ذٰلِكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْاِقَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لٰكِنَّهُ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ ٭ ترجمہ ٭ آور روایت ہی عبد اللہ ابن زید ابن عبد ربہ سے کہا کہ جب حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ناقوس کے کہ بنایا جاوے تاکہ بجاوین اسکو لوگون کے واسطے نماز مین جمع ہونے کے لئے خواب مین دیکھائی دیا مجھکو آور مین سوتا تھا ایک شخص کہ اُٹھا رہا ہی ناقوس کو اپنے ہاتھ مین کہا مین نے ای بندے اللہ کے کیا بیچتا ہی تو ناقوس کو. کہا کیا کریگا تو اسکو. کہا مین نے بلاؤنگا اُسسے نماز کیطرف. تب کہا کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو وہ چیز کہ بہتر ہی اُسسے. پھر کہا مین نے اُسسے کہ ہان بتلاؤ. کہا یہ کہ اُسسے کہے تو اللہ اکبر آخر اذان تک آور اسیطرح اقامت ٭ پھر جب صبح کیا مین نے آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آور خبر دی مین نے انکو جو کچھ دیکھا تھا مین نے ٭ تب فرمایا حضرت نے تحقیق یہہ خواب حق ہی جو چاہے اللہ تعالی پھر کھڑا ہو ساتھ بلال کے آور بتلاؤ اسکو جو دیکھا ہی تو نے پھر چاہیئے کہ اذان کہے بلال اِن لفظون سے پس بیشک بلال بلند زیادہ آواز مین ہی تجھسے ٭ پھر کھڑا ہوا مین بلال کے ساتھ آور شروع کیا مین نے کہ بتلانے لگا اسکو بلال کو آور اذان کہتے تھے بلال اُن لفظون سے. کہا راوی نے پھر سنا عمر ابن الخطاب نے ناآور وہ اپنے گھر مین تھے پھر نکلے کھینچتے ہوے چادر اپنی کہتے تھے یا رسول اللہ قسم ہی اُس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے تحقیق دیکھا مین نے مانند اِس چیز کے کہ دکھلایا گیا عبد اللہ. تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر واسطے اللہ کے ہی تعریف. روایت کیا اسکو ابوداؤد آور دارمی آور ابن ماجہ نے مگر یہہ کہ اُسنے نہ ذکر کیا اقامت کا

اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی نے صاف ذکر کیا قصہ تورات

ف - اس حدیث سے غیری سے بھی رویا میں فرشتوں سے ملاقات اور
کلام ہونا اور جزئیات دین کی بات سیکھنا معلوم ہوتا ہی - اور اللہ
صاحب نے سورۂ یوسف میں فرماتا ہی إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ
إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ
ترجمہ جسوقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو ای باپ میں نے دیکھے گیارہ تارے
اور سورج اور چاند دیکھے میرے تئین سجدہ کرتے ہیں - یہہ خواب حضرت
یوسف علیہ السلام نے لڑکائی میں دیکھا تھا ہی اُسوقت نہیں ہوے تھے
حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنتے ہی معلوم کیا کہ یہہ خواب شیطانی نہیں
ہے اپنے خیال نے تراشا ہی بلکہ من اللہ ہے) - اور اسکا دل میں آسا یقین جماکہ بارہ برس
دس شاہد روبت انتقال حضرت یوسف علیہ السلام کے اور شاید بھی کیسے
کر ایسے بیٹے - دوہ دھوکھا حیات میں حضرت یوسف علیہ السلام کے نہیں
آیا - یہان تک کہ چالیس برسین گذرین - اور اس درمیان مین ایک آدمی
باخط نہ آیا اُن بھائیونکو بھی جنھون نے کوے میں گرایا تھا یقین انتقال کا
سبب خبر نہ آنے کے ہوگیا - لیکن بیٹون کو بھی فرماتے تھے کہ ای بیٹو
مجھکو علم ہی جو تمکو نہین - یعنے وہ خواب یوسف کا دال ہی اس بات پر کہ
اللہ رب العالمین اُسکو نوازیگا اور اسکو نبی کریگا اور وہ خواب رحمانی ہے
شیطانی نہین - یہان سے ایک بات اور بھی معلوم ہوئی کہ دلیل من اللہ سے
اگر کوئی چیز ہونے والی معلوم ہو اور اسباب ظاہری ہزاروں اسکے ہونے پر
برال ہوں تو اہل ایمان کو چاہیے کہ دلیل کو پکڑے اور اسباب ظاہری کو نہ دیکھے
دوسرا تواتر رویا کو بھی شرع میں اعتبار ہی - یعنے ایک کام کی اسمین دو فقرہ

ہو سکتی ہے ایک صورت کو اسمین سے کئی شخصون نے خواب مین
دیکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی صورت کو ترجیح دیا اور فرمایا کہ
یہی اعتقاد رکھو ؛ چنانچہ شب قدر کی تلاش مین لوگ مختلف ہو رہے تھے
اکثر صحابہ کا خواب جب سات آخر راتون مین ثابت ہوا حضرت نے بھی
حکم دیا کہ اسی مین تلاش کیا کرو ؛ جیسا کہ مشکوٰۃ کے باب لیلۃ القدر کی
حدیث سے معلوم ہوتا ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رِجَالًا
مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ
الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ
تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اُسنے
بیشک کئی مرد اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دکھائے گئے شب قدر
خواب مین پچھلی سات راتون مین ؛ تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دیکھتا ہون کہ خواب تمہارا تحقیق موافق ہوا پچھلی سات راتون مین
پھر جو کوئی طالب اسکا ہو تو طلب کرے اسکو پچھلی سات راتون مین متفق
علیہ ؛ اور جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹھ کم ہوگا ؛
اور رویا مرد صالح کا چھیالیسوان جزی اجزا سے نبوت کے چنانچہ مشکوٰۃ
کے کتاب الرویا مین آیا ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ تَكْذِبُ

رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ
فَاِنَّهٗ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْيَا ثَلٰثٌ حَدِيْثُ
النَّفْسِ وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ الخ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ
روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے : جب قریب ہو زمانہ نہین لگتا ہی کہ جھوٹھہ ہو خواب مومن کا :
ایک حصہ ہی چھیالیسوین حصہ نبوت سے : اور جو چیز کہ ہو نبوت سے سو وہ
جھوٹھہ نہین ہوتی : کہا محمد ابن سیرین نے اور مین کہتا ہون خواب تین قسم
کے ہیں ایک تو حکایت نفس کی ہی : اور دوسرا ڈرانا شیطان کا ہی :
اور تیسرا بشارت اللہ کے طرف سے : آخر حدیث تک متفق علیہ اور
نبی کو اگر خواب مین یا نقی مین دیکھے وہ جھوٹھہ نہین ہو سکتا ہی کیونکہ شیطان
نبی کی صورت نہین بن سکتا ہی چنانچہ پہلی حدیث جس باب مین آئی ہی اسی
باب مین یہ حدیث بھی آئی ہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ
الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جسنے دیکھا مجھکو
خواب مین سو بیشک دیکھا مجھکو : کیونکہ بیشک شیطان نہین بن سکتا ہی مثل
میری صورت کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے : ف : اگر
نبی کی صورت شیطان بن سکے تو ممکن ہو کہ زندگی مین بھی نبی کی صورت بنکر
لوگون کو خوب گمراہی کی باتین بتا جاوے - اور نبی آوین اپنے قوم مین ہدایت
کو اور خلاف نفس قوم کے کچھ باتین بتادین تو قوم کو گمان ہو کہ یہ شاید شیطان
ہو کہ آیا ہی ہم لوگونکو گمراہ کرنے کو - کیونکہ ہی لوگ تو اکثر ایسی ہی باتین بتاتے ہین

کہ لوگون کے نفس کے مخالف پڑتی ہی ؛ اور الہامات جو اللہ کے بندون کو ہوتے ہین
وہ بھی بعضے اسطرح کے ہوتے ہین کہ جسکو ہوتے ہین اُسکے واسطے حکم نص قطعی
کا رکھتے ہین ؛ مثلاً ایک شخص کو الہام ہوا کہ تو فلانے شہر کا کوتوال ہوگا ؛ اسنے
اپنے دل مین کہا کہ اس الہام کا کیا اعتبار شاید یہہ الہام شیطانی ہو ؛ تو اُسیوقت
الہام ہوا اگر تجھکو یہہ گمان ہوتا ہی کہ یہہ الہام شیطانی ہی ؛ تو مین اُسکی ایک
آیت تجھکو دیتا ہون اگر یہہ شیطانی ہی تو وہ الہام بھی شیطانی ہی
اور اگر یہہ رحمانی ہی تو وہ کیونکر شیطانی ہوگا ؛ آیت یہہ بتایا کہ کل فلانے
گھڑی فلانی ساعت مین تھوڑا یا بہت پانی برس کر کے کھل جاویگا ؛ اور
دوسرے دن ایسا ہی ہوا ؛ اب غور کیا چاہئے کہ پانی کا برسنا اُن پانچ باتون
مین ہی کہ سوا اللہ کے کوئی نہین جان سکتا ؛ چنانچہ اللہ صاحب نے سورۂ
لقمان مین فرمایا ہی إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ
مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي
نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۔ ترجمہ اللہ جو ہی اُسی پاس
ہی قیامت کی خبر ؛ اور اُتارتا ہی مینہ اور جانتا ہی جو ہی ماکے رحم مین ؛ اور
کوئی جی نہین جانتا کیا کریگا کل ؛ اور کوئی جی نہین جانتا کس زمین مین وہ
مریگا ؛ تحقیق اللہ ہی سب جانتا ہی خبردار ؛ ف ؛ پیٹ کی خبر شیطان
بتا سکتا ہی ؛ رحم کی خبر نہین بتا سکتا ہی اول جو عورت اور مرد سے صحبت
ہوتی ہی تو چالیس دن تک منی عورت مرد کی رحم کے اندر ملکر جکر کھاتی ہی
عورت کی منی اگر غالب ہوئی تو عورت پیدا ہوتی ہی مرد کی منی اگر غالب
ہوئی تو مرد پیدا ہوتا ہی ؛ لیکن کوئی قاعدہ اسکے دریافت کا کسی کو اللہ
رب العالمین نے باوجود اتنا بتانے کے بھی کچھہ نہین بتایا کہ اُس قاعدہ یا علم یا

کسب یا ہنر سے معلوم ہو سکتا ہی - جو کوئی کسی قاعدہ یا علم سے معلوم کرنیکا یا کسب کا دعوی رکھتا ہو وہ جھوٹھا ہی ؛ سوا اسکے کہ اللہ کسیکو بتا رکھا ہو سکتا ہی - تو اب وہ الہام ہوا اسکو ہوا اگر کہ تو قائل ہو گا یہ اسکے حق میں آیت اور نص قطعی ہی ؛ کیونکہ سوا اللہ کے اور کوئی بتا نہین سکتا ہی ؛ چنانچہ قصے سے حضرت زکریا علیہ السلام کے جو سورہ مریم مین آیا ہی صاف معلوم ہوتا ہی یٰزَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامِ اسْمُہٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلَامٌ وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا قَالَ کَذٰلِکَ قَالَ رَبُّکَ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَۃً قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰی اِلَیْھِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا ترجمہ ای زکریا ہم تجھکو خوشی سناتے ہین ایک لڑکے کی جسکا نام یحیٰ ؛ نہین کیا ہمنے پہلے اس نام کا کوئی ؛ بولا ای رب کہانسے ہوگا مجھکو لڑکا اور میری عورت بانجھ ہی اور مین بوڑھا ہو گیا یہان تک کہ اکڑ گیا ؛ کہا یون ہین فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہی اور تجھکو بنایا مین نے پہلے سے اور تو نہ تھا کچھ چیز ؛ بولا ای رب ٹھہرا دے مجھکو کچھ نشانی ؛ فرمایا نشانی یہ کہ بات نکرے تو لوگون سے تین رات تک چنگا بھلا ؛ پھر نکلا اپنے لوگون پاس حجرے سے پھر اشارت سے کہا انکو کہ یاد کرو صبح اور شام ؛ ف ؛ اوپر کی آیت سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے پہلے دعا کی تھی بعد اسکے اللہ رب العالمین نے بشارت حضرت یحیی کے ہونے کی فرمائی ؛ اسپر حضرت زکریا علیہ السلام کو شبہ ہوا کہ شاید یہ الہام

شیطانی ہو یا میرے خیال نے تراش لیا ہو کیونکہ ہم کو آرزو تھی ؛ اُسکے تسکین کے واسطے الدرب العالمین سے نشانی طلب کیا ؛ الدرب العالمین نے فرمایا نشانی یہہ کہ بات نکریگا تو تین دن تک یا پرسون ؛ چنانچہ حسب فرمانے الله کے تین ہی دن زبان بندہوگئی ؛ معلوم کیا اُنہوں نے اسسے کہ یہہ جو ہماری زبان تین ہی دن بندہوئی کسی عارضہ سے نہین کیونکہ عارضہ جو ہوتا تو سمجھتے کیہ کہ نہین آتا جاتا ہی کہ ہم اتنے ہی دن بنگے ؛ یہہ اُن پانچ باتون مین ہی کہ الله نے کوئی قاعدہ یا علم یا کسب یا ہنر نہین رکہا کہ اُسسے آدمی بوجھ لے ؛ سوا الله کے بتانے کے ؛ یہہ بات شیطان کی بھی طاقت کہ بتادے نہ خیال تراش سکتا ہی یہہ بات بیشک من الله ہی تو وہ بشارت لڑکے کی بھی اس شخص کی بتائی ہوئی کیونکر شیطانی ہوگی اور الدرب العالمین نے سورۂ طٰہٰ مین فرمایا ہی وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ

قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَىٰ ترجمہ اور یہہ کیا ہی تیرے داہنے ہاتھ مین ای موسی ؛ بولا یہہ میری لاٹھی ہی اسپر ٹیکتا ہون اور پتے جھاڑتا ہون اُس سے اپنی بکریون پر اور میرے اسمین کتنے کام ہین ؛ فرمایا ڈال دے اسکو ای موسی ؛ تو اُسکو ڈال دیا پھر تبھی وہ سانپ ہی دوڑتا ؛ فرمایا پکڑلے

اسکو اور ۔ تو ہم پھیر دینگے اسکو پہلے حال پر ۔ اور لگا اپنا ہاتھ اپنے بازو تک نکلے چتا ہو کر ۔ نہ کچھ بری طرح ۔ ایک نشانی اور ۔ کہ دکھاتے جاوین ہم تجھکو اپنی نشانیان ۔ ف ۔ اس آیت اور پہلی آیت سے فرق اتنا ہی کہ اُسمین نشانی مانگنے سے ملی اور اسمین بے طلب ملی ۔ مگر دونون مین نشانی تسکین ہی کے واسطے ملی ۔ اور اُسمین ملی غیب کی بات بتا کر اور اسمین ملی خرق عادت کر کے ۔ اور یہہ دونو فعل الہی ہی ۔ اگر کوئی کسی بندے کیطرف نسبت کرے مشرک ہو جاویگا ۔ اب سونچا چاہئے کہ اگر مراقبہ انہین چیزون سے عبارت ہی تو اُن چیزون مین سے کوئی بدعت نہین معلوم ہوتی بلکہ اسکی حقیقت احسان ہی جسکو پوچھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو مشکوٰۃ کے شروع مین روایت ہی ۔ حضرت عمر رض سے اور حقیقت احسان کی عبارت ہی کامل کرنے سے عبادتونکا اور مراقبہ تائید کرتا ہی تکمیل مین ایمان کے اور عبادتونکا اور تہذیب اخلاق مین ۔ لیکن فرض صرف ایمان لانا ہی اور عبادت کرنا ۔ اور کامل کرنا ایمان کا اور عبادتونکا اور تہذیب اخلاق ہر مسلمان پر فرض نہین ہی ۔ تو مراقبہ جو تائید کرتا ہی ان چیزون مین اسپر بھی ایمان موقوف نہین اور جنس احسان کے ہی دین مین اسکو بدعت کہنے والے مردود ہین اللہ کے نزدیک بیشک ۔ بعضے لوگ چند آیتون کے معنے نہین سمجھکر کے الہام اولیاء اللہ کے منکر ہوگئے ۔ اسواسطے وہ چند آیتون کے معنے بھی لکھدیا کہ لوگ اسمین فکر کرین ۔ چنانچہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ ال عمران مین وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ترجمہ اور اللہ یون نہین کہ تمکو خبر دے غیب پر لیکن اللہ چھانٹ لیتا ہی اپنے رسولونمین

جیسے چاہئے تمکو تم یقین لاؤ اللہ پر اور اسکے رسولوں پر ٭ ف ٭ یعنے اس آیت سے اشارہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تمکو غیب پر نہیں چتر ماتا ہی لیکن تم تک غیب کو پہنچاتا ہی معرفت رسول کے سوا ایمان لاؤ رسول کی بات پر ٭ اور اللہ صاحب نے سورہ جن میں فرمایا ہی قُلْ اِنْ اَدْرِیْ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْ اَمَدًا عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا لِیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ترجمہ تو کہہ میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہی جس چیز کا تم سے وعدہ ہی یا کردے اسکو میرا رب ایک مدت کی حد ٭ جاننیوالا بھید کا سو نہیں جتا دیتا اپنے بھید کی کسی کو ٭ مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو تو وہ چلاتا ہی اسکے آگے اور پیچھے چوکیدار ٭ تا جانے کہ اُنھوں نے پہنچائے پیغام اپنے رب کے ٭ اور قابو میں رکھا ہی جو انکے پاس ہی ٭ اور گن لی ہی ہر چیز کی گنتی ٭ ف ٭ قیامت کی باب میں یہہ فرمایا کہ کوئی نہیں جان سکتا کہ قیامت کے ہونے کو کتنا دن باقی ہی ٭ پرا جاننے والا غیب کا وہی ہی سوا اسکے جتنے اہل کمال ہیں سب کا کمال بیان گم ہی ٭ لیکن رسولونکو کچھہ علامتیں اُسکی کہلا بھیجتا ہی ٭ تا لوگوں کو اسے ہوشیار کرتے ہیں ٭ اور اُنکے ساتھ نگہبان آگے پیچھے بھی بھیجتا ہی تاکہ پہنچانے میں کچھہ بھول کر فرق نکریں ٭ جو علامتیں ہمنے کہلا بھیجا ہی وہی ٹھیک ٹھیک پہنچا دیں ٭ اور اگر فرق کردیں تو وہ خبردار کردیں ٭ اور علما نے غَیْبِهٖ سے مراد شریعت بھی لکھا ہی ٭ اور بعضوں نے رسول سے

یہان معنے نبوی لیا ہے انکے نزدیک رسول مین خلفا و راشدین و مجتہدین بھی داخل ہین ۔ اور اللہ صاحب نے سورہ شوری مین فرمایا ہے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۝

اور کسی آدمی کی حد نہین کہ اُسے باتین کرے اللہ مگر اشارے سے یا پردے کے پیچھے سے ۔ یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا پھر پہنچا دے اسکے حکم سے جو چاہے ۔ وہ سب سے اوپر ہے حکمتون والا ۔ ف اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندون تک غیب سے پہنچانے کی تین راہین ہین ایک تو یہ کہ اللہ دلمین ڈالدے جسکو معنی لغوی مین وحی کہتے ہین اور بعضے اصطلاحی مین الہام ۔ دوسرے غیب سے آواز آوے تیسرے معرفت کسیکے پیغام بھیجے

لیکن رسول خاص کے واسطے بھی راہ ٹھہرائی گئی یعنی کہ معرفت رسول کے غیب پہنچے اور بعض خواص کے واسطے تینو طور جو مذکور ہوا غیب کے پہنچانیکا رکھا بعضے کے واسطے دو طور ہی غیب کے پہنچانے کا ۔

تمام شد

*

*